

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 08 مئی 2014ء بمطابق 08

رجب 1435 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ
وَسَخَّرَ لَكُمْ الْفَلَكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمْ الْوَالِدَانَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
دَائِبِينَ وَسَخَّرَ لَكُمْ الْيَلَّ وَاللَّهَارَ ۝ وَءَاتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعَدُوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا
تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ۔

(ترجمہ): خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے
کھانے کیلئے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں
اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں
لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا
دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔ اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو۔ (مگر
لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکر ہے۔ وَأَخِرُ الدَّعْوَى أَنَّا

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

Mr. Acting Speaker: I welcome the honourable Member elect and request, to stand in front of his seat to take oath.

(Applause)

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن اسمبلی، ڈاکٹر حیدر علی نے حلف اٹھایا)

(تالیاں)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

Mr. Acting Speaker: Now, I request the honourable Member, to sign the roll of Members, placed on the table of the Secretary, Provincial Assembly.

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن اسمبلی نے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر حیدر علی، پلیز۔

ڈاکٹر حیدر علی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ تھو لو نہ اول خوزه د اللہ پاک شکر ادا کوم او د هغی نہ وروستوزه د عدلیہ او الیکشن کمیشن ہم شکریہ ادا کوم چہ د چا د منصفانہ فیصلہ پہ برکت چہ نن زہ دوبارہ پہ دہ ایوان کبھی ناست یم۔ زہ د پی تی آئی د قیادت، انصاف یوتھ ونگ، آئی ایس ایف، تبدیلی رضا کارو، د پی تی آئی د تھو لو کارکنانو، د جماعت اسلامی د لیڈرشپ او د کارکنانو، د جمیعت علمائے پاکستان نورانی گروپ د قیادت او د کارکنانو او د خپلی حلقہ د اولس انتہائی منہ کوم، د چا د محنت او برکت د وجہ چہ دا ممکنہ شوه چہ نن پی تی آئی یو بل نمائندہ پہ دہ ہاؤس کبھی اضافہ کرو۔

(تالیاں) جناب سپیکر صاحب، زہ بہ پورا پورا کوشش کوم چہ خپل تھو لو صلاحیتونہ د دہ صوبہ د اولس او د خپلی پارٹی د مفاداتو، د قوم د مفاداتو د پارہ پکار راولم۔ جناب سپیکر صاحب، د عالمی او د خطی پہ سیاست کبھی د دہ صوبہ د کردار او د صحت نہ انکار نشی کیدے او د غسہ پہ ملکی او صوبائی سیاست کبھی د دہ ہاؤس د اہمیت او د ذمہ داری نہ ہم انکار نشی کیدے، د دہ معززاو ذمہ دار ایوان د یورکن پہ حیثیت او د ارکانو پہ حیثیت زمونبرول او کردار ہم دیر مہم دے۔ دا صوبہ چہ نن د عالمی جنگ د فرنٹ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ کونسلچیز آور: کونسلچیز نمبر ہے 1091۔
اراکین: ہمیں ٹائم دیں۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: بالکل تائم در کوم، تائم در کوم جی۔ پلیز کونسلچیز آور تہ
راشی لبر چہ ایجنڈا Follow کرو۔ زہ تائم در کوم، خفہ نشئی جی۔ کونسلچیز نمبر
1091، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔
مولانا لطف الرحمان: مونبر مبار کباد ور کول غوبنتل۔

جناب قائم مقام سپیکر: دا کونسلچیز آور کیری، زہ تائم ور کوم جی۔
سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہماری مبار کی نہیں لیتے ہیں، وہ اس لئے سپیکر صاحب! ہماری مبار کی بھی ہو
جائے، نئے آئے ہیں، یہ پہلے بھی اسمبلی میں رہے ہیں، چلو آپ کی مرضی کی بات ہے، اگر آپ چاہتے ہیں تو
ہم مبارک دے دیتے ہیں، نہیں چاہتے تو نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کونسلچیز آور اگر آپ کہتے ہیں کہ اسپنڈ کرتے ہیں، اس کے بعد بالکل مبار کباد دے
دیں۔۔۔۔۔ (شور)

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب، دا ہمیشہ نہ طریقہ کار دے چہ نوے
ممبر راشی نوٹول پارلیمانی لیڈرز ہغوی تہ مبار کبادی ور کوی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھیک دہ جی، زما انکار نشتہ دے خو زہ دا وایم چہ دا
کونسلچیز آور Lapse کیری۔ تھیک دہ جی، دوہ درہ منیہ کبھی کوشش او کروی۔
سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب۔
مولانا لطف الرحمان: نہ جی، بس تھیک شو، کونسلچیز آور شروع کوئی۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

* 1091 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کی منظور شدہ پالیسی کے تحت کنٹریکٹ ملازمین کو مقررہ مدت اور مخصوص آسامی پر تعینات کیا جاسکتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کنٹریکٹ ملازمین کو مخصوص آسامی سے دوسری آسامی پر تعینات نہیں کیا جاسکتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت کے کنٹریکٹ ملازم کو ایڈیشنل سیکرٹری سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کس قانون کے تحت تعینات کیا ہے؛

(ii) صوبائی حکومت اپنے ملازمین کو بنیادی سکیل کے تحت تنخواہ ادا کرتی ہے جبکہ مذکورہ ملازم M.P Scale کے تحت تنخواہ کیسے وصول کر رہا ہے؟

جناب شہرام خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) حکومت کی مروجہ پالیسی کے تحت ایک ایسے افسر جو کہ نادرا میں بی پی ایس 19 میں ہونے کی وجہ سے وسیع تجربہ رکھتا تھا، کی خدمات ڈپوٹیشن کی بنیاد پر محکمہ اسٹیبلشمنٹ نے حاصل کیں۔ بعد ازاں انکی تعیناتی بطور ایڈیشنل سیکرٹری محکمہ سائنس و ٹیکنالوجی میں کی گئی۔

(ii) ڈپوٹیشن پر تعینات کئے گئے افسر جو کہ نادرا میں ماہانہ -/97,971 Rs. 2 کی تنخواہ پر کام کر رہا تھا، جن میں ایسے الاؤنسز کا بھی ذکر تھا جو کہ خیبر پختونخوا کی حکومت اپنے ملازمین کو نہیں دے رہی ہے، متعلقہ افسر کی ڈپوٹیشن کی شرائط و ضوابط پر تاحال حتمی فیصلہ نہیں ہوا بلکہ یہ معاملہ اب بھی صوبائی محکمہ خزانہ کے زیر غور ہے جس وجہ سے مذکورہ افسر نے ابھی تک صوبائی حکومت سے بطور ایڈیشنل سیکرٹری محکمہ سائنس و ٹیکنالوجی تنخواہ وصول نہیں کی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں نے پوچھا ہے کہ سبجکٹ کہ صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت کے ایک کنٹریکٹ ملازم کو ایڈیشنل سیکرٹری سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کس قانون کے تحت تعینات کیا ہے؟ تو مجھے یہ جواب دیا گیا کہ حکومت کی مروجہ پالیسی کے تحت ایک ایسے افسر جو کہ نادرا میں بی پی ایس

19 میں ہونے کی وجہ سے وسیع تجربہ رکھتا تھا، کی خدمات ڈیپوٹیشن کی بنیاد پر محکمہ اسٹیبلشمنٹ نے حاصل کی ہیں، بعد ازاں ان کی تعیناتی بطور ایڈیشنل سیکرٹری محکمہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی گئی ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب! میں نے یہ پوچھا ہے کہ یہ کس قانون کے تحت اس کی یہاں پر تعیناتی ہوئی ہے، کیا کنٹریکٹ ملازم یہاں پر بھرتی ہوتا ہے، وہ کسی دوسرے محکمے میں جاسکتا ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر لایا گیا ہے تو کس قانون کی تحت لایا گیا ہے؟ یہ تو نہیں ہے کہ ایک آدمی کی قابلیت ہے اور اس کی کارکردگی ہے تو اس کی بناء پر اسے اٹھا کے اس کو دوسری پوسٹ پر تعینات کیا جائے۔ تو اس کو کسچن میں مجھے بڑی Irregularity نظر آتی ہے، میں یہ ریکوریسٹ کرونگا کہ یہ کون کسچن کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر شہرام خان ترکئی۔

جناب شہرام خان (وزیر برائے صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ جی۔ جناب سپیکر، محترم ایم پی اسے صاحب نے کون کسچن کیا ہے کہ کس قانون کے تحت نادرا ایمپلائے کو یہاں پر پراونشل گورنمنٹ نے اس کی Services acquire کی ہیں۔ سی آر بی سی 77 سول سروس رولز جو ہیں، اس کا ناطہ ہے، اس کی ذریعے، اور As per NADRA deputation policy اور رولز جو ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ rule No. 36 of NADRA Ordinance, 2000, NADRA employees, they are public servants as per section 21 of the PPC 1860 کے تحت ان کی Services acquire کی گئی ہیں اور نادرا ایمپلائیز، اور وہ مطلب پراونشل گورنمنٹ جب ان کو ریکوریسٹ کرتی ہے تو وہ پورے پروسیجر سے نکل کے آتے ہیں اور نادرا ایمپلائیز صرف پراونشل گورنمنٹ کو سروس نہیں دیتے بلکہ فیڈرل گورنمنٹ کو بھی دیتے ہیں اور دوسرے پراونس کو بھی دیتے ہیں۔ وہ جو ٹیکنکل لوگ ہوتے ہیں، وہ جو ٹیکنکل لوگ ہوتے ہیں جو سپورٹ کر سکتے ہیں، کام کو سمجھ سکتے ہیں اور آئی ٹی ایک ایسا ڈیپارٹمنٹ ہے جس میں ہمیں ٹیکنکل بندے کی ضرورت تھی تو اس کے تحت اس کی سروسز جناب سپیکر! Acquire کی گئی ہیں تو میری ریکوریسٹ ہوگی نلوٹھا صاحب سے کہ I think پورے رولز اور سب کچھ Follow کیا گیا ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں جی، ٹھیک ہے جی۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، یہ کوئی بھی کنٹریکٹ ملازم ہو سر! وہ جس پیریڈ کیلئے جس محکمے میں بھرتی ہوتا ہے، اس کو دوسری جگہ پر، میں نہیں سمجھتا کہ کس قانون کے تحت کس طرح لے جایا جاتا ہے؟ وہ میری سمجھ سے بالاتر ہے سر۔ جو منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ جی اس کی یہ یہ خدمات تھیں اور فلاں چیز تھی تو یہ تو بالکل ایک ایسی بات ہے کہ جسے جو۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی منسٹر شہرام خان۔

وزیر صحت، انفارمیشن ٹیکنالوجی: جی نلوٹھا صاحب کو میں نے رولز بتا دیئے ہیں، بیٹھ جائیں گے ان کے ساتھ، ان کے ساتھ شیئر بھی کر لیں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تسلی ان کو چاہیے، تسلی کروادیں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے ان شاء اللہ اور پورے رولز اور ہر چیز کو Follow کر کے ہی بندے کی Services acquire کی گئی ہیں۔ نلوٹھا صاحب اب چاہیں تو بیٹھ سکتے ہیں، آپ کو ساری ڈیٹیلز ہم دکھادیں گے ان شاء اللہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔

Minister for Health & Information Technology: Thank you, thank you very much

جناب قائم مقام سپیکر: کونسلر نمبر 1113، مفتی فضل غفور صاحب، ایم پی اے۔

* 1113 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی کے 79 بونیر میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگراور مختلف کیٹیگری کے مراکز صحت میں فی الوقت خالی آسامیوں کی تعداد کیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان خالی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے حکومتی اقدامات کی اب تک تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر برائے صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): (الف) حلقہ پی کے 79 بونیر میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگراور مختلف کیٹیگری کے مراکز صحت میں فی الوقت خالی آسامیوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

| S.No | Designation | BPS | Vacancy | Health centre |
|------|-----------------------|--------|---------|------------------------|
| 1 | Physician (Vacant) | BPS-18 | 01 | Cat 'D' Hospital Pacha |
| 2 | Gynecologist (vacant) | BPS-18 | 01 | Hospital Pacha |
| 3 | Surgeon (Vacant) | BPS-18 | 01 | Cat 'D' Hospital Pacha |
| 4 | MO | BPS-17 | 01 | DHQ Hospital Daggar |

| | | | | |
|----|---------------------|--------|----|---------------------|
| 5 | SMO | BPS-18 | 01 | DHQ Hospital Daggar |
| 6 | PMO | BPS-19 | 03 | DHQ Hospital Daggar |
| 7 | Children Specialist | BPS-19 | 01 | DHQ Hospital Daggar |
| 8 | Gynecologist | BPS-19 | 02 | DHQ Hospital Daggar |
| 9 | Physician | BPS-19 | 02 | DHQ Hospital Daggar |
| 10 | Surgeon | BPS-19 | 01 | DHQ Hospital Daggar |
| 11 | Chest Specialist | BPS-18 | 01 | DHQ Hospital Daggar |
| 12 | Dermatologist | BPS-18 | 01 | DHQ Hospital Daggar |
| 13 | Physician | BPS-18 | 01 | DHQ Hospital Daggar |

محکمہ ہڈانے اب تک 500 کے قریب ڈاکٹر ایڈہاک اور کنٹریکٹ پر بھرتی کئے ہیں اور ان کی تعیناتی مختلف اضلاع کے ہسپتالوں میں خالی آسامیوں پر کی گئی ہے۔ جہاں تک سپیشلسٹ ڈاکٹروں کا تعلق ہے، اس بارے میں عرض ہے کہ صوبہ بھر میں مجموعی طور پر ان کی کمی ہے، سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی تقرری بذریعہ پبلک سروس کمیشن کی جاتی ہے، پبلک سروس کمیشن کا سلسلہ جاری ہے اور حکومت کی کوشش ہے کہ ڈاکٹروں کی کمی کو جلد سے جلد پورا کیا جائے۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ مادا خیل ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگر او زما حلقہ کبھی چھی خومرہ مختلف کیتیگری والا ہسپتالونہ دی، دھغی متعلق کوئسچن کرے وو۔ جناب سپیکر، خہ بعضی زما ضمنی سوالات ورسرہ ہم دی او زہ بہ لرد خیل ہسپتال پس منظر د نوے وزیر صحت صاحب، شاید چھی نوٹیفیکیشن ئے شوے وی، مونر۔ ورتہ مبارکباد ہم و رکوؤ، مبارک د شی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو کوئسچن او کرئی، بیا زہ تاسو تہ، 'پراپر' کوئسچن تاسو او کرئی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: تھیک شوہ جی۔ کوئسچن جی زما دا وو جی کہ کیا وزیر صحت صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ حلقہ پی کے 79 بونیر میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگر اور مختلف کیتیگری کے مراکز صحت میں فی الوقت خالی آسامیوں کی تعداد کیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے حکومتی اقدامات کی اب تک تفصیل فراہم کی جائے؟ جواب جی چھی ماتہ کوم راکرے دے نو دا تھیک دے جی خو پہ ہغی کبھی پہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کبھی پورا نہہ ڈاکتران داسی دی چھی د ہغوی پوستونہ Vacant پراتہ دی۔ جناب سپیکر، ما وئیل زہ لرد پس منظر خبرہ کوم، زمونر۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال باندھی بیک وقت درہی اضلاع دا Depend دی،

بونير 9 لاکھ آبادی، ورسره د شانگلی هغه حصه کوم چي د بونير سره لگيدلي ده او دريم کالا ډها که تورغر، د زرین گل لالا چي کومه حلقه ده، نو جناب سپيکر! يو ډيره لويه آبادی په دې باندې Depend ده او تراوسه پورې مونږ سره هسپتال کبني دا اهم اهم ډاکټران دی، چلډرن سپيشلسټ نشته دے، گائنا کالوجسټ نشته دے، فزیشن نشته دے، سرجن نشته دے، چسټ سپيشلسټ نشته دے او دا مختلف چي کوم دے نو ډاکټران دی، د هغوی پوستونه خالی دی او د دې سره سره جناب سپيکر! زه د دوي په نوټس کبني راولم چي مونږ سره د ټولې ضلعي د ډسټرکټ هيډ کوارټر هسپتال د پاره بلډ بينک هم نشته دے او د بلډ بينک د نه وجي نه زمونږ بعضي مريضان هغه پيښور ته ريفر شي او هغوی په لار لار باندې وفات شي۔ دې سره سره جناب سپيکر! زمونږ په هسپتال کبني د ډيوټيانو مسئله جي ډيره زياته ايتره ده، بالکل زه د هغي نه نه يم مطمئن، تر دې پورې جي درې ماشومان د ډاکټرانو د غفلت د وجي نه Expire شوي وو، بيا خلقو روډ بلاک کړي وو، زه رااوو تلم او ما هغه موقع باندې شوکت يوسفزئي صاحب سره رابطه او کړله، چونکه ايم ايس هم نه وو په موقع، ډي ايم ايس هم نه وو په موقع باندې، کيجولټي کبني چي د کوم ډاکټر ډيوټي وه، هغه هم نه وو په موقع باندې، زه خپله هسپتال ته لاړم، هسپتال بالکل خالی پروت وو، دا ډسټرکټ هيډ کوارټر هسپتال دے جناب سپيکر! ما شوکت يوسفزئي صاحب ته ريكويسټ او کړو، هغوی ايم ايس صاحب سسپنډ کړو، وروستو واللہ علم چي کوم يو صاحب د هغوی سفارش کړي دے، زما په خيال باندې د بونير خلقو سره ئے ډير ظلم کړي دے چي د خپل قوم په دغه درې بچو باندې ئے سودا کړي ده او هغه ئے بيا پخپل ځائے باندې بحال کړي دے او په هغي کبني ئے انکوائري نه ده Conduct کړي نو جناب سپيکر! مونږ يو خوا وايو چي دا مونږ Institutional stability غواړو، ادارجاتي استحکام غواړو او په ديکبني به Political interference نه وي او بل طرف ته جناب سپيکر! که مونږ لاړ شو هسپتال ته او هلته څه خامي وي او کمي وي او مونږ ئے د چا په نوټس کبني راولو، هغه بيا په Political pressure باندې چي کوم دے نو هغه پټ کړلے شي۔ جناب سپيکر! دې سره سره جي زمونږ ډسټرکټ هيډ کوارټر هسپتال کبني تهيلي سيميا سنټر نشته دے، دا ډير زيات اهم

دے، چونکہ الپورئ کبني سنتر کھلاؤ شوے دے او دا يو ڊيره لويه ايريا په دې باندې Depend ده نو مونږ خپل مريضان هلته ليرو، دو سو پورې رجسټرډ مريضان زموږ سره د تهيلي سيميا دا په ضلع بونير کبني شته دي، انسولين بينک زموږ سره نشته دے، د کيجولټي چې کوم زموږ بلډنگ دے، د هغې Renewal پکار دے هغه راغورځيرې، Damaged دے، ډيرې مسئلې دي جی، ارتھوپيډک سرجن د هغې پوست پکبني د سره نشته دے په ډسټرکټ هيډکوارټر هسپتال کبني، هغه پوست ورته Create کول غواړي او د هيپاټائټس سي ويکسينوزما په خيال مسئله خو به ما دلته يو څو پيرې کړې وي، ډير وخت او شو هغه مسئله هم دغه شان لا پرته ده جی، نو زما به ريكويست دا وي چې دا کونسچن که سټينډنگ کميټي ته ريفر شي، زما په خيال باندې نو هلته به دا ټول مسائل پکبني مخې ته راوړو او بيا به منسټر صاحب چې کوم دے نو په تازه وينا باندې دے، دے به ان شاء الله چې ډير په توجه سره دا بيا حل کړي ان شاء الله۔ شکريه جی۔

جناب قائم مقام سپيکر: جی مسټر شهرام ترکي صاحب۔

وزير صحت: مهرباني سپيکر صاحب۔ مولانا صاحب خبرې او کړې، يقيناً مشکلات ډير زيات دي، چې دوي کوم کونسچن کړے دے، د هغې ډيټيلز ئے ورله کړي دي۔ ډاکټرز صرف په بونير يا ډگريا په آرايچ سي يا يو ضلع کبني نه دي کم، په ټوله کبني کم دي، Already هغوی سره مونږ ميټنگ کړے دے، نن هم ما هغوی ته کليئر انسټرکشنز ورکړي دي چې څومره ډاکټرز مونږ ته کم دي، د چا Promotion due دے، د چا اے سي آرز پاتي دي، د دې يو پوره دغه دے، د هغې ورته مونږ اووئيل چې هغه زر تر زر کليئر کړي او د ډاکټرانو په ټوله صوبه کبني کمے دے، About کياره باره سو ډاکټرز دي چې هغه کم دي او د حکومت Priority دا ده، ما ورته کليئر انسټرکشنز ورکړي دي چې په اولني فرصت کبني ډاکټران اخستل دي۔ د هغې دوه دغه دي، يو دا دے چې عوامو ته تکليف دے، هسپتال شته ډاکټر پکبني نشته او دا يو حقيقت خبره ده او ډاکټران چې ترڅو نه وي نو Treatment به د خلقو څنگه کيږي؟ د هغې د پاره مونږ Already اووئيل چې ان شاء الله چې په War footings باندې مونږ کار کوؤ۔ دويمه خبره دا ده چې زموږ ځوانان بلها ډاکټران بي روزگار ه گرځي نو مونږ وايو هغوی ته به

Jobs هم ملاؤ شي او دريمه خبره دا ده چي چونكه بونير يا Far flung areas چي دي، هلته چي كوم تيره پيره تقريباً شه دري سوہ ڊاڪٽران Hire شوي وو، هغي کيني ڊيرو کسانو هلته Arrival نه ده ڪرے نو هغي کيني ورته مونڙ دا ويلي دي چي يره كوم Next in line دي، هغه تاسو اپوائنٽ ڪري يا ڪه ڊي Far flung areas ڊ پارہ شه Incentives ورڪري چي هلته د خلقو Attraction پيدا شي چي دوي لار شي، ڊاڪٽران او هلته Job شروع ڪري، يو خبره دا ده۔ دويمه خبره دا ده جي چي تهيلي سيميا (ڊے) نن ٽوله دنيا کيني مناويري، سحر مونڙ چيف منسٽر صاحب هم دغه ڪرے وو، دا يو داسي ٽڪليف ده ڪار ده چي ماشومانو ته تاسو اوگوري نو ڊير ٽڪليف کيني وي او د مولانا صاحب خبره تههڪ ده يقيناً پڪار دي او زمونڙ پلان هم دا ده، زه به دوي سره کينيم ان شاء الله دوي چي كوم د تهيلي سيميا خبره ڪوي، په هغي باندي اوگورو ان شاء الله چي ڄومره زر ڪيده شي مونڙ په بونير کيني او داسي نور ڄومره ڄايونو کيني چي وي چي د هغي نه حڪومت ڪوله شي ان شاء الله مونڙ به ٿے په Priority باندي ساتو۔ ترڄو پوري دوي د ايم ايس خبره او ڪره جي چي يره ايم ايس باندي انڪوائري شوې وه يا دوي پڪيني ريكويست ڪرے وو، سسپنڊ شوے وو، بيا بحال شوے ده، زما ورسره دا Commitment ده ان شاء الله چي زه به دوي سره کينيم، ڊييار ٽيمنٽ به ورته مخامخ ڪرم، د دوي په مخامخ باندي به خبره او ڪرو ان شاء الله داسي هيڄ شه خبره به نه وي۔ كوم سرے چي غلط ڪار ڪوي، هغه ته به معافي نه وي، دا زما ڪارنتي ده ان شاء الله ڊي هاؤس کيني، بالڪل ڪليئر ٿے درته و ايم جي او كوم سرے چي تههڪ ڪار ڪوي، هغه به Appreciate ڪوؤ ان شاء الله او بل دا ده چي ٽول به، مطلب Jointly به ٽول دا شه ڇلول غواري ڇڪه چي هليته کيني ڊيرزيات مشڪلات دي نو دا ان شاء الله او ڊي هاؤس ته زما ريكويست هم ده چي هر سرے د مونڙ سره ڪمڪ او ڪري او ان شاء الله هليته سروسز مونڙ Improve ڪرو، دا زمونڙ Priority ده ان شاء الله جي۔ تهينڪ يو جي۔

جناب قائم مقام سپيڪر: جي، مفتي فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتي فضل غفور: دا وعدې خو جي مخڪيني داسي رارواني دي، ڪال پڪيني تير شو خو زمونڙ هغه ايم ايس صاحب چرته اوس تله ده، پته نه لگي شه ڪورس

کوی او بیا د هغې نه وروستو به ئے پروموشن کیری، هسپتال بغیر د ایم ایس نه پروت دے، هغې باندي خبره نه کوؤ جی، خبره صرف دا کوؤ چي دا دومره ډاکټران نشته دے نو ماسره د منسټر صاحب دلته اوس په فلور باندي وعده او کړی چي Within one week زه به دا تاسو ته Provide کړم، بس زه به مطمئن شم جی۔ د بل ځايي نه د راولی، اوس که په پيښور کښي په ایل آر ایچ کښي ډاکټر صاحب نه وی نو په کي تی ایچ کښي به وی، که هلته نه وی نو په بل کښي به وی خو بونیر خو جی داسي Hilly area ده، د غرونو علاقه ده جی، هلته روډونه نشته دے، خلق په ځانگوگانو کښي او په کتونو کښي مریض راوړی هسپتال ته او هلته مریض وی، ډاکټر نه وی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسټر شهرام ترکئی صاحب۔

وزیر صحت: زه جی په فلور آف دی هائس دوئی ته دا دغه ورکوم چي ان شاء الله زمونږ Priority، ما ستیارت کښي او وئیل زمونږ Priority دا ده چي اول کوم ډاکټران کوم سیتونه Vacant دی چي هغه مونږ Fill کړو ځکه چي ترڅو دا نه وی شوی، او دا صرف د یو بونیر خبره نه ده جی، دا د ټولې صوبې زه خبره کوم، نو ان شاء الله داسي هیڅ څه مسئله به نه وی، زرتزره ما ورله Priority ورکړي ده ان شاء الله او دا یقین دهانی ورله ورکوم بالکل ځکه چي زما څه بل څه دغه نشته جی، چي ډاکټران راشی نو هلیته سروسز به Improve کیری۔ گوره جی د هغې یو پروسیجر دے، مطلب زه هغه Commitment او کړم چي زه ئے پوره کولے شم، زه ستا د دوه هفتو Commitment او کړم او بیا هغې کښي پرابلم وی او دا Commitment کوم که بل ځايي کښي ډاکټرز وی، تاسو به راسره کښینی، ترانسفر کول ئي، زه به درته ترانسفر کړم، دا درسره زما Commitment دے چي څومره حده پورې ځکه چي د ډاکټرز ټوله صوبه کښي کمے دے خو Priority به دا وی، تاسو به راسره کښینی چي څومره کیدے شی، زه به درسره، هغه چي کوم اولنی فرصت کښي کیری، هغه به ورسره او کړم، نور چي کوم مونږ Hire کوؤ، هغه به مونږ د ټولو د پاره کوؤ ان شاء الله، دا زه ورته زه یقین دهانی ورکوم۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریه جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: نہ دا بلڈنگ سائڈ بانڈی چي کومپي کمي دي او مسئلي دي، بلڈنگ سائڈ بانڈی جي چي دا کومپي کمي دي او کومپي مسئلي دي جي، دا بلڈ بينک زمونڙ د هغي بلڈنگ نشته دے په ټوله ضلع هسپتال کبني۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپيڪر: تاسو کونسيچن کبني کونسيچن را اوباسي مفتي صاحب! ستاسو Main Question دے د آسامو دغه دے۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپليمنٽري دے جي، سپليمنٽري دے پکبني جي۔

وزير صحت: بل فريش کونسيچن د راوري، بهرحال هغي باندي به ورسره خبره او کري او که د دي نه علاوه هم د دوي خه پرابلم وي، زما دغه ورته معلوم دے، کابيناسٽي شم ورسره، خبره ورسره کولے شم خو Priority زمونڙ هليته دے جي۔

جناب قائم مقام سپيڪر: شڪريه۔

وزير صحت: چي هليته سروسز Improve شي۔

جناب قائم مقام سپيڪر: جي، حبيب الرحمان صاحب۔

جناب حبيب الرحمان (وزير برائے زکوٰة و عشر): بسم الله الرحمن الرحيم۔ شڪريه جناب سپيڪر۔ زه د مولانا صاحب د ڊاڪٽرانو تر حده پوري د دي خبري بالکل بهرپور ملگرتيا کوم، زمونڙ سره 'سينڪشنڊ' پوسٽونه دي Already نو پکار ده چي هغه مونڙ ڊک کري وے خوبيا هم زه د حکومت حصه يم خو زه به دي خپل کوليگ ته اووايم چي يره په ديکبني لڙ غوندي مونڙ سره مهرباني او کري۔ دويمه خبره د دي ايم ايس، زمونڙ مولانا صاحب چي کله خبره راخي نو اشاره ما طرف ته کوي، زه خدائے گواه کوم په دي فلور (ٽيٽي) د ده يعني طريقه کار دا دے، دے ٽول افسران د باووي په دي چي زه به په فلور آف دي هاؤس دا خبري کوم، زه خدائے گواه کوم چي که يا د ايم ايس د سسپنڊ کيدو نه خبر يم يا مي سفارش کرے وي (ٽيٽي) يا د غل ملگرے يم (ٽالياں) دا زه په دي وايم، Generally گوري جي تاسو زه په دي سپينه ريره، ماته خان بد بنڪاري چي زه د دي خپلو ورونڙو پسي پاخم او د دوي د خبري جواب کوم۔ دے

نه ايس ايچ او معاف كوى، دے نه بابو معاف كوى، دے نه ڊى اى او معاف كوى (تالیاں) دے نه د سرڪ قلى معاف كوى، بيا هر سڀرى ته وائى بنه ده گورم به درسره، د اسمبلى په فلور به درسره گورم، نوزه دا درخواست كوم ستاسو په وساطت باندې چې دا زمونږ ورونږه دى، كښينو به، دا مسئلے به جوائنټ پخپله باندې حل كړو، چې يو ځاى كښې يو سرے، لويه اداره ده، زه خو د حكومت غږے يم او منسټر يم نو چې زما په ضلع كښې او په هسپتال كښې يا په سكول كښې يا په يوبله اداره كښې څه كمے وى نو په دې ورومبے زه شرميرم، د دې وچې نه زما دې ورونږه ته درخواست دے چې كم از كم يوه خبره په وثوق سره بحيثيت مسلمان، نوهره پيره چې دے پاڅى، دا زمونږ ورونږه دے او ده زمونږ سره دا چل او كړو او دا لكه نه يم پوهه چې ده سفارش او كړو، زه خدائے گواه كوم كه يا د دې ايم ايس د سسپنډ كيدو نه خبر يم او يا د سفارش نه خبر يم او يا مې چاته، دا وزير صاحب هم ناست دے او شوكت نشته چې زه دا قسم سفارشونه، زه بالكل د غل ملگرتيا چرته نه كوم، اكر كه زما خپل بچى يا ورور ولې نه وى۔

جناب قائم مقام سپيكر: ډيره شكر يه جى۔ كوئسچن نمبر 1129، محترمه نجمه شاهين، ايم پى اے صاحبہ۔

* 1129 _ محترمه نجمه شاهين: كيا وزير داخله ارشاد فرمائیں گے كه:

(الف) گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع کوهاٹ میں ڈکیتی، چوری اور اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات درج کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا حکومت ان کی روک تھام کے لئے کوئی عملی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز ضلع کوهاٹ میں کل کتنے اشتہاری اور جرائم پیشہ لوگ موجود ہیں، ان کے نام، پتے کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع کوهاٹ میں ڈکیتی کے 2، سر قہ عام کے 50، اغواء برائے تاوان کے 16 اور قتل کے 449 مقدمات درج رجسٹر ڈکئے گئے ہیں۔

(ب) ان جرائم میں پیشہ ور اور انتہائی خطرناک گروپس ملوث ہیں، ضلع کوہاٹ پولیس ان گروپس کی گرفتاری کیلئے سرتوڑ کوشش کر رہی ہے، اب ان جرائم میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے۔ ان گروپس کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ گرفتار افراد کی لسٹ بھی ہے۔

(1) لیاقت علی ولد عجب خان سکنہ درملک لاپچی بمعہ گروپ۔ (2) زین ولد سکندر سکنہ غورزندى لاپچی بمعہ گروپ۔ (3) اعجاز ولد سمندر شاہ سکنہ غورزندى لاپچی بمعہ گروپ۔ (4) زاہد حکم ولد مقیم شاہ سکنہ حسن بانڈہ لاپچی بمعہ گروپ۔ (5) شاہ محمد ولد سفیر احمد سکنہ میروزئی بمعہ گروپ۔ (6) ارشد خان ولد سردار خان سکنہ تپی بمعہ گروپ۔ (7) فضل حمید ولد باڈنگ سکنہ ٹیری حال باقی زئی بمعہ گروپ۔ (8) محمد اعجاز ولد محمد اعظم سکنہ منڈہ خیل بمعہ گروپ۔ (9) نذیر ولد نیک سکنہ منڈو خیل بمعہ گروپ۔ (10) حسام الدین ولد نبی گل سکنہ اور کزئی بانڈہ خرما تو بمعہ گروپ۔ (11) زری محمد ولد گل محمد سکنہ قمر ڈھنڈ سورگل بمعہ گروپ۔ (12) امیر جلال ولد زریدار شاہ سکنہ غورزندى بمعہ گروپ۔ (13) زبیر ولد پیر بادشاہ سکنہ لاپچی بالا بمعہ گروپ۔ (14) اصغر مقصود ولد واڑی کل سکنہ لاپچی بالا بمعہ گروپ۔ (15) عبدالرشید ولد قاضی شعیب الدین سکنہ لاپچی بالا بمعہ گروپ۔ (16) جامیر ولد سلاد خان سکنہ خواجہ آباد بمعہ گروپ۔ (17) ذوالفقار ولد سردار سکنہ کالج ٹاؤن بمعہ گروپ۔ (18) محمد یوسف ولد محمد شریف سکنہ منڈہ خیل بمعہ گروپ۔ (19) ابرار ولد اسحاق سکنہ منڈہ خیل بمعہ گروپ۔ (20) دلاور خان ولد قلم شاہ سکنہ ڈھیری بانڈہ بمعہ گروپ۔ (21) اجمل خان ولد قلم شاہ سکنہ بلی ٹنگ بمعہ گروپ۔ جرائم پیشہ گروپس سے اب تک مندرجہ ذیل افراد گرفتار کئے گئے ہیں:

- 1- محمد طیب (زین گروپ) 2- نور سلہ جان (زین گروپ) 3- کیر سلہ جان (زین گروپ)
- 4- حبیب اللہ جان (زین گروپ) 5- نور گل (زین گروپ) 6- ارسلہ جان (زین گروپ)
- 7- عارف (عبدالرشید گروپ) 8- رامداد (عبدالرشید گروپ) 9- بسم اللہ جان (لیاقت گروپ)
- 10- جشید، مسماة چمن فردوس زوجہ محمد حسین، رستم علی، آصف حسین، زاہد حسین، شاہ نواز اور مسماة یاسمین۔

محترمہ نجمہ شاہین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا سوال نمبر 1129۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ میں ڈکیتی، چوری، اغواء برائے تاوان اور قتل کے کتنے مقدمات درج کئے گئے؟ جناب سپیکر صاحب! جواب میں لکھا گیا ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ میں ڈکیتی کے دو، سرقہ عام کے پچاس، اغواء برائے تاوان کے سولہ اور قتل کے چار سو انچاس مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ڈکیتی کے دو، تین سالوں میں جبکہ دن دیہاڑے ڈکیتی اور چوری کی وارداتیں ہو رہی ہیں، یہاں پر صرف دو تین سالوں میں لکھی گئی ہیں اور اسی طرح سرقہ عام یعنی چوری کے تو روزانہ کے حساب سے چوریاں ہو رہی ہیں اور لوگ راتوں کو خود اپنی حفاظت کے تحت پہرہ دیکر اپنی جان کی حفاظت کرتے ہیں، وہاں پولیس کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔ اسی طرح ان جرائم پیشہ اور جز (ب) میں ہے کہ ان میں جرائم اور پیشہ وراثت کی خطرناک گروپس ملوث ہیں۔ ضلع کوہاٹ پولیس ان گروپس کی گرفتاری کیلئے سرتوڑ کوشش کر رہی ہے تو جناب سپیکر صاحب! یہ سرتوڑ کوشش کرنے کے باوجود اب تک کامیاب کیوں نہیں ہو سکی ہے؟ جبکہ اسی طرح قتل کی وارداتیں بھی دن دیہاڑے ہو رہی ہیں تو یہ موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کی Approach ان گروپس تک کیوں نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر شاہ فرمان پلیز۔ مفتی جانان صاحب خبرہ او کری بیاتاسو جواب ورکری۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ زہ جی دہی یوہی خبری کنبہ لبر شک من یم، (الف) کنبہ دالیکی گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ میں ڈکیتی کے دو، سرقہ عام کے پچاس، اغواء برائے تاوان کے سولہ، زہ د سرقہ عام او د کیتی د دہی پہ مینغ کنبہ چہ دایو شہ نہ دے، د دہی مینغ کنبہ شہ فرق دے او دا خنگہ خنگہ شہ دے؟ دا سرقہ صرف د عربی لفظ دے او د کیتی د اردو لفظ دے، زہ خو وایم چہ غالباً دایو شہ دے او کہ نہ وی نو منستر صاحب د لبر وضاحت او کری۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر بخت بیدار خان۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، تیر سیشن کنبہ ما دا گزارش کرے وو چہ دیر لوئر کنبہ دوہ دونیمہ میاشتی او شوہی پتی کمشنر نشہ او ماتہ پہ فلور

باندی دا خبرہ شوہی وہ، دا بنہ دے منسٹر صاحب ناست دے چہی درہی خلور ورخہی کبہی بہ پتی کمشنر دیر لوئر درشی خو پہ ہغہی کبہی دا دے میاشت تیرہ شوہ، زما پہ خیال باندی دا د پورہ اسمبلی استحقاق مجروح شوے دے چہی د اوسہ پورہی زمونہ دیر لوئر پتی کمشنر درہی میاشتہی اوشوہی شتہ نہ او خبرہ کبہی نو اوس پہ دہی نہ پوہیہم چہی یرہ تر کومہ حدہ پورہی د صوبائی اسمبلی پہ خبرہ باندی بہ عمل درآمد کبہی؟

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، اس ٹیبل کے اندر جو گلرز بتائے گئے ہیں، یہ موڈر کا یہ خیال ہے کہ وہ ان سے بھی مطمئن نہیں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، میں آئی جی صاحب سے اس دن بات کر رہا تھا اور میں نے Statistical detail ویسے پوچھی کہ فرق کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ فرق یہ ہے کہ آپ کو اب گلرز زیادہ نظر آئیں گے، میں نے کہا وہ کیسے جناب سپیکر؟ تو انہوں نے کہا کہ پہلے چیزیں رجسٹرڈ نہیں ہوا کرتی تھیں، صحیح گلرز ہمیں نہیں ملتے تھے، لہذا یہ جو سوال کیا گیا، اس کے اندر 2013 میں 191 arrested ہیں اور Encounter میں دو جو ہیں وہ Kill ہو چکے ہیں اور 2014 میں 227 ہیں اور Encounter کے اندر چار ہیں لیکن اگر ان کا یہ خیال ہے، موڈر کا یہ خیال ہے، آنریبل ممبر کا یہ خیال ہے کہ یہ گلرز غلط ہیں تو بالکل اس کیلئے صحیح انوسٹی گیشن ہونی چاہیے کہ جہاں آپ پولیس سٹیشن چلے جائیں تو اس میں پورے سال کے اندر لکھا جاتا ہے کہ تین ڈیکٹیاں یاد و چوری کے کیسز، تو یہ کوئی حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مقابلہ نہیں ہے کہ ہم حکومت میں ہیں تو اگر کہیں جھوٹ بولا جائے تو ہم اس کو Defend کریں، جناب سپیکر! جب تک گلرز صحیح نہیں ہونگے، ہمیں پتہ نہیں چلے گا کہ Gravity کیا ہے اور جب تک حقائق کا پتہ نہ ہو، اس کا Solution سامنے نہیں آئے گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی طریقہ ہاؤس Define کرے لیکن یہ Ensure کیا جائے کہ جو حقائق کے اوپر مبنی جو گلرز ہیں، وہ سامنے لائے جائیں تاکہ اس کیلئے صحیح منصوبہ بندی کی جاسکے۔ شکر یہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔

جناب بخت بیدار: د پتی کمشنر خبرہ ئے ماتہ اونکرہ۔

وزیر اطلاعات: ڈپٹی کمشنر صاحب، میں جناب سپیکر! جو ڈپٹی کمشنر کو ہاٹ کا ہے، وہ امجد نام ہے، آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ Appointed نہیں ہے؟ اگر آپ کو اس کے اوپر اعتراض ہے تو میرے پاس۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: ڈپٹی کمشنر دیر۔

وزیر اطلاعات: دیر، اچھا ڈپٹی کمشنر دیر، میں فگرز چیک کرنے، میں جناب سپیکر! فگرز چیک کرنے کیلئے باہر گیا تھا، چیف منسٹر صاحب موجود ہیں، اگر Appointed نہیں ہے تو چیف منسٹر صاحب موجود ہیں، وہ بتا دینگے کہ کتنے دنوں کے اندر وہ ڈی سی Appoint ہو سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! دا۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! میں ایک گزارش کردوں، بڑی معذرت کے ساتھ کہ یہ جو سوال پوچھا گیا، ایک، میں نے اس دن بھی جناب سپیکر! ریکویسٹ کی تھی کہ کوہاٹ کے بارے میں ایک سوال ہے اور بڑا Serious Question ہے لیکن اس کے ساتھ سپلیمنٹری کو نسچن کے حساب سے دیر کا ڈی سی Add کرنا کہاں کا سپلیمنٹری کو نسچن بنتا ہے؟ (تالیاں) اس کیلئے، اس کیلئے میں نے ان سے پہلے بھی یہ ریکویسٹ کی تھی کہ آپ بھی Cooperate کریں، یعنی کوہاٹ کا ایک فگر آپ مانگتے ہو، مانگتے ہو اور ساتھ یہ Add کرتے ہو کہ ڈی سی Appoint کیوں نہیں ہو رہا، خدا کیلئے نیا کو نسچن لے کے آئیں، ہم چاہتے ہیں کہ وہ مسئلے کا حل سامنے آجائے۔ تو میں جناب سپیکر! ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ڈی سی کا کو نسچن بالکل نیلا ناچاہیے، اگر چیف منسٹر صاحب جواب دینا چاہیں تو الگ بات ہے لیکن سوال نہیں بنتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آنریبل چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): بس سپیکر صاحب، ڈی سی دیر ان شاء اللہ کل Notify ہو جائے گا۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ جی۔ سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! دا دیر اہم سوال دے او بیا منسٹر صاحب کو کوشش ہم او کپرو چپی د فگرز پہ حوالہ باندھی ہغہ خبرہ ہم او کپرو او ظاہرہ خبرہ دہ د بدامنئی دیو داسی حصی سرہ تعلق دے چپی تہولہ صوبہ

چې ده دا ددې بنکار ده، زما او منسټر صاحب به په دې بد ځکه نه گنډی چې دا د بدامنی سره یا د لاء اینډ آرډر سره چې څومره سپلیمنټری کونسلونو راځی نو د هغې د پاره ضروری نه ده چې مثال لکه بیا چې مونږ لیکلې سوال ورکوو، د هغې وجه دا ده چې حکومت خود هر څیز نه باخبره وی او که نه وی باخبره نو پکار دا ده چې ځان باخبره او ساتی۔ سپیکر صاحب، تاسو دي خبري ته سوچ او کړئ چې په کوهات کبني یویشته، 21 گروپونه داسې دی، صرف په یوه ضلع کبني او دا کوهات چې دے دا Settled area ده چې په یوه ضلع کبني یویشته گروپونه دی، امجد خان ماته سر رقیوی وائی داسې نه ده خو دا خو جواب مونږ له ئے را کړے دے چې یویشته گروپونه دی، اوس زموږ د حکومت ورونیو یا د حکومت پارټی دا اعلان کړے دے او بیا منسټر صاحب زموږ نه دا غوښتنه کوی چې Strategy څه جوړه کړو؟ د حکومت دا فیصله ده چې په یو لسم تاریخ باندې په دې پاکستان کبني د دهاندلی خلاف دهرنه ورکوو، احتجاج به کوو نو په دیکبني ورسره مونږ هم شامل یو ځکه چې دا دهاندلی مونږ سره هم شوې ده خو که په یوه ضلع کبني د خیبرپختونخوا یویشته گروپونه دی او پنځویشته ضلعې دی نو که زموږ Strategy غواړی او زموږ نه تجویز غواړی نو آیا حکومت دا مناسب نه گنډی چې اول دې ته توجه ورکړو چې دا اغواء برائے تاوان بند کړو، دا بهته بند کړو، دا چې کوم خلق تارگت کلنگ کیږی چې هغه بند کړو؟ نو منسټر صاحب په دې حواله باندې څه وائی نو مهربانی به وی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یه جی۔ مسٹر شاه فرمان، پلیز۔

جناب شاه فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، اس سے پہلے دو سیشن کے دوران اس کے اوپر تفصیل کے ساتھ بحث ہو چکی ہے۔ حکومت کی طرف سے جو انکی Suggestions تھیں، جو حکومت کی Planning ہے، جو پولیس کے اندر ریفرمز ہیں اور جو Ground reality ہے، اس کے اوپر پارلیمانی لیڈرز، اپوزیشن کے ممبران، حکومت کی طرف سے کافی تفصیل کے ساتھ Already ہم بحث کر چکے ہیں اور پچھلے دو سیشن میں یہ ایجنڈا چلا آ رہا ہے، پچھلے دو سیشن میں یہی ہوا ہے اور اسکے اوپر اگر کوئی Specific سوال جناب سپیکر! آتا ہے اور کوئی Specific detail کوئی مانگے تو ضروری ہے کہ اس کو Facts and figures صحیح ملیں لیکن جہاں تک اس Topic کا تعلق ہے، اس مسئلے کا تعلق ہے، اس کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ

پورے اس سال کے اندر جتنی زیادہ بحث ہو چکی ہے، وہ میں سمجھتا ہوں کہ کافی زیادہ ہو چکی ہے، بار بار اس کے اوپر حکومت کا موقف سامنے آچکا ہے اور جناب سپیکر! کوئی ایسی بات نہیں رہی جو میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کو اس کا پتہ نہیں ہے یا گورنمنٹ کے پروگرام کا پتہ نہیں ہے یا جولاء اینڈ آرڈر سیچویشن کو کنٹرول کرنے کیلئے جو حکومت کر رہی ہے اور اپوزیشن کو پتہ نہیں ہے۔ صرف ایک سوال اگر کسی ڈسٹرکٹ کے حوالے سے یا اگر Specific Police Station کے حوالے سے کوئی پوچھا جائے تو اس کی تفصیل الگ ہے۔ جس طرح سردار حسین بابک صاحب نے کہا کہ اس کے اوپر پالیسی یا کوئی اپنا موقف حکومت بتا دے، جناب سپیکر! اس کے اوپر کئی دفعہ تفصیل کے ساتھ بحث ہو چکی ہے، یہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ حکومت اس بات کی ذمہ دار ہے کہ اگر Law Enforcing Agencies کے اندر کہیں کسی کو کوئی کمی، کوئی ایسی چیز نظر آتی ہے، کوئی حکومت کی کوتاہی نظر آتی ہے تو وہ بجا طور پر پوائنٹ آؤٹ کریں، بتادیں کہ یہ کام اس طرح ہونا چاہیے جو نہیں ہو رہا یا یہاں یہ یہ کمی ہے، اس کو سننے کو بھی تیار ہیں اور اس کے اوپر عمل کرنے کو بھی تیار ہیں لیکن جو حکومت کا کام ہے تو Already اسمبلی کے سامنے ہم رکھ چکے ہیں جناب سپیکر۔ شکر یہ جناب قائم مقام سپیکر: جی، معراج ہمایون صاحبہ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ڈیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ زہ لبرہ Confused وومہ پہ دے جواب باندھی، دا دلته کنبی دا گروپونہ چہ راغلی دی نو یویشٹ گروپونہ ئے بنودلی دی پہ جواب کنبی او ہغی سرہ دگروپ نوم نشٹہ دے چہ کوم یو گروپ دے؟ او بل طرف تہ بیا دگرفتاری چہ دغہ راغلی دے، جواب راغلی دے د لسو کسانو چہ لس کسان گرفتار شوی دی نو یو خودا د تشویش خبرہ دہ چہ یویشٹ گروپونہ چہ خنگہ سردار حسین صاحب او وئیل چہ پہ یو ضلع کنبی یویشٹ گروپونہ د اکوانو دی او داسی Criminals دی نو چہ دا پہ تولی صوبی باندی Multiply کری، پچیس باندی Multiply کری نو دا خوداسی لگی چہ زمونز صوبہ تولہ د کہ دہ د اکوانو او د Criminal elements نہ د کہ دہ او اوسہ پوری منسٹر صاحب گیلہ کوی چہ مونز بار بار دا خبرہ کوؤ خو بار بار دا خبرہ خکہ راخی چہ لاشہ حل را او بنکلے نہ دے حکومت، چہ خہ کوی د ہغی د پارہ، دا بہ خنگہ کنٹرول کوی؟ کہ تاسو او گوری لس کسان کہ دا دری

کالو ریکارڈ وی نوپہ درہ کالو کبھی ایلہ لس کسان گرفتار شوی دی، پہ دسترکت کوہات کبھی یویشٹ گروپونہ دی نو یویشٹ گروپ ہریو گروپ کبھی چہ خومرہ کسان دی، ہغہ ہم نہ دی بنودلی شوی چہ ہریو گروپ کبھی خومرہ کسان دی او دا دے زین گروپ او زین گروپ، زین گروپ، زین گروپ، عبدالرشید گروپ، عبدالرشید گروپ، لیاقت گروپ او دہ بل طرف تہ د گروپس نومونہ نشتہ دے چہ دا خومرہ دی؟ یو خودا Clarity او بیا وائی چہ د دہ کنٹرول کولو د پارہ ئے چہ خنگہ زما خور ہم دلته دا تپوس کرے دے، نجمہ ہم تپوس کرے دے سوال کبھی چہ خہ Strategy جو رہ شوہ دہ؟ دا خو یو دیر اہم سوال دے، دا خو پکار دے چہ کمیٹی تہ لارشی او مونہ تہ د تولی صوبی ریکارڈ ملاؤ شوی چہ نورو دسترکتس کبھی خہ حال احوال دی۔

(عصر کی اذان)

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

محترمہ معراج ہالون خان: جناب سپیکر، بس ختمومہ، دغہ چہ مونہ تہ د پورہ معلومات راکری چہ د ہغی کارکردگی خنگہ دہ، صرف لس کسان پہ دریو کالو کبھی گرفتار شوی دی، گروپونہ یویشٹ دی نو دا خو دیرہ خرابہ کارکردگی دہ، دا خود شرم والا کارکردگی دہ او د دہ پکار دے چہ تپوس اوشی چہ کوم خانی کبھی دا کمزوری دہ یا کبھی نہ چہ حکومت سیریس نہ دے چہ مونہ دا ختم کرو غلا او د کیتی، دا ختم کرو بس کھلاؤ پریبنودے دے میدان چہ د چا خہ زہ کبھی ہغہ د کوی، کہ اغواء کوی کہ ہر خہ کوی خکہ خوداسی خراب حالات دی چار چا پیرہ۔ دیرہ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب، پلیز

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، جو ٹیبل میرے پاس ہے، اس میں 2013 کے اندر 191 Arrested ہیں اور 2014 کے اندر 227 Arrested ہیں اور Encounter کے اندر جو مرے ہیں، وہ 2013 میں دو ہیں اور 2014 میں چار ہیں، تو جو ٹیبل معراج بی بی کے پاس ہے تو وہ مجھے نہیں پتہ کہ وہ کدھر سے، لیکن جو

جواب میرے پاس ہے، اس میں Real یہ ہے کہ جو Arrested ہیں 2013 میں 191 یہ ہیں، یہ مجھے آج ہی Updated list مجھے آج ملی ہے، تو میں۔۔۔۔۔

جناب فریڈرک عظیم: یہ Circulated ہے۔

وزیر اطلاعات: اچھا، تو میں معراج بی بی کو جناب سپیکر! عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو Updated list ہے، وہ یہ ہے کہ 2013 کے اندر 191 Arrested ہیں، 2014 کے اندر 227 ہیں اور 2013 کے اندر Encounter میں دو Kill ہو چکے ہیں اور 2014 میں چار ہیں۔ یہ تفصیل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کونسی نمبر 1130، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ۔

* 1130 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ میں پولیس افسران اور دیگر سٹاف دہشت گردی میں شہید ہوئے ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا مذکورہ اہلکاروں کو شہداء پیکیج دیا گیا ہے یا نہیں;

(ii) مذکورہ شہداء کے بچوں یا بھائیوں کو پولیس فورس میں بھرتی کیا گیا ہے، نیز 18 سال سے کم عمر بچوں کو شہید پیکیج کے تحت تعلیمی اخراجات ادا کئے جا رہے ہیں یا نہیں، مکمل تفصیل فراہم کیا جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) جی ہاں، تمام اہلکاران بشمول افسران کو شہداء پیکیج دیا گیا ہے۔

(ii) ان شہداء کے بچوں اور بھائیوں کو پولیس فورس میں بھرتی کیا گیا ہے، نیز 18 سال سے کم عمر بچوں کو تعلیم کیلئے وظائف بھی مل رہے ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ اس سے پہلا جو کونسی ہے، 1129، تو ان کے بارے میں مقدمات کیوں درج نہیں کئے جاتے، ان کا ریکارڈ کیوں نہیں ہے آخر؟ اس کے علاوہ یہ جو کونسی ہے

1130، یہ جو کونسی ہے، اس میں 100% تو نہیں لیکن 90% اس سے میں مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ کونسی نمبر 1131، محترمہ نجمہ شاہین۔

* 1131 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں نئی پولیس لائن اور تھانے اور چوکیاں بنائی جا رہی ہیں؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پولیس لائن کوہاٹ اور مختلف تھانوں پر کل کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے، مذکورہ تھانوں کو فنڈز مہیا کرنے والے کنسلٹنٹ، ٹھیکیداروں اور اخباری اشتہارات کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع کوہاٹ میں پولیس لائن اور مختلف تھانوں پر تعمیراتی کام کی تفصیل ذیل ہے:

| نمبر شمار | کام کی تفصیل | کنسلٹنٹ کا نام | ٹھیکیدار کا نام | تخمینہ لاگت | کیفیت |
|-----------|--|-----------------------------------|---|--|--|
| 1 | تعمیر پولیس لائن کوہاٹ سب ہیڈ کوارٹر 1- بیکنج نمبر 1- آفس بلڈنگز 2- بیکنج نمبر 2- رہائشی بلڈنگز بمعہ ترقیاتی کام | میسرز شاز کنسلٹنٹ حیات آباد پشاور | 1- میسرز کیسٹر انٹرنیشنل پرائیویٹ لمیٹڈ پشاور 2- میسرز شاہ زمان (پرائیویٹ لمیٹڈ) | 1- 26 کروڑ 75 لاکھ 2- 16 کروڑ 33 لاکھ | کام جاری ہے۔ |
| 2 | تعمیر پولیس اسٹیشن (کے ڈی اے) کوہاٹ | میسرز شاز کنسلٹنٹ حیات آباد پشاور | میسرز بنوں کنسٹرکشن پرائیویٹ لمیٹڈ | 7 کروڑ 23 لاکھ | کام مکمل ہو چکا ہے۔ اور پولیس اسٹیشن عنقریب پولیس کے حوالے کر دیا جائیگا |
| 3 | تعمیر پولیس اسٹیشن سٹی کوہاٹ | میسرز شاز کنسلٹنٹ حیات آباد پشاور | میسرز وہاب کنسٹرکشن کمپنی | 7 کروڑ 54 لاکھ | کام جاری ہے۔ |
| 4 | تعمیر پولیس اسٹیشن صدر (آر ٹی ڈبلیو) کوہاٹ | میسرز شاز کنسلٹنٹ حیات آباد پشاور | میسرز بنوں کنسٹرکشن کمپنی | 7 کروڑ 10 لاکھ | کام مکمل ہو چکا ہے اور پولیس اسٹیشن بتاریخ 24-02-12 کو حوالہ پولیس کیا گیا ہے۔ |
| 5 | تعمیر کشتی چوکی لکھنول | میسرز شاز | میسرز عبدالرحمن | 1 کروڑ 74 لاکھ | کام مکمل ہو چکا ہے |

| | | | | | |
|---|----------------|---------------------------|---|--------------------------------------|---|
| اور پولیس گشتی چوکی تاریخ -17 01-12 کو حوالہ پولیس کی گئی ہے۔ | | اینڈکو | کنسلٹنٹ حیات آباد پشاور | شریف کوہاٹ | |
| کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اور پولیس چوکی عنقریب پولیس کے حوالے کر دی جائے گی | 3 کروڑ 36 لاکھ | میسرز عبدالرحمن اینڈکو | میسرز شاز کنسلٹنٹ حیات آباد پشاور | تعمیر پولیس چوکی ساری پایان کوہاٹ | 6 |

ٹھیکیداروں اور اخباری اشتہارات کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ کونسلر بھی میں نے آج سے آٹھ ماہ پہلے جمع کروایا تھا اور اس وقت سے اب تک اس کا مطلب ہے اس میں جو مسئلہ تھا یا جو کام صحیح طریقے سے نہیں ہو رہا تھا یا نامکمل تھا، وہ تقریباً اب صحیح ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! میں سر! جیسے کہ محترمہ نے کونسلر پوچھا ہے تھانے کے بارے میں، پولیس لائن کے بارے میں، میں چیف منسٹر کی توجہ بھی اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ لکی تھانہ لکی جناب سپیکر! بم بلاسٹ میں مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور وہاں کے عملہ کیلئے کوئی رہائش یا اس تھانے کا کوئی بندوبست ابھی تک نہیں ہے۔ میں جناب چیف منسٹر صاحب سے اور متعلقہ منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تھانہ لکی کیلئے نئے تھانے کی تعمیر کا کوئی پروگرام آپ لوگوں کا ہے کہ نہیں؟ جو کافی سالوں سے ابھی تک پولیس کا عملہ بغیر تھانے کے ہے، وہاں پہ کوئی بلڈنگ نہیں ہے، دہشت گردی کی وجہ سے وہ تھانہ بالکل تباہ ہو چکا ہے۔ تھینک یو، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! یہ جو سوال کیا گیا ہے، یہ کوہاٹ میں پولیس اسٹیشنز کے بارے میں ہے اور جناب منور خان صاحب نے لکی کی بات کی ہے، بڑا Valid question ہے لیکن نیا

کو نسیجین ہے، ان کو تفصیل فراہم کی جائے گی، اگر یہ کو نسیجین لے کر آجائیں کیونکہ Instantly پوچھنا اور Instantly سب کچھ یاد رکھنا جناب سپیکر! اس کو نسیجین کے ساتھ چونکہ یہ سپلیمنٹری بنتی ہی نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ڈیٹیل پوچھتے ہیں تو اگر ادھر کو نسیجین لے آئیں اور اگر ادھر نہیں ہے تو میں ہوم سے بات کر کے کل یا پرسوں تک ان کو بتا دوں گا۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! میرا مقصد صرف اس کو نسیجین کا یہ تھا، اسی کو نسیجین کے بارے میں صرف یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ جو دہشت گردی کی وجہ سے تھانہ تباہ ہو چکا ہے، اس کی تعمیر کا کوئی ارادہ ہے، اس میں نئی کونسی ایسی بات ہے کہ آپ مجھے، اس کی ڈیٹیل میں آپ سے مانگ رہا ہوں سر، یہی میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کوئی ارادہ ہے اس نئے تھانے کو بنانے کا سر؟ تھینک یو، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ فرمان صاحب۔

(تہقہہ)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! بالکل ہے۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ کو نسیجین نمبر 1496، عبدالکریم صاحب، ایم پی اے۔

* 1496 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر کھیل ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع صوابی کے لئے مالی سال 2012-13 اور مالی سال 2013-14 کے لئے کھیل کی مد میں فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ پی کے 34 کے لئے کھیل کی مد میں کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد خان آفریدی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): (الف) ضلع صوابی کے لئے مالی سال

2012-13 اور مالی سال 2013-14 کے لئے کھیل کی مد میں جو فنڈ مختص کیا گیا ہے، اس کی تفصیل جز

(ب) میں ہے۔

(ب) ضلع صوابی کے لئے مالی سال 2012-13 اور مالی سال 2013-14 کے لئے کھیل کی مد میں ضلعی حکومت نے جو فنڈ مختص کیا ہے اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے -PK 34 کے لئے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سے کھیل کے میدان (چھوٹا لاہور) کے لئے مبلغ 2.4 ملین روپے Establishment of Playgrounds in Khyber Pakhtunkhwa ADP No. 650-100227(2013-14) سے مختص کئے ہیں۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت پی کے 34 کی تحصیل چھوٹا لاہور میں تحصیل کی سطح پر سپورٹس سٹیڈیم تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس پر اندازتاً مبلغ 63 ملین روپے خرچہ آئے گا۔ تحصیل سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے زمین کا انتخاب کیا جا چکا ہے۔

جناب عبدالکریم: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ 1496 سوال نمبر 1496، جز (ب) سر۔ دیکھنے فرمائی چھی دا د ضلعی سطح فنڈ و و او د ضلعی پہ سطح سرگر میانو کنہی خرچ شوے دے نو دھی ضلع کنہی بہ زمونہ دا حلقہ نہ راخی، یوہ۔ دویمہ دا دہ چھی وائی 27 قسم سرگر میانو باندھی دا خرچ شوے دے، تفصیل نشتہ۔ دریمہ دا دہ چھی د دی سی او پہ سربراہی کنہی د پورہ ضلعی نہ د پینخلس کسانو کمیٹی جو ریزی، د ہغی تفصیل نشتہ۔ ہم دغہ رنگ دھی جواب کنہی وائی چھی پہ لاہور تحصیل کنہی مونہ زمکہ Acquire کرھی دہ او پہ ہغی کنہی بہ 63 ملین روپو سرہ یو ستیدیم جو ریزی نو جناب سپیکر صاحب! دا کومہ زمکہ چھی Acquire شوہی دہ، یو خو دا Agricultural land دے، دویم دا روڈ سرہ دو مرہ نیز دھی دہ چھی کمرشل ایریا دہ دا د بغض پہ بنیاد باندھی Acquire شوہی دہ او خصوصاً دھی خلقو لہ چار لاکھ روپی ریت ور کرے کیری، Actual د دھی Market value د ہغی خائی چھی دہ نو ہغہ سولہ لاکھ روپی دہ، نو زہ ستاسو چیئر نہ دا رولنگ غوارم چھی دا ستینڈنگ کمیٹی تہ جی حوالہ کرھی چھی د دھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عبدالستار خان، سپلیمنٹری کونسل پہلے۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، سر۔ یہ (ب) جز کے جواب میں منسٹر صاحب نے فرمایا کہ Establishment of Playgrounds in Khyber Pakhtunkhwa ADP No. 650 میں رقم مختص کی گئی ہے۔ سر! یہ بڑی اچھی بات ہے کہ کھیلوں کی ترقی کے لئے اس سال ہماری اے ڈی پی میں تحصیل وائز ہر تحصیل میں ایک گراؤنڈ کی تعمیر کے لئے رقم بجٹ میں مختص کی گئی تھی، یقیناً ہر ضلع سے

ہر تحصیل سے اس کی تجاویز بھی آئی ہیں لیکن ایک سال گزرنے کے باوجود آج تک اس کا جو پی سی ون بننا ہے اور وہ اس میں جو تحصیلوں سے آکر ہماری اس امبریلہ سکیم کی Approval تھی، وہ ابھی تک نہیں ہوئی ہے، آگے Tendering process بھی نہیں ہوا ہے تو ابھی نیا بجٹ بھی آرہا ہے تو یہ اس میں آپ بتائیں گے کہ پورے صوبے میں یہ جو تحصیل وائز پلے گراؤنڈز ہیں، وہ ان کا کیا پروگرام ہے کہ وہ کب تک بنائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر امجد آفریدی۔

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: مہربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب۔ زہ د کریم صاحب شکر یہ ہم ادا کوم جی، دوئی دا کوئسچن چہی دے، دا چھوٹا لاہور د دوئی خپلہ حلقہ دہ جی، سپیکر صاحب! جیسے یہ کوئسچن آیا ہے، اس سلسلے میں میں یہ عرض کرونگا کہ یہ چھوٹا لاہور ان کا اپنا حلقہ ہے اور اس میں انہوں نے جیسے جواب دیا گیا ہے کہ 63 ملین کی لاگت سے سپورٹس سٹیڈیم تعمیر ہوگا، اس کے علاوہ جو زمین لی گئی ہے، اوسطاً یکسالہ کے حساب سے لی گئی ہے، Private negotiations یا اس کے علاوہ اس کا کوئی طریقہ بھی نہیں ہے اور انہوں نے فرمایا۔ 2013 میں کوئی فنڈز نہیں دیئے گئے اور جو فنڈز دیئے گئے تھے، وہ 2012-13 میں دیئے گئے ہیں اور اس کی کمیٹی بنی ہے۔ اگر ان کے نام ان کو چاہئیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤنگا، وہ نام ان کو بتا دوںگا، وہ جو بھی نام ہونگے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ وقفہ برائے نماز جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے 08-05-2014 تا 20-05-2014; محترمہ زرین ریاض صاحبہ، ایم پی اے 08-05-2014; محترمہ نادیا شیر خان صاحبہ، ایم پی اے 08-05-2014; محترمہ نسیم حیات

صاحبہ، ایم پی اے 2014-05-08؛ جناب حاجی قلندر خان لودھی صاحب 2014-05-08؛ جناب وجیہہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے 2014-05-08؛ جناب گوہر علی شاہ صاحب، ایم پی اے 2014-05-08؛ جناب رشاد خان صاحب، ایم پی اے 2014-05-08؛ جناب محمد علی ترکئی صاحب، ایم پی اے 2014-05-08؛ محترمہ ڈاکٹر مہرتاج روغانی صاحبہ، ایم پی اے 2014-05-08؛ جناب محمد زاہد درانی صاحب، ایم پی اے 2014-05-08؛ 2014-05-09؛ میاں ضیاء الرحمن صاحب، ایم پی اے 2014-05-08؛ جناب گوہر نواز خان صاحب، ایم پی اے 2014-05-09۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Deputy Speaker: The leave is granted.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب! سبباً بہ کہ خیر وی نو زمونہ دا کوئسچنہ بہ راخی ان شاء اللہ؟

جناب قائم مقام سپیکر: ان شاء اللہ، ان شاء اللہ۔ معزز ارکین اسمبلی! پاکستان انسٹیٹیوٹ آف پارلیمنٹری سروسز PIPS کی جانب سے ایک پروگرام Pre-budget کے حوالے سے صوبائی اسمبلی میں مورخہ 09 مئی 2014 کو بوقت 9:30 بجے تا 02:00 بجے بعد دوپہر منعقد ہوگا جس میں آپ تمام ممبران کو شرکت کی دعوت ہے تاکہ بجٹ کے حوالے سے آپ کی بہتر رہنمائی کی جاسکے۔ شکریہ۔

مولانا لطف الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سردار محمد ادریس صاحب۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر! ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دی نہ پس در کوم۔ سردار محمد ادریس صاحب۔

مسئلہ استحقاق

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! آج 08 مئی کو ڈسٹرکٹ کوہاٹ کے ایک لوکل نیوز پیپر روزنامہ "بے باک" اور ایک نجی ٹیلی ویژن پہ جس طرح سے قائم مقام سپیکر، جناب! آپ کی تضحیک انہوں نے، اور اس کے اوپر نہ صرف تضحیک آمیز الفاظ تھے بلکہ اس میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سے

پورے ہاؤس کا ایک وقار بھی مجروح ہوتا ہے اور اس سے پورے ہاؤس کی ایک کردار کشی ہوتی ہے اور یہ سلسلہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ختم ہونا چاہیے کہ بغیر کسی ثبوت کے۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: اس کو پڑھ لیں، پھر۔۔۔۔

سردار محمد ادریس: یہ پریولج موشن، آج مورخہ 08 مئی کو ضلع کوہاٹ کے ایک لوکل اخبار روزنامہ 'بے باک' اور نجی ٹیلی ویژن چینل "AVT خیبر نیوز" کے نمائندہ کوہاٹ نے مل کر ڈپٹی سپیکر، خیبر پختونخوا اسمبلی جو کہ اس وقت قائم مقام سپیکر کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں، کے متعلق ایک من گھڑت، بے بنیاد اور بلا ثبوت غیر اخلاقی خبر شائع کی اور نجی چینل پر Tickers بھی چلائے اور ان کی کردار کشی میں بھرپور کردار ادا کیا جس سے نہ صرف قائم مقام سپیکر بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میری یہ درخواست ہے کہ اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد، استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں سے ایک رولنگ، اور یہ سب کے لئے لازم ہے جتنے بھی یہاں پہ ہمارے جرنلسٹس بیٹھے ہیں کہ خواجہ کسی کے اوپر بے بنیاد، جو ہمارے یہ Representatives، بالخصوص 'سپیکر' کا جو عہدہ ہے، وہ ہم سب کے لئے باعث احترام ہے اور اگر سپیکر یا ڈپٹی سپیکر کے خلاف اس طرح کا، ویسے ممبر صوبائی اسمبلی کے خلاف بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کا رویہ نہیں ہونا چاہیے لیکن بالخصوص آپ کا، اس ایوان کا ایک تقدس ہے اور ہماری روایات رہی ہیں اور یہاں کے میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی جرنلسٹس ہمارے دوست ہیں، کبھی بھی اس طرح کا مسئلہ نہیں ہوا، مجھے نہیں معلوم کہ اس کے پیچھے کیا بات ہے، لہذا جب اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ

sucked from the thief of truth

Mr. Acting Speaker: Thank you, ji. Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

تحریر: التواء

Mr. Acting Speaker: Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA and Anisa Zeb, MPA and Madam Sobia Shahid, MPA, to please move their joint identical adjournment motions Nos. 81 and 85 in the House, one by one. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Thank you, Mr. Speaker Sir. I would like to draw the honorable Assembly attention to a very important issue which received media coverage in papers. The issue at hand is that Chinese investors have shown their displeasure in the Provincial Government, who is creating hurdle rather than facilitating these investors. As known to all, Khyber Pakhtunkhwa already has an alarming law and order situation, which is drawing investors away from the Province. If the law and order situation is coupled with a non welcoming attitude by the government, this will lead towards unemployment and instability within the Province. These serious investors, if not assisted, would shift their assets to another Province instead. Attached are two News Papers cuttings, highlighting the said issue. Hence, I would ask the Chair to adjourn the routine proceedings and debate over this very important issue.

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر ضیاء اللہ آفریدی صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اچھا ٹھیک ہے۔ میڈم ثوبیہ شاہد، پلیز، ثوبیہ شاہد، پلیز۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اس نے پڑھ لیا، میں Withdraw کرتی ہوں اور دوسری بات، مجھے اس میں انفارمیشن ملی ہے کہ ان لوگوں نے، آگے سے یہ جو چائنیز تھے ان لوگوں نے ادھر غلط کام کئے تو گورنمنٹ کو میں Appreciate بھی کرتی ہوں اس کام پہ اور یہ ریکوریسٹ بھی کرتی ہوں سی ایم صاحب سے کہ ان کا جو ہے، وہ کینسل کرادیں جو ان کا ایگریمنٹ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور ان کا وہ ہے، اس کو کینسل کرالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے، آپ Withdraw ہیں جی، میڈم! آپ Withdraw کرتی ہیں ایسی؟

ٹھیک ہے۔ میڈم انیسہ زیب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

Mr. Acting Speaker: Ji, Sikandar Hayat Khan Sherpao, on behalf of Anisa Zeb. Thank you.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker Sir. I would like to draw the honorable Assembly attention to a very important issue, which received media coverage in papers. The issue at hand is that Chinese investors have shown their displeasure in the Provincial Government, which is creating hurdles rather than facilitating these investors. As known to all, Khyber Pakhtunkhwa already has an alarming law and order situation, which is drawing investors away from the Province. If the law and order situation is coupled with a non welcoming attitude by the government, this will lead towards unemployment and instability within the Province. These serious investors, if not assisted, would shift their assets to another Province instead. Attached are two News Papers cuttings, highlighting the said issue. Hence, I would ask the Chair to adjourn the routine proceedings and debate over this very important issue.

Sikandar Hiyat Khan, the co-mover, has already moved. This is a very grave situation، جناب سپیکر! یہ انتہائی ایک ایسی حالت ہے کہ جس میں مجھے تو ابھی نظر نہیں آرہا ہے کہ اس میں کوئی، خیر خود چیف منسٹر صاحب موجود ہیں لیکن جناب سپیکر! یہ بہت، تو فوراً اس پر ڈبیٹ ہونی چاہیے اور یہ بتانا چاہیے کیونکہ اس سے اس صوبے کے مفادات انتہائی شدید متاثر ہو رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس سے پہلے بھی ایسی سیچویشن ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہاں پہ Investors جو ہیں، نہ صرف ان کے لئے مشکلات پیدا ہوئی ہیں، ان کے راستے میں کافی روڑے اٹکائے گئے ہیں اور وہ یہاں سے پھر اپنا جو بھی سرمایہ ہے، وہ دوسری طرف لے جا رہے ہیں۔ تو یہ میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت معمول کی کارروائی کو روک کر اس مسئلے پر بحث کرنا انتہائی ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر سکندر حیات خان شیرپاؤ۔

جناب سکندر حیات خان: زہ ستاسو مشکور یم جناب سپیکر! چچی تاسو مالہ موقع را کرہ۔ بنیادی طور باندھی جناب سپیکر! د دھی ایڈجرنمنٹ موشن پہ دھی ہاؤس کبھی د راوستلو بنیادی مقصد دا وو چھی چونکہ زمونہ صوبہ چھی او گورو نو د دیرو سختو حالاتو نہ تیریری او جناب سپیکر! د لاء ایند آرڈر سیچویشن چھی کوم دے، بیا چھی کوم دلته کبھی د انفراسٹرکچر کوم سیچویشن دے، بیا د غہ شان

دلته ڪمپني چي ڪوم اڪنامڪ سيچویشن دے نو په هغی ڪمپني د دې ضرورت دے چي دلته ڪمپني انوسٽرز راشی او مونر داسي Environment create ڪرو چي خلق راشی او ز مونر دې صوبي ڪمپني انوسٽ ڪري او د هغی اثر چي دے هغه به بيا عامو خلقو ته به رسی خوجناب سپيڪر! د افسوس خبره دا ده چي يو طرف ته حڪومت د دې دعويٰ کوی چي يره مونر انوسٽرز Invite ڪوؤ لگيا يو او مونر داسي Environment create ڪوؤ چي هغی ڪمپني به بنه خلق راخی او دلته ڪمپني به ڊير لوئي انوسمنٽ ڪيري او بل خوا ته چي گورو نو هغه خلق چي چا دلته ڪمپني Already انوسمنٽ ڪرے دے نو هغوی ته دوي مشڪلات Create کوی لگيا دي او د هغی په نتيجه ڪمپني هغه خلق دې ته مجبوروی چي هغوی د دې ڄاڻي نه لار شي يا هغوی له نور داسي قسمه Hurdles create کوی۔ جناب سپيڪر، د دې يو خو ميسج چي دے هغه ميسج تههیک نه ځي ځکه چي که اوگورو نو که يو کس هم د دې ڄاڻي نه چي تاسو واپس ڪري د هغی دا دغه نه دے چي دا يو صرف کس د دې ڄاڻي نه لارو، د هغی هغه آواز چي دے هغه ڊير لري پوري ځي او سبا به بيا نور هڏو څوڪ راخی نه، او دلته ڪمپني به هڏو انوسمنٽ کوی نه۔ ماته پته ده دلته ڪمپني منسٽر صاحب موجود دے، دوي به د دې جواب را کوی به او کيدے شي چي په هغه فرم باندي څه الزامات هم لگوي خوزه دا دغه ڪوم جناب سپيڪر! دا ڪومه پاليسي چي ڪومه مونر جوړه ڪري ده، دا ڪوم طريقي سره چي مونر دا سلسله روانه ڪري ده، هغه سلسله او هغه پاليسي تههیک نه ده جناب سپيڪر! که مونر اوگورو نو تقريباً دا دے يو ڪال تير شو، اوسه پوري يو نوي ليز نه دے ور ڪرے شوے بلڪه هلته ڪمپني ٽول ليزز باندي پابندي لگولي شوې ده جناب سپيڪر! بيا Already چي ڪوم ليزز ور ڪري شوی دي، د هغی خلقو ته مختلف طريقو سره، د هغوی داسي حربے استعماليزي چي هغوی د څه نا څه طريقي سره لار شي، هغه خپل هغه ليزز د پريزيدي۔ بيا مختلف دلته ڪمپني د دغی علاقي ممبران هم موجود دي، هغوی به هم تاسو ته دا خبره کوی چي يره دوي مجبوره ڪرے شوی دي چي ليز نه انوسمنٽ د لار شي او جناب سپيڪر! د دې اثر به څه ڪيري؟ د دې اثر به دا ڪيري جناب سپيڪر! چي بيا به څوڪ هڏو راخی نه، هغوی به وائي چي يره دلته ڪمپني داسي Environment دے، دلته ڪمپني داسي

قسمہ مونبر Policies adopt کړې دی چې د انوسمنټ د پارہ به څوک بیا دلته کښې ھډو Approach نه کوی جناب سپیکر! د دې به ډیر خراب اثر پریوخی جناب سپیکر! بیا ورسره ورسره جناب سپیکر! په دیکښې یو عجیبه خبره دا ده چې دیکښې دې انچارج منسټر باندې یو دغه شومے دے چې یرہ هغه Influence کوی نو یو طرف ته پی تھی آئی دا Claim کوی چې یرہ مونبر Political interference ختم کړو، اوس هغه شان Interference به نه وی او بل خوا ته داسې قسمه خبره راخی مخامخ نو جناب سپیکر! دې سره ټولو عوامو کښې تشویش پیدا دے او زه په دغې حوالے سره دا گنہم چې دا پکار دے چې په دې باندې تفصیلی بحث هم اوشی او هغه Actual matter چې دے او Actual truth چې دے، هغه د مخامخ راشی۔ کہ دیکښې هغه انوسټرز If they are at fault پکار دا ده چې د هغوی خلاف کارروائی شوې وے، د هغوی لائسنس کینسل شوے وے، د هغوی دغه شوے وے خو چې هغه هم نه کیږی او دلته کښې دا یو دغه کیږی چې یرہ صرف د هغوی کار کښې Hurdles اچولې کیږی او هغوی ته Approval نه ملاویږی نو جناب سپیکر! دا نور طرف ته بیا د دې د Transparency issues د نه جوړیږی جناب سپیکر! او زه د هغې د پارہ دا گنہم چې کہ دا د بحث د پارہ منظور کړے شی نو زما خیال دے دې باندې به Detailed خبره اوشی او دې باندې به ټول خلق چې دے، هغه به په دې باندې خبره کول غواړی، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر ضیاء اللہ خان آفریدی۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی (وزیر معدنیات): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بہت اچھی بات ہے کہ سکندر بھائی نے آج بڑا Important issue اٹھایا اور ساتھ ٹوبہ بی بی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Investigate proper کر کے اپنی جو موشن ہے Withdraw کر دی۔ کاش سکندر خان بھی یہ Investigate کر کے اور پھر پورا پراپر، اس کو پتہ چلتا کہ اس کے پیچھے کہانی کیا تھی اور انہوں نے کیوں پریس کانفرنس کی؟ اور اگلے دن میں نے بھی پریس کانفرنس کی تھی، شاید آپ نے وہ پڑھی نہیں ہوگی، آپ کو ملی نہیں ہوگی۔ یہ جی، پہلے تو یہ چائنیز کمپنی ہے نہیں، یہ اس میں پانچ شیئر ہولڈرز ہیں جس میں ایک چائنیز ہے، باقی اسلام آباد کے ہیں اور انہوں نے 04-04-2012 کو Exploration Licence لیا تھا

اور Exploration Licence میں کیا ہوتا ہے جی؟ وہ میرے خیال میں آپ سمجھدار ہیں، اس کے کیا پروسیجرز ہوتے ہیں اور اس میں کیا کیا انوسٹی گیشنز ہوتی ہیں؟ وہ انہوں نے پوری نہیں کیں جی۔ جب ہماری گورنمنٹ آئی، ہمیں کمپلیٹ ملٹی، During exploration انہوں نے Antimony جو ہمارے صوبے ہمارے صوبے کے غریب عوام کا ایک Asset اور خزانہ تھا، چرا کر چائنا ایکسپورٹ کر رہے تھے۔ جب ہمیں کمپلیٹ ملٹی تو ہم نے Proper investigation کی، ہم نے نوٹسز بھیجے اور پورے نوٹسز اور اس کے باوجود ان کی Reply آتی رہی اور یہ جو Antimony ایکسپورٹ کر رہے تھے، Rule 22 (a) کے تحت ڈیپارٹمنٹ نے اجازت دی تھی، لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے، پارٹو میٹارالوجی ایک ٹیسٹ ہوتا ہے جی، اس کے بہانے یہ 500 ٹن Antimony ایکسپورٹ، plus 413 تقریباً 500، انہوں نے ایکسپورٹ کی اور بجائے یہ کہ وہ ٹیسٹ کر لیتے وہاں پہ بھیج دی اور تقریباً اس کی قیمت کوئی دو لاکھ Something ڈالر جو ہمارے صوبے کے غریب عوام کے پیسے تھے، چرا کر لے گئے۔ یہ انوسٹی گیشن کوئی سات آٹھ مہینے بعد ہم 'پراپر' کرتے رہے اور ہمیں ملتا رہا، ایف بی آر سے 'فارم ای' کی شکل میں یہ پورا Evidence ہمیں ملا، پھر اس کو پتہ چلا کہ ہم تو پکڑے گئے، ہم نے نوٹسز بھیجے، وہ Reply کرتے رہے، کوئی چائینی زبان میں کوئی پیگ، آخر کار ہم نے فائنل نوٹس بھیجا For cancellation تو یہ پریشان ہو گئے، Blackmailing کے لئے، انہوں نے حکومت کو بدنام کرنے کے لئے، صوبے کو بدنام کرنے کے لئے پریس کانفرنس کی، جس طرح میں نے کہا کہ وہ ایک Illegal mining کر رہے تھے، Exploration Licence میں اب اگر کوئی بھی Genuine investor ہمارے صوبے میں صحیح کام کریں گے تو ہم ان کو Encourage کریں گے لیکن اگر کوئی بھی Foreign Investor یا ہمارا لوکل ہو، وہ ہمارے صوبے کے اثاثوں کو چرائیں گے یا نقصان دیں گے تو پھر ہم پوچھیں گے، ہمارا حق بنتا ہے اور آپ کا بھی حق بنتا ہے۔

(تالیاں) ساتھ ساتھ آپ نے اس کی بات کی کہ لیزز Ban ہیں تو ہماری پالیسی بن گئی اور پچھلے ہمارے ڈائریکٹریٹ نے 1400 لیز دیئے ہوئے ہیں جس میں صرف چار سو Production کر رہے ہیں باقی ایک ہزار Idle ہیں، تو کیا یہ اگر ایک سال ہم اور بھی دیتے تو فائدہ کیا تھا، ان سے تو ریونیو نہیں آتا تو چار سو Production کر رہے ہیں، ان کو ہم Encourage

کر رہے ہیں، باقی ایک ہزار ہم ان کے لئے قانون بنا رہے ہیں کہ بھی جو ایک ہزار لیز ہیں کیوں Idle پڑے ہیں؟ اس کے لئے بھی Production شروع کریں کہ ریونیو بڑھے، تو اس لئے پالیسی میں اور رولز اور ایکٹ میں ہم کچھ تبدیلی لارہے ہیں، اس وجہ سے Ban ہے، کسی بھی بدینتی کی وجہ سے نہیں ہے جی اور ہم کسی بھی Genuine Investor کو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی Discourage نہیں کریں گے بلکہ Encourage کریں گے اور یہ انہوں نے ہمارے حقوق پہ ڈاکہ ڈالا ہے اور ہم سب کو پوچھنے کا حق ہے۔
- شکریہ جی۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سکندر حیات خان صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، زہد منسٹر صاحب ڊیر مشکوریم چي دوئی دا اووئیل چي ڊي کمپنی چي دے دوئی Illegal mining کول لگیا وواو په هغی کبني زمونږ صوبی ته نقصان شوے دے نو اول خوزه د دوئی نه دا تپوس کوم چي دا دوئی چي کوم ماٹنگ کرے دے نو چي د چترال نه چي تلوو دا بهر ایکسپورت کیدو نو دا خود دي صوبی په روڊز باندی تیر شوے دے نو د هغی خلاف و لي په هغه وخت کبني کارروائی اونشوه چي دا میٹریل دوئی بهر اوږل لگیا وو۔ نمبر تو آیا دوئی په ډیپارٹمنٹ کبني د چا خلاف کارروائی کړي ده چي بهی داسي Gross irregularities کبري لگیا دی او په هغی باندی هیخ قسم چیکنگ میکنیزم نشته نو آیا دوئی د ډیپارٹمنٹ د چا خلاف په دیکبني کارروائی بیا کړي ده یا اراده لری چي د هغوی خلاف به کارروائی کوی جناب سپیکر! مونږ خو تهپیک ده چي یوولس میاشتی پس مونږ ته خیال راغے چي یره دا دومره نقصان کبري لگیا دے او دوه لکھه ډالر او دومره دغه چي دے ڊي کمپنی دغه کړل خو چي په دغه دوران کبني و لي په دی باندی ایکشن وانگستلے شو دا د مونږ ته Explanation را کړی چي آیا د دوئی هغه لحاظ سره چیکنگ میکنیزم تهپیک نه دے، د دوئی چي کومه پالیسی ده، په هغی کبني Flaws وو، خه داسي دغه وو چي دا ڊي حد ته خبره اورسیده چي دا سامان دا میٹریل چي دے دا بهر لاړ و او اوس دوئی ته خیال راغے چي مونږ په ڊي باندی کارروائی کوو او دا زما خیال

یہ دی باندھی سلیم خان ہم خبری کوی جی، چونکہ دوی د هغی علاقہ سرہ تعلق ساتی نو دوی بہ ہم یہ دی باندھی لبرہ روشنی و اچوی۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر سلیم خان۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ محترم ضیاء اللہ آفریدی صاحب نے جو کہا، یہاں پہ سر Actually یہ جو مانگ ہو رہی ہے Mostly چترال میں ہو رہی ہے اور جن کو لائنس ایشو کئے گئے تھے، پچھلی گورنمنٹ میں Naturally وہ ایک پروسیجر کے تحت ہو چکے ہونگے اور یہ ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے کہ جتنے بھی لائنس ہوتے رہے، اس وقت چترال میں جو کام کر رہے تھے جو Already مانز میں لگے ہوئے تھے، سب کے اوپر Ban لگایا گیا ہے، اگر چائینز Illegal کام کر رہے تھے، آٹھ مہینوں تک ڈیپارٹمنٹ کدھر تھا؟ حالانکہ انہوں نے بہت بڑی Investment کی ہے، یہ میرا حلقہ ہے سر! وہاں پہ ٹھیک ٹھاک انہوں نے Investment کی تھی، وہاں پر لوکل لوگوں کو بہت بڑے پیمانے پر روزگار ملا ہوا تھا مگر اچانک جب منسٹر صاحب آئے تو سب کے اوپر Ban لگایا، نہ صرف چائینز بلکہ جتنے بھی لوگ جو چترال میں کام کر رہے ہیں، سب کے اوپر Ban لگایا گیا ہے۔ تو یہ بڑی ایک تشویش ہے، یہ جتنے بھی جولیوز ہوتے رہے ہیں، جو اس فیلڈ میں کام کر رہے ہیں، یہ سب کو تشویش ہوئی ہے، اس کے اوپر پوری ایک ڈیویژن ہونی چاہیے۔ تھینک یو سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: شکر یہ جناب سپیکر۔ یہ منسٹر صاحب نے تو اپنی طرف سے ایشورنس دے دی ہے لیکن اسی ایشورنس کے اندر There are new points that have been raised، نئے ایشوز بڑھیں گے، Simple الفاظ میں انہوں نے اس کو Identify کر دیا ہے، یہ بہت ہی کوئی عام سی بات ہے، اس کی وجہ سے یہ اب زیادہ ضروری ہو گیا ہے کہ اس ایشو کو ہم ڈیویژن کریں۔ ایک تو یہ فرنٹیئر مانز اونرز ایسوسی ایشن جو ہے، اسکی طرف سے یہ ایک آیا ہے چارج ٹھیک ہے منسٹر صاحب نے اس پہ اپنی طرف سے جو اب Version دیا ہو گا لیکن میرا خیال ہے کہ لیز جس طرح انہوں نے بتایا کہ 400! میں سے ایک ہزار Idle پڑی ہے اور اسی طریقے سے ان کو یہ لگ رہا ہے کہ اس سے بہت زیادہ معاملہ ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ میں کوئی بھی ایسا ایکشن نہیں لیا گیا اور یہ بڑا Important crucial matter ہے۔ اس کے

علاوہ بھی دوسری جگہوں پہ یہ تو خاص ہے یہ جو لیز ہے اور جو مائنز کی Exploitation ہے، یہ بہت ہی Important مسئلہ ہے، اس کے پیچھے بہت سی اور قوتیں بھی کار فرما ہیں، ہمیں اس پر ہر حالت میں ڈیبٹ کرنی ہے اور اگر منسٹر صاحب Oppose کرتے ہیں تو میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپ ہاؤس کو اس معاملے میں وہ لے لیں اور پھر اس کے مطابق اس کو ایڈمٹ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ جی، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: زہ ہم جی د لبر تائم د پارہ اندسٹریز منسٹر پاتھی شوے یم او پہ دیکھنی ما د مائننگ او دانسٹریز دوارو یو خانی اسلام آباد کبھی د کینیڈا ہائی کمیشن سرہ یو میتنگ کرے دے، زہ غوارم چھی د اسمبلی پہ فلور باندھی ہغہ خہ چھی کینیڈا ہائی کمیشن ما تہ خہ او وئیل او زمونر۔ پیار تمنت ہغوی تہ خہ او وئیل، پہ ہغی کبھی د معدنیاتو پیار تمنت ہم زما سرہ ملگرے وو، لہذا دا د ڈیبٹ د پارہ ضرور منظورول پکار دی چھی پہ دہی تفصیلی خبرہ اوشی۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 81, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Acting Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Members: No.

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion under rule 73.

(Applause)

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب، پلیز۔

مولانا لطف الرحمان: بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ سر! میں دراصل ایک اہم واقعے کا ذکر کرنا چاہتا تھا کہ کچھ دنوں پہلے ہمارے ڈی آئی خان میں ایک دل خراش واقعہ ہوا جس میں نوا فراد لقمہ اجل بنے اور وہ جس وجہ سے، وہ نو (افراد) جو مزدور تھے اور وہ اپنی فصل کی کٹائی میں لگے ہوئے تھے اور جو کیمیکل کا پانی فیکٹری سے باہر آ رہا تھا جناب سپیکر! وہ اس زہریلے کیمیکل پانی سے موت کے گھاٹ میں اترے ہیں اور اس فیکٹری

کو موجودہ حکومت نے ایک انتول کیمیکل اور ایک الکوہل کی جو این او سی جاری کی تھی جناب سپیکر! اور وہ پلانٹ جو وہاں ڈی آئی خان میں نیا بنا تھا، اس کی جو Treatment ہونی چاہیے تھی جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں جو مجرمانہ غفلت ہوئی ہے جناب سپیکر! کہ اس فیکٹری کو بغیر کسی اجازت کے، اس پلانٹ کو چلانے کی اجازت ملی تھی اجازت حکومت نے NOC جاری کی بغیر Insure کئے کہ وہاں یہ Treatment پلانٹ جو ہے وہ چالو ہو سکے اور وہ Treatment پلانٹ اس فیکٹری میں چالو نہیں کیا جناب سپیکر! اور اپنی فیکٹری کو پیسے کمانے کے لئے انہوں نے اپنا جو اس الکوہل کو اور اس انتول کیمیکل کو بنانے کا جو پلانٹ تھا اس کو تو سٹارٹ کیا لیکن اس کی Treatment کے پلانٹ کو انہوں نے سٹارٹ نہیں کیا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر وہ نوافراد ایک دوسرے کے قربانی، ایک دوسرے پہ قربانی دی کہ ایک بچہ اس پانی میں گیا اور پھر اس کے پیچھے دوسرے لوگ گئے اور جس نے بھی اس کو ہاتھ لگایا اس ایریا میں پہنچا سانس کے ذریعے سے وہ جو اس کیمیکل کے اثرات جسم میں منتقل ہوئے اور اس کے بعد وہ سارے کے سارے لوگ بے ہوش ہوئے تقریباً سترہ لوگ بے ہوش ہوئے جس میں نوافراد جو ہیں وہ وفات پا گئے اور تقریباً گونئی بقایا جو افراد تھے وہ بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال میں پڑے ہیں اور بعض لوگوں کی آنکھوں کا مسئلہ بنا جناب سپیکر، تو جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ حکومت NOC ایشو کرے اجازت نامہ ایشو کرے بغیر کسی Insure کرنے کے کہ وہ کیمیکل جو فیکٹری سے نکلے گا اس کو کس طریقے سے اس کی Treatment ہونے چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو اس وقت حکومت نے اس کے خلاف جو ایف آئی آر درج کی ہوگی اس کے خلاف کام کیا ہوگا اس فیکٹری کے خلاف میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کا تعین ہونا چاہیے کہ جن کی غفلت کی وجہ سے یہ کام ہوا ہے جناب سپیکر آخر کوئی ادارہ ہے جو اس کو NOC جاری کرتا ہے اس ادارے کی ذمہ داری بنتی ہے اور اس کی ایک انکوآری ہونی چاہیے غیر جانب دارانہ انکوآری ہونی چاہیے اور جو لوگ اس مجرمانہ غفلت کی مرتکب ہوئے ہیں ان لوگوں کو قرار واقعی سزا ہونی چاہیے جناب سپیکر، تو یہ میں ذکر کرنا چاہتا تھا جو ہمارے ڈی۔ آئی خان میں یہ واقعہ ہوا اور حکومت کی طرف سے صرف ایک ایک لاکھ روپے ان کو ملے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک الگ بات ہے لیکن ان لوگوں کو سزا دینا ضروری ہے جن کی غفلت کی وجہ سے یہ واقعہ ہوا ہے بہت بہت شکر یہ۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، په دې خبرې باندې زه خبره کول غواړم۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی سکندر شیرپا و صاحب۔

جناب یاسین خان خلیل: جناب سپیکر، که ماته مو تائم را کرو نو ډیره۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، دا ایشو روانه ده، یاسین خان! تاسو صرف په

دې باندې خبره۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسټر یاسین خلیل صاحب، جی یاسین خلیل صاحب۔

وضاحتی بیان

جناب یاسین خان خلیل: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ یکم مئی یوم مزدور باندې جی زما یونین کونسل کښې یو لیبر کالونی ده، هلته زه یو فنکشن کښې ناست ووم او هلته راته غور کښې چا او وئیل چې یره ستا نه عهده واخستلې شوه د مشیر، نو تپوس مې او کړو چې یره په څه وجه؟ نو وائی چې Bad performance باندې، نو زما محکمه کښې جی لائسنس برانچ دے، په هغې کښې چې زما کوم اصلاحات دی، سی سی تی وی کیمرې په هغې کښې څومره کسان سسپنډ کول، څومره اصلاحات د گاډو شیشې وې، Complaints راغلی وو چې یره فیمل چې دی هغه ناست وی او شیشې لگیدلې وی او هغه چې کوم خلق ناست وی، هغه ټول هر څه ورته بڼکاری، هغه شیشې ما ختم کړې، شعر و شاعری وه په گاډو کښې، هغه ما ختم کړه، د معذور خلقو کوټه وه او د بزرگانو د طلباء د خواتین د پاره خپل سیټونه په هغې باندې مې Implementation او کړو، ریسکیو ایمرجنسی کښې د مختلف این جی اوز نه ما ایمبولینسز راوستل او هغې کښې مې شامل کړل ځکه چې کمه وو، اصلاحات مې پکښې راوستل۔ ډی آئی خان د پاره مې Proposal جوړ کړو چې هلته ریسکیو شروع شی، ایبټ آباد کښې نه وو، هلته چې شروع شی او په مینگوره کښې نه وو چې هلته شروع شی۔ زما سره په محکمه کښې آئی ډی پیز وو جی، په لاکل چې زه لارم، په گرمی کښې زه تلے ووم، هلته خلقو ما ته او وئیل

چي تر اوسه پوري دا آئي ڊي پيز چي ڪله هم راغلي دي، دلته نه مشير راغلي دي، نه چيف منسٽر راغلي دي او نه يئ ڄوڪ وزير راغلي دي۔ زه هلته هغه خيمو ڪيني خلقو له لارم، هلته خلقو ته دا اوبو مسئلي وي، د ڪتابونو مسئلي وي، د فوڊ مسئلي وي، د جرنيترو مسئلي وي، هغه ٽولي ما حل ڪري۔ جناب سپيڪر صاحب! زما په محڪمه ڪيني نوڪرياني شوي دي جي او زما نه داخپل ملگري چي د پيښور دي، دوي به رانه ڊير زياتي گيلي ڪولي چي يره ته خپل ٽول تهڪال د نوڪر ڪرو خير مون به له هم پڪيني راکره، نو سپيڪر صاحب! زه دا و ايم چي اووه نوڪرياني ڪلاس فور هغه ما ور ڪري دي او پچين نوڪرياني پڪيني د نوبنار شوي دي۔ (ٽالين)

زه چي ڪله تحريڪ انصاف ڪيني شامل شوم نو په پيښور ڪيني مي آرگنائيزيشن شروع ڪرو، يو يو ڪلي ته لارم او د ڊي پارٽي د پار ه ما خدمت او ڪرو او چي ڪله د ڊسٽرڪٽ صدارت ته اودريدم نو په بهاري اڪثريت سره زما او زما ملگرو ڊسٽرڪٽ پشاور او گتيلو، دا زما Bad Performance وو۔ خپله علاقه ڪيني مي اليڪشن ڪري وواو په ٽوله صوبه ڪيني زما دا ٽول ورونه دلته ناست دي، چا به په بيس هزار گتلي وي او چا به په پچيس هزار گتلي وي، ما تينتيس هزار ووٽ واخستو اٽهائيس هزار Lead سره ما اليڪشن د هر ڇه پروپيگنڊي نه بغير (ٽالين) اٽهائيس هزار ما واخستو او بيا زما Bad Performance، چي ڪله زما نه مشيري واخستلي شوه، زما په پي ڪي ڪيني لس يونين ڪونسلز دي، لسو ڪيني د A نه واخله، د پريزيڊنٽ نه واخله تر فنانس سيڪريٽري پوري لس په لس باندې Resign ور ڪرو، ما ورته او وئيل چي هيڃ مه ڪوي، دا زما Bad performance دي، ڊسٽرڪٽ تنظيم چي زه د هغي صدر يم، هغوي پريس ڪانفرنس او ڪرو او دري ورخي ٽايم ئه ورله ور ڪرو چي دري ورخو ڪيني دننه دننه ياسين خان بحال نه ڪرو او ايدوازي مو ورله ور نڪره چي ڪومه زه بيا هڏو غوارم نه، هغوي به استعفي ور ڪوي، دا زما Bad performance وو۔ اوس زه نه پوهيم چي سپيڪر صاحب! چي Good performance او Bad performance ڇه ته وائي، زه خو Bad performance هغي ته و ايم چي چا ته فارورڊ بلاڪ جوڙيري، چا نه خلق خفا ڪيري، چا نه چي د پارٽي ڪارڪنن، د پارٽي تنظيمونه خفا (ٽالين)

کيڙي، ڇا نه ڇڻي اپوزيشن هم خفا او ڇا نه ڇڻي خپل ملگري هم خفا او ڇا نه ڇڻي دا ميڊيا هم خفا او ڇا نه ڇڻي دغه ڪرسو باندي ناست بيورو ڪريٽس زمونڙو ورونڙو په ديکڻي ڇڻي ڪوم بنه خلق دي، هغه خفا دي او ڇڻي ڪوم بد خلق دي هغه خوشحاله دي۔ يو بل سره جهگڙي دا Bad performance دے که دا Good performance دے؟ زما يو ورور ما پسي ڪوي بل ورور بل پسي خبري ڪوي، دا Bad performance زما نه دے، دا د بل ڇا دے جي، دا ڇڻي ڇا ذمه وارياني دي هغه به ڪوي۔ يو لڙه موده مخکڻي جي په دي تي وي ڪڻي يو ڊرامه راتله، يو ڊرامه وه ڊيره مشهوره او هڃي ڪڻي پرڇي باندي به خلقو ڪارونه ڪول، نو يو تن پکڻي وو، هغه د هغه د علاقي نه ڇڻي ڪوم ايم اين اے هغه د سپورٽس منسٽر جوڙ شو نو هغه له لارو ڇڻي يره زه دي حلقې ڪڻي ڊير بنه محنت ڪول غوارم او يو نوم پيدا ڪول غوارم، هغه ورله پرڇي ورکڙه، هغه ٽائم به دا پرڇياني ڊيري چليدي، هغه نيشنل گيمز ته لارو د هاڪي، ڇڻي هغه نيشنل گيمز ته لارو، ڊير ميچونه ٽي او ڪرل خو بيلل ٽي۔ هغه ورته وائي ڇڻي يار! دا ته ڇه ڪوي، ما ته له دغه درڪرو، ما شرموي تا له ما دومره اهم ذمه واري درڪڙه، ته ڇه چينج راوله، ڇه تبديلي راوله ڇڻي دي خلقو ته زه و ايم ڇڻي زما د حلقې والا له ما پرڇي ورکڙي ده، ما هلته ليرلے دے ڇڻي ڊير Performance او بنائي۔ نو هغه جي اخري ڪڻي دا دغه د انڊيا او د پاڪستان ميچ وو، اخري ميچ، فائنل راغلو، دوه دوه گولونه يو هم ڪري وو، بل هم ڪري وو، ڊير ڪوشش او ڪرو هغه نه به خلقو بال واخستو ڇڪه ڇڻي هغه ٽڪرا نه وو، بال بيا ترې نه واخستو او دي وائي ڇڻي يره چينج پڪار دے، چينج ڊير ضروري دے، اخري ڪڻي ڇڻي هغه اخري بال راغلو نو هغه گول ڪيپر هم مخکڻي تله وو او هغه نور کهلاڙيانو هم Forward تلي وو، دوي ته موقع ملاؤ شوه راغلو او هغه بال ٽي په خپل گول ڪڻي وراويشتو او گول ٽي او ڪرو۔ (ٽالیاں) او وائي دا مونڙه، دا وائي مونڙو تبديلي راوستله۔ سپيڪر صاحب! تبديلي ما راوستله، زه حيران يم سپيڪر صاحب! ڇڻي تبديلي به ڇنگه راڻي؟ مونڙو خود دي خلقو مٽي يو، مونڙو خود دوي لاسونه يو، يو طريقه وه يو ٽيليفون بيا ڪڙي وو ڇڻي ياسين خان ستا Performance بنه نه دے يا دا عهدہ ڇڻي تا سره ده يا د بل منسٽر يو منسٽري پڪار ده، يو ايڊوائزري پڪار ده، يو سپيشل

اسستنت پڪار ده ڇه ملگرو ته يا نور زما ستا ملگري چي دي، هغوي ته زه ورڪوم، لا اله الا الله محمد الرسول الله ﷺ چي يو سيڪنڊ مي انتظار نه وڃي ڪري ما به ورسولي وه او ورته مي وئيل چي دا ستاسو حق دي ستاسو پارٽي زه ممبر يم، ستاسو په وجه زه راغلم دا Resign والي خودغه طريقه ما ته بالڪل قبوله نه ده سڀيڪر صاحب! په ڄان باندي پخيله ڊرون حمله او ڪره، پخيله خپل ملگرو نه لاس او پڻي ڪت ڪرو۔ سڀيڪر صاحب، زما وزارتونه ڪله هم ڪمزوري نه ده، زه ڪله هم د وزارت د پاره ما سياست نه دے ڪرے، زما ڊير ملگري به ما پيڙني خو ڊير به ما نه پيڙني، ڪله چي زه د فرسٽ ايئر سٽوڊنٽ ووم سڀيڪر صاحب! هغه ٽائم د شهيد ذوالفقار علي بهتو Personality نه انتهائي متاثر ووم، جنرل ضياء الحق دلته دغه پريزيڊنٽ وو او جنرل فضل حق دلته گورنر وو۔۔۔۔

جناب قائم مقام سڀيڪر: ياسين خليل صاحب! ريكوسٽ ڪوؤ۔

جناب ياسين خليل: لڙ غوندي جي، دوه منته جي گوري زما د ٽول Career خبره، تاسو نه محسوس ڪوئ خو چي زما۔۔۔۔

جناب سڀيڪر: نه لڙ مختصر۔

جناب ياسين خان خليل: يو منٽ سڀيڪر صاحب! زما حلقه ڪنڀي چي ڪوم خلقو هوائي ڊڙي ڪري دي، چا چي مٿه يانڀي تقسيم ڪري دي، چا چي هغه اخباري ڪٽنگ په زرگونو ڪاپيائي ڪري دي او ڪور په ڪور ٽي لپري او زه ڪورونه ته، او چا ته او وائيم چي زه غل نه يم، زه ڊاڪو نه يم، ڪور په ڪور گرڄم، نو ڪه دلته دي صحافيانو ورونرو په وجه او دا ٽولي صوبي نمائندگانو ته زه صفا شوم نو زما په خيال دا به ستاسو ڊيره مهرباني وي ڪه ما له لڙ ٽائم را ڪري۔۔۔۔

جناب قائم مقام سڀيڪر: ڊيره شڪريه جي۔

جناب ياسين خان خليل: نو هغه ٽائم جي شپڙ شپڙ ميا شتي جيل ڪنڀي، ماشي به هم وو، بجلي به ٽي هم راته بنده ڪره او سحر به راڄي چي معافي ور ڪره، 'ينگ' هلڪ ٽي ڇه ڪور ته، نو مونڙ به هغه استعفي او شلوله او هغه سڀي ته په مخ به مو لڙه ڪره چي مونڙ د جمهوريت د پاره او دي ملڪ ڪنڀي د ڊڪٽيٽرشپ د خاتمي د پاره

دا قربانيانې وركوؤ، نومونږ كله هم د لالچ د پاره ما سياست نه دے كړے، ما د خپلې علاقې، د وطن او د دې د پاره كړے دے۔ زه سپيكر صاحب! د پارټي د ډسپلن پابند يم، د هغوی په ټكټ راغلی يم بالكل خو يو خبره واضحه كوم چې ظلم ته به ظلم وايم، نا انصافي ته به نا انصافي وايم، چې په يو غرباندې يو كور وي، صرف يو فيملي پكښې او سپري او هغوی ته صفا اوبه ځي او زما د علاقې خلق زما د پيښور خلق د چينجونه ډكې او د گندونونو نه ډكې اوبه څښكي نو د هغې خلاف به زه آواز او چتوم جناب سپيكر صاحب! چې ما له خلق حجرې ته راځي او مخ سر وهي، هغه بله ورځ يو مشر سرے راغلو، مخ ئې وهلو چې كور كښې مې د رزق درك نشته، ته ايم پي اے ما له د يو كلاس فور نوكری راكړه، نو يا بيا ټول په ميرت كيږي يا بيا بله ډسټرڪټ هم نه كوي او كه دا ظلم هم وي چې يو ډسټرڪټ كښې چې چا پينځه سيټونه گټلي دي، هلته د صوبې سربراہ وي او يو منسټري هم دي او پيښور چې لس سيټونه گټلي دي، هغې كښې د صرف دوه منسټران وي، دا كوم انصاف دے؟ دغه پسې به زه، دې ظلم پسې به زه آواز او چتوم او څه روډونه چې هغه په زرگونو خلق او سپري هغه كچه دي او يو ځانې داسې علاقه وي چې هغې كښې صرف درې فيملي او سپري او هغوی ته 'كارپيټډ' روډونه جوړيږي نو هغه ظلم هم زه نشم برداشت كولے۔ زه اخري كښې سپيكر صاحب! Sorry ختموم، يو زما د كرپشن كه څوك وائي، كه زما د Bad performance وائي، كه زما دا غلطی وائي، دې طرف نه درې تنان، دوي زموږ د پارټيانو مشران دي، او دې طرف نه درې تنان او د خپل ځان په قيادت كښې دا يو كميتي جوړه كړه، ما ته ډير وروستو منسټري ملاؤ شوې ده، د پهلا ورځ نه تر ننه پورې چې څومره كارونه شوي دي، څومره فائلونه شوي دي، څومره دنيا ورانه شوې ده، هغه ټولو كښې انكوائري د او كړلې شي او بيا د اسمبلئ كښې پيش كړلې شي، كه د يو آنې يو Irregularity ملاؤ شوه نوزده هر قسم سزا ته تيار يم او سپيكر صاحب! كه زه بې گناه يم نو بيا د صرف دومره او وئيلې شي چې يره دا مونږ نه غلطی شوې ده۔ ډيره مهرباني۔

جناب قائم مقام سپيكر: شكريه جی۔ جی شاه فرمان صاحب، پليز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکر یہ جناب سپیکر۔ یاسین صاحب کی باتیں یقیناً، اور ان کے جذبات اور انہوں نے جو Expression دی ہے جناب سپیکر! زیادہ تر Procedural lapse ہو جاتا ہے، میں ابھی بھی جب سکندر صاحب سے ڈسکس کرتا ہوں کوئی ایشو، تو میرا بھی یہ opinion ہے کہ ٹھیک ہے بعض چیزیں اگر Deliberation کے ساتھ اور ڈیٹیل کے ساتھ ڈسکس ہو جائیں تو شاید وہ اس طرح نہ لگے جس طرح وہ Image سامنے آتا ہے۔ یاسین خان نے Bad performance کی بات کی، Bad performance کا لفظ کسی نے Use نہیں کیا، Performance کا لفظ۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ Sensitive issue ہے اور اپوزیشن کے بھائیوں سے ریکوسٹ ہوگی کہ جس طرح ایک آنریبل ممبر کے جذبات کو اگر وہ ٹھیس پہنچی ہے اور اگر وہ پریشان ہے تو حکومت بھی اپنا موقف بیان کرے اور آپ بھی آرام سے سنیں، اس کو Light نہیں لینا چاہیے، یہ کسی کو بھی، یہاں اپوزیشن کے کسی بھائی کا اگر استحقاق مجروح ہوتا ہے تو سب سے پہلے ہم کہتے ہیں کہ اس کو استحقاق کمیٹی میں جانا چاہیے، لہذا Sensitive issue ہے، کسی نے Bad performance کا لفظ use نہیں کیا، Performance کا لفظ Use کیا ہے، ناقص کارکردگی نہیں، کارکردگی کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اس کی میں ایک وضاحت کر دوں، اگر آپ کسی بھی سٹیٹمنٹ کے اندر۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! کارکردگی کا لفظ اس لئے استعمال کیا گیا کہ یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور آج پھر سے یہ بتا رہا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف اور اتحادیوں کی جو حکومت ہے، اس میں کسی بھی وقت کوئی منسٹر ایم پی اے ہو سکتا ہے اور کوئی بھی ایم پی اے منسٹر، ایڈوائزر، سپیشل اسسٹنٹ بن سکتا ہے۔ ایک منسٹر اچھی کارکردگی کی وجہ سے شہرام خان سے چلی گئی اور اس کو دوسری منسٹری دی گئی اور یہ کس نے کہا ہے کہ کل کو جو آج کسی سے اگر ایڈوائزر شپ چلی گئی یا سپیشل اسسٹنٹ نہیں رہا یا وزیر نہیں رہا تو یہ کس نے کہا ہے کہ کل وہ منسٹر نہیں ہو گا یا نہیں ہو سکتا؟ یہ تو کسی کے اوپر ہم نے، لیکن انداز حکمرانی ہمیں تبدیل کرنا ہو گا، یہ وہ جماعت نہیں ہے، یہ وہ حکومت نہیں ہے جس میں چند بندوں کا قبضہ ہوتا ہے۔ میں پھر سے یہ کہتا ہوں کہ

یہ کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ Bad performance ہے اور میں پھر اس ہاؤس میں یہ کہہ دوں کہ یہ کوئی اٹل فیصلہ نہیں ہے کہ جو آج منسٹر ہے، وہ کل بھی رہے گا اور جو آج ایم پی اے ہے، وہ کل منسٹر نہیں بن سکتا، یا یاسین خان کو کوئی منسٹری نہیں ملے گی یا شوکت کو نہیں ملے گی یا جس سے لی گئی ہے، اس کو دوبارہ نہیں مل سکتی، یہ بالکل غلط Concept ہے۔ یہ وقت کے تقاضوں کے مطابق پارٹی کے فیصلے ہوتے ہیں، چونکہ یاسین خان نے پھر بات اسمبلی کے اندر کی ہے تو میں کلیئر کروں اس اسمبلی کے اندر، پارٹی کے اندر بات ہو سکتی تھی، بہتر طریقے سے ہو سکتی ہے لیکن چونکہ لوگوں میں ایک Image جاتا ہے، انہوں نے بات کی، لوگوں میں Image جاتا ہے، لہذا میں سمجھتا ہوں کہ جمہوری عمل ہے اور پاکستان تحریک انصاف کے اندر بری اور اچھی کارکردگی کو نکال کر یہ کوئی مستقل فیصلہ نہیں ہے کہ شاہ فرمان منسٹر رہے گا، کل ہو سکتا ہے میں ایم پی اے بن جاؤں یا ہو سکتا ہے کوئی بھی ایم پی اے ان میں سے منسٹر بن سکتا ہے، لہذا یہ کوئی Permanent فیصلہ نہیں ہیں، یہ Different انداز حکمرانی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ آنریبل چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر، دو تین چیزوں کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا ہے کہ سینتالیس نو شہرہ کے بھرتی، میں اس کو چینج کرتا ہوں کہ پی ڈی ایم اے میں پشاور میں نو شہرہ سے ایک بھی کلاس فور بھرتی نہیں ہوا ہے۔ دوسری میں وضاحت چاہتا ہوں، یہ جتنے میرے ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، یہ کہتے ہیں ان کے خلاف ہیں، کوئی اسمبلی کا ممبر میرے خلاف نہیں ہے۔ (تالیاں) آپ میرے ساتھ ہیں کہ نہیں، یہ جب قصہ چلا، وہ وزیر اعلیٰ کے خلاف نہیں تھا، یہ جو تیرہ ممبرز اکٹھے ہوئے تھے، وہ میرے خلاف نہیں تھے، وہ حکومت کے خلاف نہیں تھے، وہ چند لوگوں کے خلاف کھڑے ہوئے تھے۔ یہ اپوزیشن بیٹھی ہے، میں اپوزیشن کی ہمیشہ عزت کرتا ہوں، میں نے کبھی ان کے ساتھ زیادتی نہیں کی، ان کی عزت کا خیال کیا ہے، کوئی اپوزیشن (رکن) کہے کہ وہ میری ذات کے خلاف ہے۔ ٹھیک ہے مسئلہ آتے ہیں لیکن یہ اپنے آپ کو ہیر و بنانا، جو زیرو ہو چکا ہے وہ ہیر و بنانا ہے اپنے آپ کو، وہ ہیر و نہیں بن سکتا کیونکہ یہ فیصلہ ہماری پارٹی کے اندر کا فیصلہ ہے، یہاں پر ہماری پارٹی میں احتجاج ہوا، احتجاج میرے خلاف نہیں تھا، احتجاج یہی باتیں تھیں اور اسی احتجاج کو مد نظر رکھ کر ہمارے پارٹی کے قائد عمران خان نے مشورہ

کر کے سب کے ساتھ یہ فیصلہ کیا، اگر کوئی اپنے قائد کا فیصلہ نہیں مانتا تو پھر اس کو میں کہتا ہوں کہ اس کو پارٹی میں بھی نہیں رہنا چاہیے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی مسٹر محمود جان، پلیز۔

جناب محمود جان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زمونر۔ یو Colleague دلته پہ فلور باندی خبرہ او کرہ، د فارورڈ بلاک خبرہ ئی او کرہ خود دی وضاحت ما مخکبئی ہم کرے وو او اوس بیا ہم کوم چپی مونر۔ د خپل مشر عمران خان پہ قیادت کبئی د هغه د منشور لاندی، د هغه د جهندی لاندی مونر۔ یو یو، زمونر۔ نه فارورڈ بلاک شته، نه شه شته، زمونر۔ یو خپل هم خیال گروپ دے او دا هغه چینج دے چپی د خپل حکومت کارکردگی چپی شوک غلط کارونه کوی، د منشور خلاف خئی نو مونر۔ به د هغی خلاف آواز اوچتوؤ، دا آواز به مونر۔ را روان وخت کبئی هم پینخه کاله کبئی دا گروپ زمونر۔ بر قرار دے، مونر۔ وایو چپی مونر۔ د فرد واحد خلاف نه یو، مونر۔ د هغه کسانو خلاف یو چپی کوم زمونر۔ د پارتی د منشور خلاف ورزی کوی۔ زمونر۔ دا خبره غلطه ده چپی دلته زمونر۔ یو ملگری وئیل چپی دا تاسو د یو فرد واحد خلاف جوړ کرے دے، دا بالکل د فرد واحد خلاف نه دے، دا ان شاء الله هغه نظام، د عمران خان د منشور، ایجنڈی باندی مونر۔ روان یو چپی شوک غلط کار کوی، غلط منشور، د تحریک انصاف په منشور باندی نه خئی، مونر۔ به د هغوی مخی ته راخو او د هغوی نشاندھی به مونر۔ کوؤ ان شاء الله، حکومت ته به کوؤ، مشر عمران خان ته به کوؤ (تالیاں) سی ایم صاحب ته به کوؤ او د هغی نشاندھی به مونر۔ کوؤ ان شاء الله۔ تهینک یو جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکر یہ جناب سپیکر۔ یو ڈیرہ اہمہ او عوامی نوعیت والا مسئلہ متعلق ما مخکبني ورخو کبني کال اٿينشن جمع کرے وو خو هغه بز نس باندې لا نه دے راغلي، زه ستاسو په وساطت سره سي ايم صاحب هم تشریف فرما دے او دې هاؤس په نوټس کبني راوستل غواړم۔ جناب سپیکر، د صوبائي حکومت د طرف نه مخکبني ورخو کبني داسې يو اعلاميه جاري شوې وه چې د هغې مطابق کوم غير قانوني يا نان رجسټرډ چې کومې رکشي دي چې خلق ئې کورونو کبني جوړوي د مختلفو انجنونو نه نو د هغې د بندولو يو اعلاميه جاري شوې وه۔ جناب سپیکر، دا تههیک ده چې د هر يو خيز قانوني پراسيس وي، يو طريقه کار وي خو بل طرف ته دې اړخ ته هم کتل پکار دي چې زمونږ صوبه د کومو تکليفونو، د کومو مشکلاتو سره مخامخ ده او په هغې کبني يو غريب سرے چې هغه اکثر د خپلې بي بي زيورات راواخلي او هغه خرڅ کړي يا د خپل کور څه غوا ميښه خرڅه کړي او په هغې باندې پنخوس شپيته زره روپي باندې رکشه جوړه کړي او هغه مونږ بنده کړو او د هغې خلقو، د هغوي ټوټل کمائي هم دغه وي چې سحراوځي، ما بنام له دوه درې سوه روپي اوگتي او خپلو بچوله په هغې باندې رزق راوړي، جناب سپیکر! زه تاسو ته افسانه نه وایم، زه تاسو ته واقعه حقيقتاً وایم کومه چې مې په دې خپلو سترگو ليدلې ده، چشم ديد ده۔ زه پخپله باندې په روډ باندې روان ووم، يو کس راغے او ما گاډي او درلو۔ زه چې را کوز شوم، تاسو يقين او کړئ د هغه د سترگو نه او بنکې راوتلې او زما پښو کبني پريوتو او ما ته ئې او وئيل چې مفتي صاحب! زمونږ چې روزگار بند شوے دے نو نن ما بنام له زما د بچو د پاره زما کره اوږه نشته دے۔ زه د سي ايم صاحب په نوټس کبني دا راوستل غواړم چې اول خو زمونږ صوبه دومره Develop ده نه، نور ډير غير رجسټرډ خيزونه او ادارې او دغه په ديکبني چليري نو بيا د غريب د خلويښت، پنخوس زرو روپو رکشي پورې خبره راغلله خو که بهر حال بيا هم تاسو دا شے ريگولرائز کول غواړئ نو دغه خلق Facilitate کړئ، دوي د پاره آسان قسطونو باندې قرضي ورکړئ يا آسان قسطونو باندې دوي ته رکشي وغيره، دا ورته Provide کړئ، د هغې خلقو د بچو د رزق بندوبست به اوشي۔ ډيره ډيره مننه، ډيره ډيره شکر يه جي۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Thank you ji. Mr. Mehmood Jan, MPA, to please move his call attention notice No. 318, in the House. Mehmood Jan.

جناب محمود جان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت پی کے 7 میں گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سفید سنگ کو اردو میڈیم سے انگلش میڈیم سسٹم میں تبدیل کیا گیا ہے مگر تاحال سکول میں اردو میڈیم سٹاف سبق پڑھاتا ہے جس سے بچوں کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے، لہذا سکول ہذا سے اردو میڈیم سٹاف پڑھانے والے سٹاف کو تبدیل کر کے انگلش میڈیم سٹاف پڑھانے والے کو تبدیل کیا جائے تاکہ بچوں کی تعلیم خراب نہ ہو۔ تھینک یوجی۔
محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! اس پر میں بھی بات کرنا چاہوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی میڈم آمنہ سردار، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر، یہ یکساں نصاب تعلیم کی بات جب ہو رہی ہوتی ہے تو یہ انگلش میڈیم سکولز کی بات سر، ایک بہت تکلیف دہ بات یہ ہوئی ہے کہ سرکاری سکولوں میں جبکہ بچے ٹائٹل پر بیٹھتے ہیں، پرائمری سکولوں میں ان کا یونیفارم پینٹ کر دی گئی ہے اور مجھے انتہائی غریب لوگوں نے یہ درخواست کی کہ جی ہم ان کے خرچے نہیں پورے کر سکتے تو ہم ان کی پینٹ اب کہاں سے پوری کریں گے۔ سات آٹھ سو کی ایک پینٹ بازار سے ملتی ہے اور ویلفیئر ہوم میں بچے پڑھ رہے ہیں جو بے گھر بچے، Broken families کے بچے ہیں جناب سپیکر! ان کے جو سوشل ویلفیئر آفیسر ہیں ایبٹ آباد میں، انہوں نے مجھ سے ریکویسٹ کی ہے جی کہ ہمیں یونیفارم نہیں دیا جا رہا ہے گورنمنٹ کی طرف سے، اب ان کی سینٹیں آگئی ہیں اور وائٹ شرٹس آگئی ہیں تو یہ بچے کس طریقے سے Manage کریں گے جی؟ یہ بہت زیادہ پریشان کن بات ہے ان کے لئے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔

محترمہ آمنہ سردار: جبکہ بیٹھتے وہ ٹائٹل پہ ہیں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Acting Speaker: Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move call attention notice No. 350.

یہ اس کا جواب دیدیں، سردار صاحب! پھر آپ۔ ہاں جی، یہ حکومت کی طرف سے، جی مسٹر شکیل خان صاحب۔

جناب شکیل احمد (مشیر برائے بہبود آبادی): جناب سپیکر، د ایم پی اے صاحب چہی کوم کال اپنشن نوٹس دے، پی کے 7، سفید سنگ اردو میدیم چہی ہغہ Convert شوے دے انگلش میدیم تہ، نو ہغہ بانڈی دیپارٹمنٹ د طرف نہ جواب ہم راغلے دے چہی کوم ٹیچرز دی ہغوی کوالیفائیڈ دی، دا خہ فرق نشتہ چہی انگلش میدیم د پارہ بہ خان لہ ٹیچرز وی او د اردو میدیم د پارہ خان لہ ٹیچرز وی، ہغہ کبہی انگلش ٹیچرز موجود دی، ہغہ کبہی سائنس ٹیچرز دی او بنہ کوالیفائیڈ ٹیچرز موجود دی او د ہغہ نہی علاوہ پراونشل گورنمنٹ او دیپارٹمنٹ چہی کوم ریفارمز شروع کری دی، ہغہ کبہی Capacity building training ہم اوس موجودہ گورنمنٹ شروع کرے دے او ہغہ کبہی Ten days training, 23 thousands teachers تہ ہغہ ٹریننگ شوے دے نو داسی خہ مسئلہ بہ نہ وی او کہ بیا ہم ایم پی اے صاحب داسہ ہغہ سکول کبہی داسی خہ مسئلہ وی، ہغہ د پوائنٹ آؤٹ کری نو ان شاء اللہ دیپارٹمنٹ چہی دے ہغوی سرہ بہ کبہی او ہغہ ٹیچرز ٹرانسفر یا ایڈجسٹمنٹ بہ ئی کری۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب، دی منسٹر صاحب خو ڈیرہ بنہ خبرہ او کرہ خو اول خوز مونر ایجوکیشن منسٹر صاحب شتہ ہم نہ جی، چہی ہغوی راشی نو دا خبرہ بہ ہغوی سرہ ڈسکس کرو خو ما لہ د علاقہ ماشومان، د ہغوی والدین راغلی دی چہی کوم ستاف دے، ہغہ والدین او ماشومان ہغہ ستاف نہ مطمئن نہ دی چہی دا ستاف صحیح سبق نشی بنودلے نو لہذا وایم چہی ایجوکیشن منسٹر صاحب راشی نو ہغوی سرہ بہ ئی ڈسکس کریم او کہ ہغہ نہ وی خو پورے، دا پینڈنگ اوساتی جی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you ji. Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move his call attention notice No. 350, in the House.

سر دار اور نگزیب نلوٹھا: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ تحصیل حویلیاں میں ایک ٹیکنکل ووکیشنل سنٹر پچھلے کئی سالوں سے کرائے کی عمارت میں کام کر رہا تھا جہاں کئی غریب بچے ہنر سیکھ رہے تھے اور نامعلوم وجوہات کی بناء پر وزیر اعلیٰ صاحب نے مذکورہ سنٹر بند کروا دیا جس سے تحصیل حویلیاں کے بہت سے ذہین بچے ٹیکنکل تعلیم سے محروم ہو گئے اور جناب سپیکر صاحب! یہ سنٹر کوئی تقریباً چالیس سینتالیس سال سے وہاں پہ رینٹ کی بلڈنگ میں کام کر رہا تھا اور ہزاروں بچے وہاں سے ہنر سیکھ کر بیرون ممالک بھی اور ملک کے اندر بھی روزگار کی تلاش میں نکل جاتے تھے اور روزگار مل جاتا تھا انہیں۔ اب یہ سنٹر، جب میں نے محکمے سے رابطہ کیا تو محکمے والوں نے کہا کہ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک ڈائریکٹیو جاری کیا ہے کہ جس سنٹر کے اندر سو سے کم بچے ہوں، وہ سنٹر بند کئے جائیں تو اس سنٹر میں گزشتہ چالیس سینتالیس سال سے وہ چل رہا تھا اور عموماً وہاں پہ ڈیڑھ دو سو، تین سو، چار سو تک بچے ہوتے تھے، پچھلے تقریباً دو ڈھائی سالوں سے اس میں سٹاف موجود نہیں تھا، ایک پرنسپل وہاں پر کام کرتا تھا، وہ بھی لکی مروت سے اس کا تعلق تھا تو وہ کبھی جاتا تھا چار دن اور پھر اس کے بعد نہیں جاتا تھا، صرف ایک پرنسپل تھا، اور سٹاف نہیں تھا، مشینری نہیں تھی تو اس وجہ سے وہ غیر فعال ہو گیا تھا۔ تو اب میری سی ایم صاحب سے یہ گزارش ہے کہ وہ سنٹر چونکہ حویلیاں میں ہے اور دوسرا سنٹر ایبٹ آباد میں ہے، وہاں پر غریب لوگ نہیں جاسکتے ہیں تو اس سنٹر کو فعال کیا جائے، بند کرنے کے بجائے، اور وہاں پہ سٹاف دیا جائے اور ان لوگوں کو جو حویلیاں کے گرد و نواح کے لوگ ہیں، وہاں پہلے بھی ہزاروں بچوں نے وہاں پہ ٹیکنکل ایجوکیشن کی تعلیم سیکھی ہے اور وہاں پہ لوگ مستفید ہوئے ہیں، تو اب دوبارہ اس سنٹر کو بند کرنے کے بجائے فعال کیا جائے اور میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ چونکہ وہ سنٹر ایک رینٹ کی بلڈنگ میں چل رہا ہے تو تحصیل حویلیاں میں ایک ووکیشنل سنٹر کی بلڈنگ کا بھی قیام عمل میں لایا جائے تاکہ بچے جو ہیں، وہ وہاں پہ ٹیکنکل ایجوکیشن سے مستفید ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ۔ مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکر یہ جناب سپیکر۔ نلوٹھا صاحب نے جو بات کی ہے، اس میں Specifically یہ سنٹر ختم کرنے کی بات نہیں ہے۔ ایک پالیسی کے تحت جہاں پر سٹوڈنٹس کم ہیں، جیسے

انہوں نے خود فرمایا کہ جہاں یہ سٹوڈنٹس کم ہیں اور اس کے اوپر خرچے زیادہ آتے ہیں، سٹاف زیادہ ہے اور سٹوڈنٹس نہیں آتے یا نہیں ہیں تو یہ بالکل اگر سو سٹوڈنٹس اس میں ہو جائیں تو اس کی فعالی کی بھی بات ہو سکتی ہے، وہاں پر سٹاف بھی آسکتا ہے، دوبارہ بھی فعال کیا جاسکتا ہے اور جو مشینریاں یا جو بھی اس کی ضروریات ہیں، بالکل میں چیف منسٹر کے Behalf پر آپ کو یہ ایشورنس دیتا ہوں کہ اگر وہاں پر سو بچے ہو جاتے ہیں تو جو جو بھی اس سنٹر کی Requirement ہوگی، وہ بھی، وہ سنٹر بھی رہے گا اور وہ فعال بھی ہو جائے گا ان شاء اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب، جس طرح میں نے کہا کہ وہاں پہ ایک آدمی تھا جی، سٹاف کا ایک پرنسپل تھا اور دو یا تین کلاس فور اس کے ساتھ تھے تو اس وجہ سے وہ غیر فعال ہو گیا تھا، اب آپ اس سنٹر کو دوبارہ کھولنے کے احکامات صادر کریں اور سٹاف وہاں پہ دیں تو سو سے زیادہ بچے اگر نہ ہوئے تین مہینوں کے اندر اندر تو میری ذمہ داری ہے، بے شک آپ بند کر دیں لیکن اس طرح اس سنٹر کو بند کرنے سے غریب لوگوں کو بڑی تکلیف پہنچتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ مسٹر شاہ فرمان۔

وزیر اطلاعات: ٹھیک ہے، جناب سپیکر! اس پہ بیٹھ کر بات کرتے ہیں کہ کس طرح اس کو فعال کریں اور کس طرح اس کو Re open کریں، وہ نلوٹھا صاحب کے ساتھ بیٹھ کے میں سی ایم صاحب سے بات کر لوں گا، سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے بات سنی ہے، In principle اس بات پر Agree ہیں، اگر سو سٹوڈنٹس ہیں تو اس کے لئے ہم کوئی بھی انتظامات کرنے کو تیار ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ابھی تو وہاں پہ ٹوٹل سینتالیس بچے ہیں اور میں نے کہا ہے، اس وجہ سے وہاں پہ جو سٹوڈنٹس ہیں وہ کم ہوئے ہیں کہ سٹاف نہیں تھا، مشینری نہیں تھی، اس کو فعال اگر کیا جائے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تین مہینوں کے اندر اندر سو نہیں دو سو بچے وہاں پہ ہوں گے۔ چونکہ ایبٹ آباد میں ایک سنٹر ہے اور حویلیاں سے ایبٹ آباد کرایہ اور پھر آنے جانے میں جو ٹائم لگتا ہے تو اس وجہ سے بچوں کو بڑی تکلیف ہوگی، تو مہربانی کر کے پچاس سالوں سے، چالیس سالوں سے وہاں پہ وہ سنٹر کام کر رہا تھا تو اب اس کو بند کرنا،

یہ میرے خیال کے مطابق ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے، آپ اس سنٹر کو فی الفور شروع کروائیں اور سٹاف وہاں پہنچیں تو پھر اگر وہاں پہنچے نہ ہوئے تو پھر میری ذمہ داری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ فرمان صاحب! بہتر یہی ہے کہ آپ نلوٹھا صاحب کے ساتھ میرے خیال میں بیٹھ کے یہ مسئلہ جو ہے، تو۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، یہی میں نے عرض کیا کہ نلوٹھا صاحب کے ساتھ بیٹھ کے بالکل جو طریقہ کار ہے، یہ فعال ہو سکتا ہے اور چیف منسٹر صاحب سے ریکوریٹ کر لیں گے، وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، صرف یہ ایجنڈا ہے کہ اس میں کس طرح اس کو جو ہے ناں وہ فعال بنایا جائے تو وہ آپ کے ساتھ بیٹھ کے جس طرح آپ مطمئن ہوں گے، جس طرح آپ چاہیں گے اسی طرح ہو گا ان شاء اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ محترمہ دینا ناز۔

محترمہ دینا ناز: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ یہ نلوٹھا صاحب! آپ کو یہ کلیئر ہے کہ یہ جس سنٹر کا آپ ذکر کر رہے ہیں، یہ ٹیکنیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے یا سوشل ویلفیئر کے بھی وہاں پہ ہمارے دو ووکیشنل سنٹرز کام کر رہے ہیں ایبٹ آباد میں، آپ کو اگر یہ کلیئر ہے کہ یہ دو کیشنل ٹریننگ کے سنٹرز ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے جو شاہ فرمان صاحب فرما رہے ہیں، ان کی بات صحیح ہے کہ جو ان کی پالیسی ہے لیکن اگر سوشل ویلفیئر کی بات ہو رہی ہے تو پھر اس کا تھوڑا سا میں کلیئر کر دوں کہ ایبٹ آباد میں ہمارے دو ووکیشنل سنٹرز کام کر رہے ہیں تحصیل حویلیاں میں، اس میں ایک ہمارا ووکیشنل سنٹر ہے محلہ قصابان اور اعظم خان روڈ پہ اور یہ جو ہے 2012-13 کی ایک اے ڈی پی کا تھا اور اس کو Continue کر دیا گیا اور اس کا سٹاف ختم ہو گیا تھا لیکن اس کی جگہ پہ اور سٹاف کام کر رہا ہے اور یہاں پر گیارہ بچیاں جو ہیں، ابھی بھی وہ ووکیشنل ٹریننگ لے رہی ہیں اور دوسرا ہمارا ووکیشنل ٹریننگ سنٹر جو ہے، وہ ہے گاؤں کول پایاں یوسی دیوال میں، یہ تحصیل حویلیاں میں ہے ضلع ایبٹ آباد میں اور اس اے ڈی پی کے تحت ابھی بھی یہ کام کر رہا ہے اور اس میں 25 لڑکیاں جو ہیں ناں وہ زیر تربیت ہیں، تو یہ کلیئر ہونا چاہیے کہ آیا آپ جو ذکر کر رہے ہیں یہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کا ہے یا سوشل ویلفیئر کا ہے؟

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: اس طرح ہے، نلوٹھا صاحب! آپ تینوں بیٹھ جائیں نا۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں یہ بات ذرا میڈم کو بتانا چاہتا ہوں۔

وزیر اطلاعات: یہ ہم نے اس لئے ڈبل جواب دے دیا کہ یہ نلوٹھا صاحب Decide کریں کہ اگر وہ سوشل ویلفیئر کے اندر آتا ہے، سوال پوچھا گیا ہے تو پھر یہ پالیسی ہے اور ٹیکنکل ووکیشنل ہے تو ہم نے بات بتادی ہے

ان کو۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سید جعفر شاہ پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب، یہ ووکیشنل سنٹر نہیں ہے، یہ ٹیکنکل ہے۔

جناب جعفر شاہ: چلو بات کلیئر ہوگئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹیکنکل ایجوکیشن ہے، صحیح ہے جی۔ جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، یو اہم مسئلہ طرف تہ ستاسو توجہ راگر خوم او د دہی ہاؤس، نن جی د سوات، چیف منسٹر صاحب ہم دلته تشریف فرما دے، د سوات نہ درہ سوہ بیوپاریان چہ ہغہ د مشروم کاروبار کوی، ہغوی نن راغلی وو او ہغوی وئیل چہ مونر۔ د اسمبلی نہ گھیراؤ اچوؤ نو مونر ورسرہ بیا د سوات ٲول ایم پی ایز چہ ہغہ کبني عزيز اللہ، ملک بھرام صاحب، مونر ٲول ورسرہ کبني استوا او ہغوی سرہ مو خبرہ او کرہ چہ مونر بہ اسمبلی فلور باندہی دا خبرہ د حکومت پہ نوٲس کبني راولو۔ دا دہ جی چہ حکومت مونر ورتہ جی گوجی وایو، گوجی د مشروم یو قسم دے او ہغہ ہلتہ کبني پیدا کبري او یتیمانان، کندي، غریبانان، چہ کوم Marginalized خلق دی د سوسائٲی، ہغوی خان لہ ہغہ دوہ میاشٲی کاروبار کبني انٲس کوہستان، سوات کوہستان کبني، دیر کوہستان کبني او ہغوی خان لہ د پینخو سوؤ، شپرو سوؤ روپو، د زر روپو ہغہ د میاشٲی یا د دوہ ہفتو ہغہ خرخوی، نو حکومت پہ ہغہ باندہی پینخہ سوہ روپی کلو ٲیکس لگولے دے او ہغہ ٲیکس پہ وجہ باندہی او س کوم چہ بیوپاریان دی نو ہغوی ہغہ چہ شوک ئی راغونڈوی، ہغہ مزدورانو تہ کم ریٲ و رکوی نو ہغہ د خدائے غریبانان دی، ہغوی راغلی

دی دلتہ ژاری، زما بہ د متعلقہ انوائرومنٹ منسٹر صاحب تہ دا خواست وی چہ فوری طور د محکمہ تہ دا ہدایت ورکری چہ دغہ ٹیکس نہ دا این تی ایف پی نان تمبر فارست پروڈیوس دے چہ ہغہ د دہ غریبانانو دا ژوند لکوٹی پہ قلا رہ شی او ہغوی ہغہ خپلہ مزدوری کوی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ مسٹر شاہ فرمان۔ جی، اشتیاق ارمٹ پلیز۔ اشتیاق ارمٹ مائیک آن کریں۔

سید محمد اشتیاق: جناب سپیکر صاحب! پہ دہ سلسلہ کنبہ وختی ہم زمونہ دا خبرہ شوہی وہ چہ دا کوم مشروم راعی، پہ دہ سلسلہ کنبہ وزیر اعلیٰ صاحب تہ دا خبرہ او شوہ۔ ہغہ بیا سیکرٹری صاحب سرہ دا خبرہ او کرہ او سیکرٹری صاحب پہ دیکنبہ دا خبرہ او کرہ چہ یرہ پیر پہ روخ تاسو زما دفتر تہ راشی او پہ دہ سلسلہ کنبہ بہ ہلتہ خبرہ او کرو، چہ کومہ لار راوتلہ شی، کومہ Possible لار وی، ان شاء اللہ ہغہ بہ کوؤ او ان شاء اللہ دا چہ کوم مشکلات دی، دا بہ لری کرو ان شاء اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔

جناب جعفر شاہ: دوئ د ماتہ دا یقین دہانی را کری، اشتیاق خان چہ دا ٹیکس بہ واپس واخلی خکہ چہ سیکرٹری صاحب ہغہ خو یو خبرہ بیژنی، وائی چہ نہ منم۔ مونہ ورتہ نن ملک بہرام صاحب ہم نشتہ او عزیز اللہ کران ہم وو، نو ہغوی دا خبرہ او کرہ چہ زہ خونہ منم، زہ خو بہ بینخہ سوہ روپی اخلم، نو ہغہ خلق بہ ہغہ بزنس پریردی جی او سوات خو ہسپہ ہم تباہ شوے دے جی، لس کالو نہ سیلابونہ او دہشت گردی او شورش او چہ دا کاروبار ہم بند شی نو دا بہ بیا مونہ تہ دیرہ لویہ مسئلہ جو پیری۔ اشتیاق خان! زمونہ یقین دہانی او کرہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: فیڈرک عظیم صاحب! کوشش کریں، جلدی بات کریں، ایجنڈا بہت زیادہ ہے، میں پھر ٹائم، آپ خفا بھی ہوتے ہیں فیڈرک عظیم صاحب۔

جناب فریڈرک عظیم: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ حکومت نے اقلیتی ممبران پہ بڑی مہربانی کی اور اے ڈی پی 14-13 کے لئے 48 لاکھ روپیہ ہم دو ممبرز کو اور ساٹھ لاکھ روپیہ سپیشل اسٹنٹ صاحب کو دیا گیا لیکن آج 8 مئی ہو گئی ہے لیکن ابھی تک اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ دوسری بات میری یہ ہے کہ کیا

حکومت 2014-15 میں ہم پر کوئی مہربانی کرنے والی ہے اور یہ آئندہ بجٹ میں ہمارے فنڈز جو ہیں، وہ Increase کئے جائیں گے؟ اس کا مجھے جواب دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جناب۔ میں ایجنڈے پہ آتا ہوں پھر ان شاء اللہ بات کرتے ہیں۔

قراردادیں

Mr. Acting Speaker: Madam Aamna Sardar, MPA, to please move her resolution No. 494, in the House. Madam Aamna Sardar.

جناب فریڈرک عظیم: جناب سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز آپ بیٹھ جائیں، ایجنڈا ختم ہو جائے، آپ نے بات کر لی ہے، جواب آپ کو مل جائے گا ان شاء اللہ۔ آمنہ سردار، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ چونکہ خیبر پختونخوا میں بہت سے سکولوں اور کالجوں میں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے تعلیم حاصل کرتے ہیں جو کہ ہماری مذہبی اور معاشرتی روایات کے برعکس ہے اور اس سے بچوں پر بے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہمارے مذہب میں Co-education مرد و زن کا اختلاط ایک ناپسندیدہ عمل ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ تمام سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں اور سر یہاں پر انٹر Missing ہے، انٹر کالجوں میں طلباء اور طالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ کلاسز کا انتظام کیا جائے اور اس امر کا بھی خیال کیا جائے کہ بریک ٹائم اور چھٹی کے وقت بھی لڑکے لڑکیوں کا اختلاط نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں تھوڑی سی اس کی وضاحت اس لئے کرنا چاہوں گی کہ میری بہت سارے ڈاکٹرز اور سائیکالوجسٹس اور سائیکلو جسٹس Different لوگوں سے اس پہ بات ہوئی ہے کہ Teenage کے جو بچے ہوتے ہیں، وہ ارد گرد کے ماحول سے بہت زیادہ اثر لیتے ہیں اور ان میں چونکہ Physiological اور Hormonal changes آرہی ہوتی ہیں، وہ زیادہ Hyper ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے آج کل جو Suicide attempts ہو رہے ہیں جو زیادہ بچے خود کش اپنے اوپر کوششیں کرتے ہیں، وہ اسی کا نتیجہ ہوتی ہیں تو اس لئے میں یہ سفارش کر رہی ہوں جی۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: The motion before the House is، گورنمنٹ سے کوئی جی، عارف یوسف، پلیز۔ شاہ فرمان، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آج تو دو دو منسٹرز کھڑے ہو رہے ہیں۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ چلو اپوزیشن نے یہ مان لیا کہ آج دو دو کھڑے ہوتے ہیں، پہلے اس کا جو شکوہ تھا اس کا بالکل الٹ تھا کہ منسٹر ہوتے نہیں ہیں۔ جناب سپیکر، In principle جو آمنہ سردار صاحبہ نے کہا، یہ بالکل درست ہے، اس حد تک درست ہے کہ اگر اکٹھے Co-education کے اندر، خاص کر ایک Age تک اگر یہ بات ہے تو بالکل لیکن یہ چونکہ اتنا آسان کام نہیں ہے تو As a policy یہ چیز Adopt کرنی چاہیے۔ یا تو کوئی ایسا ایسا ہو کہ اس کے لئے آپ Instantly order جاری کر لیں، چونکہ اس کے لئے ایک پالیسی ہونی چاہیے اور اس پالیسی کے تحت بہت زیادہ اس کے اندر Investment کی ضرورت ہے، آپ نے Institutions کو علیحدہ کرنا ہے، آسان کام نہیں ہے لیکن In principle agree کرتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ کے پاس اتنے وسائل ہیں اور وہ اس طرح Separately facilitate کر سکتی ہے تو بالکل کرنا چاہیے، اس کے اوپر پالیسی بنانی چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ آمنہ سردار صاحبہ Input دیں، وہ بھی دیکھ لیں کہ کتنے وسائل ہیں، کونسی مشکلات ہیں؟ اور ایک Long term policy کی ضرورت ہے، اس میں اگر یہ گورنمنٹ کو مشورہ دیں اور بیٹھیں، اس کے لئے کوئی کمیٹی بن جائے تو اس کے اوپر ایجوکیشن پالیسی کے تحت کوئی چیز ہو جائے تو In principle agree کرتے ہیں۔ کیسے Implement کریں گے؟ اس کے لئے پالیسی ہونی چاہیے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آمنہ سردار صاحبہ۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! میں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اوکے جی۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں یہ Suggestion دینا چاہتی ہوں کہ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹس جو ہیں، گرلز ہیں اور بوائز ہیں، علیحدہ علیحدہ ہیں، کالجز بھی، میں نے یہاں پر بات کی انٹر کالجز کی، میں نے یونیورسٹی لیول کی بات نہیں کی کیونکہ بچے وہاں اس Age میں آجاتے ہیں کہ جب وہ

تھوڑے سے Mature ہو جاتے ہیں۔ اصل بات انٹر کالج کی ہے اور وہ Teenage ہے جس کے بچے جو بارہ سال سے لیکر اور اٹھارہ انیس سال کی عمر کے ہوتے ہیں اور بہت زیادہ جذباتی ہوتے ہیں، اگر آپ آج اٹھا کے دیکھ لیں اخبارات، تو آپ کو یہ عام بات ملے گی بچیوں کی، اگر آپ دارالامان میں وزٹ کریں تو ہر چودہ پندرہ سال کی بچی ہے، وہاں پر چودہ پندرہ سال کی بچیوں کا کیا کام ہے؟۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار ادریس صاحب۔

محترمہ آمنہ سردار: تو یہ بہت سارے مسائل ہیں سر۔ اس میں پلیز، مجھے بات پلیز تھوڑی سی ختم کرنے دیں، اس میں Suggestion صرف پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹس کے لئے ہے، آپ کے گورنمنٹ کے انسٹی ٹیوٹس Already علیحدہ علیحدہ ہیں، پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹس کے لئے یہ Suggestion ہے کہ ان کے Wings بنے ہوئے ہوتے ہیں Junior wing ہوتا ہے، Senior wing ہوتا ہے، وہ اس چیز کو علیحدہ کر کے Girls wing and Boys wing کر لیں، یہ Suggestion میں دینا چاہو گی، باقی آپ لوگوں کے، گورنمنٹ کے تو ہوتے ہی علیحدہ ہیں۔ شکر یہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! میری بہن آمنہ سردار نے بڑی صحیح بات کی اور یقیناً اس کی طرف ہمیں پیش قدمی Gradually کرنی چاہیے لیکن اس پر فوری طور پر اگر پابندی لگتی ہے اور صرف Co-education پر آپ پابندی لگا دیتے ہیں اور وہاں پر آپ یہ کہہ دیتے ہیں کہ جی وہاں پر صرف لڑکیوں کے الگ اور لڑکوں کے لئے الگ، تو اس میں کم از کم ایک طبقہ محروم ہو جائے گا، یا لڑکے کے تعلیم سے یا لڑکیوں میں سمجھتا ہوں کہ اس کی طرف گورنمنٹ اور پرائیویٹ انسٹی ٹیوشنز اور تمام کو اور جہاں جہاں پہ بالخصوص ایسٹ آباد کا میں ذکر کرتا ہوں اور Far-flung area, remote area کے اندر جہاں پہ صرف اگر ایک ہی انٹر کالج ہے اور وہاں پر جس میں بچے اور بچیاں Mix پڑھتے ہیں، وہاں پر یہ کوشش تو کی جاسکتی ہے لیکن اگر قرارداد کی صورت میں ہم لاتے ہیں، گورنمنٹ پر پھر Binding آجاتی ہے تو پھر وہاں پر ہمیں ایک جو ہے، بچیوں کو یا بچوں کو تعلیم سے محروم ہونا پڑے گا۔ تو میری یہ درخواست ہے کہ یہ بجائے قرارداد کے، اس کی طرف ہم پیش قدمی جس طرح سے شاہ فرمان نے کہا ہے کہ اس کی طرف ہمیں پیش قدمی ضرور کرنی چاہیے اور

الگ الگ انسٹی ٹیوشنز بچوں اور بچیوں کے لئے ہونے چاہیں لیکن جہاں پر ایک انسٹی ٹیوشن ہے جہاں پہ مجبوری ہے تو وہاں پہ صرف اگر یہ Binding کر دیں تو اس سے وہ تعلیم سے محروم ہو جائیں گے۔ صرف میری یہی درخواست ہے، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈسکشن آپ لوگوں نے شروع کر دی ہے، افسوس ہے بہت زیادہ، ہاؤس کو میں یہ Put کر دیتا ہوں۔ جی مفتی صاحب بات کر لیں، پھر اس کے بعد بات کرتے ہیں۔

مفتی سید جانان: زہ جناب سپیکر صاحب! آمنہ بی بی چچی کوم قرارداد را ور سے دے ، زہ تفصیلی خبرہ نہ کوم او زہ د سردار ادریس صاحب خبری سرہ ہم اتفاق کوم چچی دومرہ زر خو بی ممکنہ نی وی خو بنہ بی دا وی ، ڈیر بنہ سوچ دے او مثبت سوچ دے چچی یو کمیٹی ورتہ جو رہ شی ، ہغہ کمیٹی کبھی کہ دہی کال ممکن نہ وی نور اتلونکی کال تہ ، کہ ہغہ کبھی ممکن نہ وی نوبل کال تہ چچی کلہ ہم کال نیم کبھی ممکنہ وی ، د دغہ خبری دیو لاریو حل اولتولے شی نو دا بہ بنہ خبرہ وی چچی ہاؤس تہ نی Put کرئی یا د کمیٹی تہ لاریو شی چچی ہغہ خانی کبھی د دہی پہ حل بانڈی یو بحث او کرے شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شاہ فرمان۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! میں نے یہی بات کی کہ چونکہ اس میں Long term planning کی ضرورت ہے اور ایک پالیسی کی ضرورت ہے، یا تو اگر کوئی ایسا آرڈر ہو Instantly کہ آج حکومت آرڈر نکالے اور کل یہ Possible ہو تو الگ بات ہے لیکن ایسا ممکن نہیں ہے، لہذا Conceptually یہ اس بات کے ساتھ Agree کرتے ہیں اور میں تو، آمنہ سردار صاحبہ کہتی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر فنڈز Available ہوں تو یونیورسٹیز کے اندر بھی اگر علیحدہ علیحدہ یونیورسٹیز بن جائیں تو اس سے اچھی بات ہو نہیں سکتی لیکن بہر حال اس کے لئے ایک پالیسی اور پلاننگ کی ضرورت ہے تو اس کے اوپر ہم Agree ہیں۔ کمیٹی کی جو بات ہوئی، اس کے اوپر Agree ہیں کہ اس کے اوپر ڈسکشن ہو اور جو Hurdles ہیں، وہ بھی سامنے آئیں، جو Financial requirements ہیں، وہ بھی سامنے آئیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے

کہ ہمیں اپنے معاشرے کے پروٹیکشن کے لئے یہ ضروری ہے جناب سپیکر! تو اس کے لئے آپ ایجوکیشن یا کسی کمیٹی کے حوالے یا سپیشل کمیٹی بنالیں تاکہ اس کے اوپر بات ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔ جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! سپیکر صاحب! دا قرارداد چہی دے، اول خو داسی زمونر پہ صوبہ کنبی سکولونہ کالجونہ چہی خومرہ دی، د جینکو سکولونہ جدا دی او د ہلاکونو سکولونہ جدا دی، د جینکو کالجونہ جدا دی، د ہلکانو کالجونہ جدا دی، بلکہ زمونر خو دا خیال وو، زما یا زمونر د پارٹی چہی دا قدغن او دا پابندی چہی دہ، دا لگول نہ دی پکار، دلته خو ظاہرہ خبرہ دہ چہی Co-education پہ ہغہ شکل باندی نشته چہی مونر اوگورو، یونیورسٹی کیدے شی، ہغہ تر دیرہ حدہ پورہی Co-education دے یا چہی کوم میڈیکل کالجونہ دی خو پہ سکولونو کنبی اوس مثال Suppose پرائمری سکول دے او دا خو زما یقین دا دے چہی بیا دیرہ مسلمہ خبرہ دہ چہی پرائمری سکول چہی د ماشومانو وی، د ہلکانو نو، د میل تیچر نہ فیملی تیچرہ چہی دہ، ہغہ بہتر ریزلٹ چہی دے ہغہ۔۔۔

ایک رکن: اردو میں بات کریں۔

جناب سردار حسین: اچھا میں اردو میں بول لیتا ہوں۔ یہ ہمارے صوبے میں میل کے سکول علیحدہ ہیں، فی میل کے سکولز علیحدہ ہیں، اس طرح کالجز جو ہیں، وہ بالکل Separate ہیں اور پرائمری سکول کی حد تک یعنی جو سٹوڈنٹس ہیں، جو بچے ہیں، میل ہیں، ان کے لئے میل ٹیچر کی بجائے فیملی جو ٹیچرز ہیں، ان کے بہتر نتائج آرہے ہیں اور وہ وہاں پرائیویٹ اداروں میں جو ہیں، وہ دیکھ رہے ہیں تو میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ قدغن جو ہے، یہ پابندی نہیں لگنی چاہیے کہ یہ بالکل، یہ ایک تنگ نظری والی بات ہے کہ بریک کے دوران ہم بچوں کو Separate رکھیں گے، بجائے اس کے اب ہم اس طرح سوچیں، ہم کیوں نہ ایک اسلامی پوائنٹ آف ویو سے سوچیں کہ ہم سارے بہن بھائی ہیں، یہ جو ہمارے بچے ہیں، یہ سارے ہماری اولاد ہیں تو میرے خیال میں ہمیں اس Sense میں دیکھنا چاہیے، اسی Sense میں ہمیں پرکھنا چاہیے، بجائے اس کے کہ ہم سکولوں کے بیچ دیواریں کھینیں، پھر باہر جو لوگ آئیں گے، ان کے بیچ ہم دیواریں کھینیں، میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ہمیں تنگ نظری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے لیکن پھر بھی اگر Mover جو ہے، وہ Insist

کرتی ہیں تو بیشک ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس پہ سوچا جائے Otherwise اس طرح ہے نہیں۔ سارے سکولز اور سارے کالجز جو ہیں وہ میل کے Separate ہیں اور فیمیل کے Separate ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: زہ بہ جی معذرت سرہ خبرہ او کرم، مونہر تہول مسلمانان یو الحمد للہ او بیا شریعت مقدسہ د ہر چا د پارہ خپل حدود مقرر کړی دی، ہغہ حدودو کبني اوسیدل، ہغہ حدودو کبني ژوند تیروول، ہغہ معاشرہ پرامن معاشرہ وی، ہغہ معاشرہ بنہ معاشرہ وی۔ جناب سپیکر صاحب! کہ دغہ شان آزادی وی، دغہ شان د بنخې او د نر تمیز نہ وی جناب سپیکر صاحب! کہ مونہر نہ وایو خودا معاشرہ بہ بیا وی، بیا بہ د ہغې حالات زمونہر مخکبني وی۔ مونہر تنگ نظری بہ، ہلہ بہ مونہر تنگ نظر وو چي مونہر تہ شریعت د یو خبرې اجازت راکوی او مونہر پابندی لگوؤ چي نہ دا د مسلمان او د اسلام او د دغې معاشرې خبرہ دہ خو کہ چرې جناب سپیکر صاحب! اسلام یو خائي کبني مونہر تہ وائي چي دا ستا حدود مقرر دی او بیا ہغہ حدودو نہ مخکبني زہ عم او زہ بیا دا سوچ کوم او زہ بیا دا تصور کوم چي دا خوروشن خیالی دہ، دا خو آزادی دہ او دا زما آزادی چیلنج کول دی، دا زما پہ آزادی باندې پابندی لگول دی، جناب سپیکر صاحب! بیا د دې نہ چي کوم حالات دغہ معاشرہ کبني پیدا دی او یا پیدا کیږی، بیا بہ د دې نہ ابتر حالات پیدا کیږی۔ نو زما بہ حکومت تہ دا گزارش وی، حکومت د فراح دلی مظاهرہ کوی، مونہرہ دا نہ وایو چي نن داوشی خو چي کله ہم ممکنہ وی، یوہ سپیشل کمیٹی دې تہ جوړہ کړلې شی، خنی حالات واقعات مونہر پخپلہ باندې لیدلی دی او تاسو تہ بہ مونہر نہ ډیر معلومات وی چي دې تہ یوہ کمیٹی جوړہ شی او چي بی بی کومه خبرہ کوی، د دې یو مستقل حل راویستلے شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب عنایت اللہ (سینٹرزیر بلدیات): سپیکر صاحب، یوہ خبرہ کوم۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیر وخت نہ نواب صاحب ریکویسٹ کوی۔

نوابزادہ ولی محمد خان: آخری، لنڈو سرہ۔ تھینک یو سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! یہ جو قرارداد پیش ہوئی ہے، اس میں میرے خیال میں یہ منسٹر صاحب بھی نہیں سمجھے اور شاید مفتی صاحب بھی، دراصل اس میں یہ ایک چیز نہیں ہے، اگر گورنمنٹ کے لیول کی بات ہے تو اس میں لڑکیوں کے لیے الگ کالجز بھی ہیں، سکولز بھی ہیں اور لڑکوں کے بھی الگ ہیں، یہ مسئلہ پرائیویٹ سکولوں کا ہے اور پرائیویٹ سکولوں میں بعض سکول ایسے ہیں، اس میں بہت کم سکول ہیں، ان سکولوں میں Co-education ہے تو ان کا مقصد یہی ہے کہ ان سکولوں کو کہہ دیں کہ Co-education کو ختم کر دیں، اس میں تو گورنمنٹ کے کوئی Losses نہیں ہیں اور نہ کوئی بات ہے، ایک Simple سی قرارداد ہے اور اگر اس کو کر دیں تو یہ تو کوئی اس طرح مسئلہ نہیں، بہت آسان مسئلہ ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: دا اسمبلی چہی پہ کومہ کبھی مونر ناست یو، دا Co-Assembly نہ دہ؟ پہ دیکبھی میل ہم ناست دی، پہ دیکبھی فیمیل ناست دی، اوس دہی خبری لہ دا رنگ ور کول چہی گنی آیا کہ مونر دا اووایو چہی دا مونر تہول مسلمانان چہی پہ مونر بانڈی حج فرض دے او مونرہ خانہ کعبی تہ لار شو او زما یقین دے چا تہ چہی حج سعادت ہغہ نصیب شوے دے او ہغہ خلق حج لہ تلے دے، ہلتہ خود زنائو او د نارینو، زما یقین دا دے چہی دا بی شکہ چہی دا مؤور چہی دے، دا داپوزیشن نہ دے خو ہسپی ہم زمونر دا صوبہ چہی دہ دا دیرہ زیاتہ د ہغی بدنائی پہ دہی شکل بانڈی بنکارہ دہ چہی خدائے مہ کرہ مونر بانڈی دا تور لگی چہی یرہ دوئی زنائو تہ پہ یو دیر کم نظر بانڈی گوری، بیا دا خبرہ کول چہی یرہ خہ پرواہ کوی کہ پہ یو کلاس کبھی ماشومانئی ناستی وی او ماشومان پہ کبھی ناست وی نو فرق خہ دے؟ د تنگ نظری نہ علاوہ دا نورہ خہ دہ؟ دیکبھی خو ہیش خبرہ نشتہ، بالکل دا خبرہ چہی دہ دا Politicize کول ہم نہ دی پکار، پہ دہی بانڈی پولیٹیکل سکورنگ ہم نہ دے پکار، دیرہ بنہ خبرہ دہ چہی اندر ستینڈنگ

اوشی، ډیره زیاته بڼه خبره ده چې په خلقو کښې دا جرات پاتې وی او زه وایم چې د خلقو ایمان چې دے چې هغه تازه شی، چې دا ایمان زمونږ مضبوط پاتې شی، دا خو هډوڅه خبره نه ده، دا معاشره چې ده دانن دا زه به د دې د پښتنو د وطن د کلی مثال تاسو له زه درکوم چې نن د دې پښتنو په کلو کښې داسې داسې کلی دی چې هلته زانان او نارینه په یو یو پتی کښې کار کوی، نن هم په دې پښتون خوا کښې د پښتنو په دې وطن کښې زانان او نارینه چې دی، هغوی لگیا دی هغوی په هغه پتو کښې کار کوی، دا بالکل د روشن خیالی او تنگ نظری خبره، په دې شکل باندې دا خبره نه ده، په دې باندې Insist کول نه دی پکار، اجازت پکار دے که څوک وائی چې زه خپلې ماشومانې د ماشومانو سکول ته لیږم، هلته د لیږی، که څوک وائی چې زه خپل ماشومان یا ماشومانې بل سکول ته لیږم، هلته د اولیږی خو د حکومت د طرف نه دا پابندی لگول چې نه خامخا دا به ته دې سکول ته لیږی، دا به ته دې سکول ته لیږی، چې کله آوټنگ کیږی، کله Recess کیږی، د هغوی Separation دا یو داسې تاثر ځی چې خدائے مه کره، خدائے مه کره مونږ تنگ نظری طرف ته ځو، بالکل نه ده پکار داسې او مولانا صاحب ته هم زما، مفتی صاحب ته دا خواست دے چې بس کره د دې څیزونو نه به نور لږ رااوځو، بیا خو به سبا د دې، سبا به دلته یو میل راپاڅی او هغه به دلته دا مطالبه او کړی چې د خیبر پختونخوا د پاره د زانانو د پاره جدا اسمبلی پکار ده، زه بیا د دې میل ملگرو نه تپوس کوم چې تاسو به ئې ملگرتیا او کړی، تاسو دې ته تیاریی؟ (تالیان) او آیا دا چې کوم فیمل نماننده گانې زمونږ نن دلته کښې ناستې دی، دې میل خلقو ورله ووت نه دے ورکړے؟ بیا دا محترمې له خلقو ووت نه دے ورکړے، هغه هلته خو بیا د محرم او نامحرم خبره نه راځی، نو خبره داسې ده چې دا خبره په دغه نظر کښې اخستل چې ده دا بالکل مناسب نه ده، قدغن لگول نه دی پکار، پابندی لگول چې دی نه دی پکار او زه بل وضاحت کوم سپیکر صاحب! چې زمونږ دلته کښې کوم خلق دے چې دا د روشن خیالی، روشن خیالی دا الزامونه لگوی، آیا زه ترې دا تپوس او کړم چې آیا هغه سیاسی یا مذهبی جماعتونو چې خپلې زانان نماندگانې دې اسمبلی ته راوستې دی، پکار دا ده چې هغوی انکار کړے وے کنه، او د سرو اسمبلی ته ئے راولی، دا

خوبيا د هغې نه غلط کار ڪرے دے ، بيا پڪار ده چې د بنحو جدا اسمبلي نشته نو پڪار دا ده چې هغه جماعتونه چې خان ته روشن خياله نه وائي چې هغه زنانہ ممبرانې دې اسمبلي ته نه راليري او چې ترخو پورې د هغوي جدا اسمبلي جوړه شوې نه ده نو نه ده پڪار چې هغوي خپلې زنانہ چې دي، يا د خپلې پارٽي زنانہ ممبرانې چې دي چې هغه دې اسمبلي ته راوليري۔ سپيڪر صاحب! دا بالڪل زه بيشڪه منسٽر صاحب خبره او ڪرہ، دا ڪميٽي د دې پارہ جوړه شي خودا دلائل ڪم از ڪم زمونڙ د دې صوبي د پارہ هسې هم، پوليو ته او ڪوري، ڊونرز ته او ڪوري، مالياتي ادارو ته او ڪوري، دا ليبلې چې په مونڙ لگيدلي دي، دا ليبلې په مونڙ لگولي شوي دي، مونڙ داسي خلق نه يو، حقيقت هم دا دے چې څوڪ روشن خيالي دې وائي چې بنهي او سري د يو ڄاڻي ناست وي، زه و ايم ناست د وي خو په سوچ ڪنبي فرق دے ڪنه، د ورونڙو او د خوئيندو په سوچ ڪنبي مونڙ په دې اسمبلي ڪنبي ناست يونو دا خو مونڙ ته اسلام وائي، دا مونڙ ته پښتو هم وائي او بيا زمونڙ معاشره يا زمونڙ پښتو، زمونڙ وطن چې زنانو له څومره احترام وركوي، زه نه ڪنڙم چې دا بله معاشره، دا د بل وطن خلق چې دے هغه زنانو له دومره احترام وركري، نو پڪار ده چې مونڙ لږ په سوچ ڪنبي، لږ په دې نيت سره لږ په دې ارادو ڪنبي بدلون په دې شكل باندې راولو چې مونڙ په ڄاڻي د دې چې زنانہ زنانہ ڪوڙو چې په هغه رشته ورته او ڪورو چې د ڪومي رشتي ڪم مونڙ ته خپل پاڪ مذهب ڪرے دے، پاڪ الله تعاليٰ ڪرے دے، پاڪ پيغمبر ﷺ ڪرے دے نوزما يقين دا دے چې دا ٽولي مسئلي به مونڙ ته اساني شي۔

(عشاء ڪي اذان)

مفتي سيد جانان: جناب سپيڪر صاحب! يو وضاحت ڪوم۔

جناب قائم مقام سپيڪر: مفتي جانان صاحب، پليز۔

مفتي سيد جانان: دا جي زمونڙ په فقه ڪنبي يوه خبره ده جي، هغې ته قياس مع الفارق وئي ڪيري، زه جي اول د دغي خبري وضاحت ڪوم چې دا دلته مونڙ څومره سري او زنانہ ناست يو، لکه د سرو ايم پي اے گانو زمونڙ زړه ڪنبي څومره احترام دے، هم دغه شان زمونڙ د دغي خوئيندو احترام دے خو جناب سپيڪر

صاحب! عجیبہ خبرہ دا دہ دلتہ د بیت اللہ او د خانہ کعبہ مثالونہ بیانیری، زہ ہلتہ نہ عم، زہ جناب سپیکر صاحب! صرف دہی تہ عم چہ تاسو د مونخ وقفہ او کړی، مونز او تاسو دا ټول خلق جمات تہ خو او زمونز دا خویندی ہلتہ یو کمز تہ لاری شی، ہلتہ مونخ او کړی، پکار دا دہ چہ مونز وئیل ہلتہ د مونخ وویشت درجہ دی او پہ وویشت درجو باندہی اجر ملا ویری، دغہ خویندو وئیلی وہ چہ نہ مونز پورہ ہم دوه لاسونہ دی، زمونز دوه سترگی دی، زمونز دوه پنبہ دی، چہ دغہ سہی دغہ امام پسہی اودریزی، مطلب دا دہ مونز ہم اودریزو چہ مونز ہم اوویشت درجہی اجر او گتوکنہ، جناب سپیکر صاحب! پیغمبر ﷺ فرمائی چہ لکہ څنگہ د سہی د جمات کنبہی د موئخ کولو اجر دہ، ہم دغہ شان زنانه چہ کور کنبہی اودریزی، پردہ کنبہی مونخ او کړی، ہم ہغہ شان اجر دہ دہ جناب سپیکر صاحب۔ زہ جناب سپیکر صاحب! مونز جمہوری خلق یو، مونز پہ جمہوریت باندہی یقین لرو، مونز د جمہوری پراسیس نہ تیر یو، دلتہ اسمبلی تہ راغلی یو خو جناب سپیکر صاحب! زہ دا خبرہ کوم چہ صرف پہ دغہ بنیاد باندہی یوہ خبرہ رد کول، صرف پہ دغہ بنیاد باندہی یوہ خبرہ کول چہ ہغہ بہ د سہی د مرضی خلاف وی، ہغہ بہ د سہی طبیعت نہ منی، جناب سپیکر صاحب! قطعاً بہ مونز د ہغہی خبرہی حمایت نہ کوؤ۔ زہ بیا وایم حکومت د لوئہی زہ مظاہرہ او کړہ، حکومت وائی چہ دا د کمیٹی تہ لاری شی، زہ بیا وایم چہ کمیٹی تہ لاری شی کہ دہی کال ممکن وی، دہی کال کنبہی اوشی، کہ بل کال تہ ممکنہ وی بل کال د اوشی خو مونز پہ دہی باندہی زہ نہ آزادوؤ او ادھر او ادھر، چونکہ او چنانچہ، لیکن او کذالک نہ کار نہ اخلو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر عنایت اللہ۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر (وزیر بلدیات)}: سر! ویسے اس پر ڈیپٹی لمبی ہوتی جا رہی ہے، چونکہ بائک صاحب نے کچھ نکات اٹھائے ہیں اور ہم ایک پولیٹیکل پارٹی کو Represent کرتے ہیں اور اس کی آئیڈیالوجی کو Represent کرتے ہیں تو ہمارا بھی ایک حق بنتا ہے کہ اپنی بات سامنے رکھیں۔ انہوں نے اشاروں میں بھی بات کر لی ہے کہ جو لوگ اس پر Believe نہیں رکھتے ہیں کہ مخلوط تعلیم ہو تو مخلوط اسمبلیوں کے اندر کیوں بیٹھے ہیں؟ سپیکر صاحب! میں آپ کو بتانا چلوں کہ ہم اس Presumption پہ

پاکستانی پارلیمنٹ کے اندر حصہ لیتے ہیں اور انتخابات کے اندر حصہ لیتے ہیں کہ 1949 میں قرارداد مقاصد پاس ہوئی اور جس میں اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے اور یہ امانت ہے جو Delegate ہوئی پاکستان کے Elected representative کو تھر و عوام، اور اس وقت سے ہماری پارٹی نے یہ Decision کر دیا کہ Theoretically اور نظریاتی طور پر یہ ملک اسلامی ملک بن گیا گو کہ اب عملاً یہ ملک اسلامی نہیں بنا ہے لیکن نظریاتی طور پر یہ ملک اسلامی ملک بنا ہے اور اس کے بعد Constitution کے اندر ترامیم ہوتی رہیں، 56ء کا Constitution آیا اور 62ء والا آیا، 73ء کا Constitution آیا اور پھر 73ء کے Constitution میں Changes ہوتی رہیں اور پھر اس پر قرارداد مقاصد کو Substantial part بنایا گیا Constitution کا، پہلے وہ دیا جا چکا تھا اور پھر اس کو Substantial part بنایا گیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کے اندر پورے طور پر Constitution نافذ نہیں ہے اور Constitution کو نافذ نہیں کیا جا رہا ہے اور ہم الیکشن میں اس لئے حصہ لیتے ہیں کہ اگر ہمیں اقتدار ملا اور اکثریت ملی تو اس Constitution کو In letter and spirit implement کریں گے۔ اس لئے میں شاہ فرمان صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ In principle میڈم نے بالکل درست بات کہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم بالکل اس کو سپورٹ کرتے ہیں، اس کے لئے حکومت کو اقدامات کرنے چاہئیں اور (تالیان) ہمارا مذہب بالکل مخلوط مجالس کو Encourage نہیں کرتا ہے۔ یہ بات Debatable ہے، یہ بات Debatable ہے کہ کہاں خواتین اور مرد کس حالت میں کہاں کس لیول تک اکٹھے بیٹھ سکتے ہیں؟ اس پر آراء موجود ہے، میں مفتی نہیں ہوں کہ اس پر بات کر سکوں، یہ Debatable ہے لیکن مخلوط مجالس کو ہمارا مذہب بالکل پسند نہیں کرتا ہے، Encourage نہیں کرتا ہے اور ہم اگر اس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں، اسمبلی کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں تو ہم اس لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہمیں پوری میجاریٹی نہیں حاصل اور ہم اسی لئے توجہ و جہد کرتے ہیں کہ ہم پولیٹیکل پراسیس کا حصہ ہیں، ہم Violence کے تھر و اسلام کو نہیں نافذ کرنا چاہتے، اسلامی فلاحی ریاست کو نہیں قائم کرنا چاہتے ہیں تو This is our point of view اور یہ ہمارا ایک موقف ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ شاہ فرمان صاحب نے جواب دیا تھا، وہ بالکل درست تھا کہ In principle ہم میڈم کے ساتھ Agree

کرتے ہیں، پھر مفتی صاحب نے درست فرمایا، اس کو ایک کمیٹی کے حوالے کیا جائے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس ریزولوشن کے اندر امنڈ منٹس لے آئیں اور یہ کہیں کہ حکومت مرحلہ وار اپنے فنانسز کو دیکھتے ہوئے اس کی Implementation کے لئے اقدامات کرے۔ تھینک یو، سر۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! میرے خیال میں اس کے اوپر Consensus ہے، زیادہ تر تو گورنمنٹ انسٹی ٹیوشنز میں یہ مسئلہ نہیں ہے، جو پرائیویٹ انسٹی ٹیوشنز ہیں، وہاں پر جو مخلوط نظام تعلیم ہے، وہ زیادہ اس کی طرف اشارہ ہے اور ہے بھی ایسا، اور اسی لئے میں نے بات کی کہ آپ کسی پرائیویٹ ادارے کو بھی Instantly یہ نہیں کہہ سکتے، آپ اس کو بھی Time line دے سکتے ہیں، As a policy یہ چیز اس ٹائم تک اس حد تک آپ کریں لیکن اس کے اوپر اس لئے کمیٹی ہونی چاہیے جناب سپیکر! تاکہ ہاؤس کی ایک متفقہ رائے ہو لیکن ایک بات بہت کلیئر ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک توجہ نیت مسلمان جو ہمیں حکم ہے، اس سے بھی انکار نہیں کر سکتے اور جو اس قسم کے تجربے ہو چکے ہیں اور جہاں پر مخلوط نظام تعلیم ہے، وہاں کے نتائج کا بھی ہمیں اندازہ ہے، لہذا اس پر بحث کئے بغیر اس کے لئے کمیٹی حکومتی اور اپوزیشن اراکین کے اوپر مبنی ہو اور Sincerity کے ساتھ اس کے اوپر ایک پالیسی بنا کر وہ حکومت کی پالیسی، ہاؤس کی پالیسی، وہ ہم پرائیویٹ انسٹی ٹیوشنز کو Communicate کر دیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ حکومت کی طرف سے بھی اور اپوزیشن کی طرف سے بھی مل بیٹھ کہ ایک Redraft کریں اور بہتر یہی ہوگا، اور پھر جو ہے Consensus سے اس کو، ٹھیک ہے جی؟

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! اس کو کمیٹی بھیج دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو پینڈنگ کر لیتے ہیں فی الحال اسی لئے کہ دونوں فریق آپس میں مل بیٹھ کے جو ہے تو ایک قرارداد کو Redraft کریں۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be referred to the Standing Committee on Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is referred to the Standing Committee. Madam Uzma Khan, MPA, to please move her resolution No. 501, in the House.

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ جناب سپیکر۔ چونکہ پاکستانی قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو مارچ 2003 میں کراچی سے اغواء کیا گیا اور 31 مارچ 2003 کو پاکستانی میڈیا نے انکشاف کیا کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا گیا ہے جبکہ بگرام جیل کے سابق قیدی معظم بیگ نے انکشاف کیا کہ بگرام جیل میں جس عورت کی چیخوں سے بیر کس دہل جاتے تھے، وہ عافیہ صدیقی ہے۔ امریکہ کی ایک عدالت میں عافیہ صدیقی پر جھوٹا مقدمہ چلایا گیا اور بغیر کسی ثبوت کے ناکردہ گناہ پر چھبیس سال قید کی سزا سنائی گئی جو امریکی تاریخ میں عدالتوں کے ماتھے پر ایک بدنامی داغ ہے۔ اب جبکہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی امریکی جیل میں قید ہے اور پاکستانی سفارتخانے یا کسی دوسرے فرد کو اس سے ملنے کی اجازت نہیں جو کہ عالمی قوانین کی بھی خلاف ورزی ہے اور ایک مظلوم عورت کے ساتھ اس طرح کی زیادتی اقوام عالم کے لئے لمحہ فکریہ ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سفارتی ذرائع کو استعمال میں لاتے ہوئے مظلوم ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے بھرپور انداز میں اقدامات اٹھائے۔ I think so no need of details، سپیکر صاحب، آپ سب کو بھی پتہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر سر، ہم چاہتے ہیں کہ ہاؤس کی جوائنٹ قرارداد ہو، اس میں تمام پارلیمانی لیڈرز کے دستخط ہوں اور ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں، جوائنٹ قرارداد ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب! سردار بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ داسی دہ سپیکر صاحب! چچی ماتیرہ ورخ ہم دا خبرہ کچی وہ، اوس مثال دا قرار داد پہ اسمبلی کبھی راغلو چچی دا کوم مؤور دے، مونبر د مرکزی حکومت نہ دا مطالبہ کوؤ چچی د پاکستان یوہ زنانہ ڈاکٹرہ چچی دہ، دھغی چچی وجوہات ہر خہ دی، دھغی ڈیر لوئی Background دے، مونبر د ڈی خائی نہ مرکزی حکومت تہ دا اپیل کوؤ، دا خواست کوؤ چچی ہغہ د امریکہ سرہ خبرہ اوکری چچی دا زنانہ چچی دہ چچی دا راخلاصہ کچی۔ اوس پہ ڈی سوچ پکار دے چچی آیا د ڈی تولو پارٹو نمائندگی چچی دہ، دا پہ قومی اسمبلی کبھی موجودہ دہ، اوس کہ زمونبر د صوبی سرہ متعلقہ یو کار وو او زمونبر د ڈی صوبی اسمبلی مرکز تہ خواست اوکری، اپیل اوکری دھغی خو یو جواز جو پیری خو بہر حال چچی دا قرار داد دلته راغلی دے، خنگہ چچی منسٹر صاحب خبرہ اوکریہ مونبر خو ہغہ خلق نہ یو چچی داسی قرار داد ونو پہ وخت بہ یا خاموشہ پاتی کیریو یا بہ دھاؤس نہ بہر خو، زہ پہ ڈاگہ بانڈی وایم چچی عوامی نیشنل پارٹی د ڈی قرار داد پہ حوالہ بانڈی نہ Yes کوی او نہ No کوی، دا پری زمونبر بنکارہ موقف دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی ٹھیک ہے۔ جی، مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! بہت ساری قرار دادیں یہاں پر پیش ہوئیں اور پاس ہوئیں اور طریقہ بھی یہی ہے کہ اگر ہاؤس کی خواہش ہے اور وہ خواہش Directly اس صوبے کے پاس اختیار یا طریقہ کار نہیں ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کو آپ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہ اس کو کرے تو یہ ایک طریقہ کار ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ ایک ریمنڈ ڈیوس کرتا ہے اور چلا جاتا ہے اور ایک بغیر ثبوت کے ڈاکٹر عافیہ چھبیا سی سال قید ہے (تالیاں) میں سمجھتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ جتنا پر زور ہم کہہ سکتے ہیں، جتنی اس ہاؤس کے اندر Strength ہے، وہ ہم چاہے ریکویسٹ ہے یا جو بھی ہم کر سکتے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ کو یہ میسج دے دیں اور ان کو بھی Strengthen بنائیں، اس لئے زندہ قوموں کو بڑے بڑے فیصلے لینا پڑتے ہیں اور جناب سپیکر! کبھی کبھی مجھے افسوس ہوتا ہے کہ جب بھی امریکہ کا ذکر آتا ہے تو ہم دوسو دفعہ سوچ میں پڑھ جاتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی طرف سے زیادتی ہے، ظلم ہے، وہ یہ بھی نہ بتا سکے کہ بگرام میں اس لڑکی کو اتنے عرصے تک کس قانون کے تحت رکھا گیا، وہ یہ بھی نہ بتا سکے کہ اس

نے جرم کیا کیا تھا اور اس کے اوپر جو الزام تھا، وہ یہ تھا کہ وہ ایک امریکن سولجر سے بندوق زبردستی چھین رہی تھی کیا، امریکن سولجر کے گھر گئی تھی لیکن اگر ہم اپنی خواتین کے لئے لڑ نہیں سکتے اور آواز بھی نہیں اٹھا سکتے تو میں سمجھتا ہوں یہ بزدلی کی انتہا ہوگی (تالیاں) جہاں پر جتنی Strength ہے، پوری فورس کے ساتھ، میں اپنی بہن سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ قرارداد آپ جس طرح بھی Legally ممکن ہو، ایک اپنی طرف سے یا اپوزیشن کی طرف سے نہیں ہے، یہ پہلے گورنمنٹ کی طرف سے ہے بعد میں اپوزیشن کی طرف سے ہے (تالیاں) اور ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زہ خہ خبرہ کول غوارم۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی کوشش او کړئ، لبر زراو کړئ جی۔

جناب سردار حسین: خبرہ د امریکې او شوه او منسټر صاحب ته یادوم چې شیخ رشید صاحب زما یقین دا دے کینیڈې ته روان وو او د امریکې په Air space کبني هغه را کوز کړے شو او بیا منسټر صاحب ته د دا خبره یادہ شی چې عمران خان صاحب بائیکات کړے دے بائیکات او زما د اطلاعاتو مطابق د دې اسمبلی سپیکر صاحب چې دے، هغه د امریکې په وزت دے نو آیا دا خبره مونږ ته کیږی چې د امریکې خبره راخی نو دوه سوه ځله خلق سوچ کوی، مونږ په ډاگه هغه خلق یو چې په دې وطن کبني په ډاگه سیاست کوؤ په ډاگه، په ډاگه زه دا خبره کوم چې په دې قرارداد کبني مونږ Abstain یو، په دیکبني نه د امریکې خبره شته، نه پکبني د بل چا خبره شته، نه پکبني د بل چا خبره شته، دا بحث غواړی که چرې دا قرارداد د بحث د پارہ منظوروی، په دې ډیر لوئې بحث مونږ کولے شو خو چونکه دا د بحث موقع نه ده، شارټ کټ فیصله دا ده چې عوامی نیشنل پارټی په دې باندې Abstained ده، که مونږ دوه کسان یو که مونږ درې کسان یو، دا ټول هاؤس دې د دې ملگرتیا او کړی، عوامی نیشنل پارټی نه 'نه' کوی او نه 'او' کوی چې په ډاگه باندې مونږ دا فیصله بیا یو ځلې واوړوو۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! ہمارا تو اس میں، میں نے تو Yes نہیں کہا۔۔۔۔۔
اراکین: آپ نے No بھی نہیں کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: Unanimous دے تھیک شو کنہ جی (شور)

Madam Meraj Humayun, MPA, to please move her resolution No. 511, in the House. Meraj Humayun Sahiba, Meraj Humayun Sahiba, please.

محترمہ معراج ہمایون خان: آن شو جی راغلو۔ ڈیرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔
پورے پاکستان میں عورتوں کے مسائل عمومی لیکن خیبر پختونخوا میں خصوصی طور پر پیچیدہ، کثیرالاجہتی ہیں،
لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ عورتوں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت خیبر پختونخوا
کی گورنمنٹ قاعدہ چار میں 1985ء میں ترمیم کر کے Women Empowerment Department
کو ایک الگ بااختیار نئی کمان کا قیام عمل میں لایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! دا زمونر د زنانو ڈیری زیاتی مسئلہ دی، ہغہ د
اسمبلی مینج کبھی ہم دی، د اسمبلی دنہ ہم دی او د اسمبلی نہ بھر ہم دی او
دلته ہر چا باندی واضحہ شوہی دہ زمونر ضروریات چہی کوم دی، زمونر Needs
کوم دی، ہغہ مونر سرو سرہ نہ شو ڈسکس کولے۔ ڈیر مراعات چہی دی چہی
زمونر کوم Right جو پیری، ہغہ مونر تہ نہ دی ملاؤ شوی نو ہغہ یو وجہ دا دہ
چہی زمونر دلته کبھی ڈیپارٹمنٹ نشته Women empowerment دے خو ہغہ
ئے شوشل ویلفیئر سرہ یو خانی کرے دے نو ہر وخت د شوشل ویلفیئر خبری
کیبری او بجت چہی کوم وی نو ہغہ ہم شوشل ویلفیئر لہ ور کری، شوشل ویلفیئر
چہی دے د بنخو ہغہ خصوصی Needs چہی کوم دی، ہغہ نہ شی پورہ کولے۔ کہ
دلته اسمبلی کبھی دنہ او گوری زمونر فنڈز چہی وو، د بنخو ہغہ فنڈز چہی دی
ہغہ ہم خلورمہ حصہ ہم مونر تہ نہ ملاویری، کہ بھر او گوری کہ زمونر کوپہ
وی، کہ سروسز کبھی کوپہ وی یا زمونر د تیرانسپورٹ مسئلہ وی یا زمونر د
بیوہ او د ہغی مسئلہ وی نو ہغوی تہ ہغہ خاطر خواہ Attention نہ ملاویری، نو

د د پاره زما داریکویسٹ دے اسمبلی تہ چہ دا، دا قرارداد منظور کری
اونیشنل ہغہ تہ اوگوری۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گورنمنٹ سے، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ { سینئر وزیر (بلدیات) } : (محترمہ دینا ناز، رکن اسمبلی سے) چلیں آپ دے دیں،
میڈم!

جناب قائم مقام سپیکر: میڈم دینہ ناز!

محترمہ دینا ناز: تھینک یو سپیکر صاحب۔ میڈم معراج کی قرارداد کے حوالے سے میں، سوشل ویلفیئر
ڈیپارٹمنٹ میں اس کے لئے ایک سیکشن موجود ہے اور ویمن ڈویلپمنٹ کے حوالے سے لیکن یہ چونکہ بات
کر رہی ہیں کہ یہ 'پراپر' ایک ڈیپارٹمنٹ ہونا چاہیے خواتین کے لئے، تو دیکھیں باقی جو صوبے ہیں ان میں
خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے 'پراپر' ڈائریکٹریٹ ہیں اور ان کے لئے علیحدہ، فلاح و بہبود کے لئے محکمے
قائم ہیں اور رہ گئی ہے یہاں ہماری خیبر پختونخوا کی بات، جیسے یہ کہہ رہی ہیں کہ (مسئلے) پورے نہیں ہوتے،
ہمارا سوشل ویلفیئر جو محکمہ ہے، اس کے اندر مختلف سیکشنز ہیں اور اس میں ایک ویمن ڈویلپمنٹ ہے اور
پراونشل ویمن کمیشن بھی ہے لیکن چونکہ صوبہ جو ہے نا Half خواتین ہیں، اس میں خواتین کی جو ہے نا وہ
آبادی کا نصف حصہ خواتین پر مشتمل ہے تو میں یہ مانتی ہوں، میں یہ تسلیم کرتی ہوں، ہمارے محکمے کے بھی
Views ہیں کہ یہ صوبے کی خواتین کے لئے کافی نہیں ہے اور واقعی جو باقی صوبوں میں موجود ہے تو
ہمارے صوبے میں بھی خواتین کے لئے علیحدہ محکمہ ہونا چاہیے، علیحدہ ڈائریکٹریٹ ہونا چاہیے تاکہ خواتین
کے بہت سارے مسئلے مسائل ہوتے ہیں اور ویسے بھی ابھی کچھ دیر پہلے ابھی ذکر ہوا ہے کہ ہمارے صوبے
میں یہ تاثر ہے کہ خواتین کو ذرا پیچھے رکھا جاتا ہے تو یہ چیز بھی اس پہ ختم ہو جائے گی، میرے خیال میں ان کی
جو قرارداد ہے، ہمارے سوشل ویلفیئر کی رو سے یہ اچھی بات ہے، اگر خواتین کے لئے ہمارے صوبے میں
علیحدہ 'پراپر' ایک محکمہ وجود میں آجائے۔ تھینک یو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

وزیر بلدیات: سر، ویسے In principle یہ بات بالکل درست ہے، ان کے لئے الگ ڈیپارٹمنٹ، ویسے
ڈیپارٹمنٹ الگ موجود ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ کا ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری جو ہے، وہ سوشل ویلفیئر اور ویمن

ڈیپارٹمنٹ کا ایک وہ ہے اور اس کا پورا وہ سٹرکچر وہیں Develop ہوا، ظاہر ہے اس میں کام کا لیول اتنا نہیں ہوا اور Basically یہ Financial matter ہے اور یہ جو رولز آف بزنس ہیں، اس کے تحت جو Financial matters آتے ہیں، یہ Subject بھی، Subject matter بھی قرارداد کا نہیں بن سکتا، قرارداد ایک General nature کی وہ ہوتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ Financial implications جس چیز میں Involve ہوں تو اس میں حکومت اس طرح Abruptly support نہیں کر سکتی ہے جب تک اس کا ہم جائزہ نہ لیں اور ہم اس کی پوری Financial implications کا جائزہ نہ لیں، اس کو Evaluate نہ کریں، تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ In principle اس کو وہ کیا جانا تھا لیکن میں میڈم سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ حکومت اس کو زیر غور، اس کو تجویز سمجھ کر زیر غور لائے گی لیکن قرارداد کی صورت میں اگر ہم اس کو Unanimously پاس کرتے ہیں تو This will be binding on the government and اس کے بعد پھر حکومت کے لئے مشکل ہے، اس کے فنانشل صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ Implementation اس کی مشکل ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب نے کہا کہ اس میں Finances involve ہے اور یہ لفظ جو قرارداد کے اندر استعمال ہوا ہے، وہ ہے Women empowerment جو لفظ ہے، وہ Women empowerment women development کے لئے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ہے، وہیمن ڈویلپمنٹ ہے لیکن یہاں پر انہوں نے کہا ہے کہ آنریبل ممبر نے، معراج بی بی نے کہا ہے کہ Women empowerment تو جناب سپیکر! Constitutionally یہ Possible ہے، Constitutionally یہ Possible ہے کہ یہ پوری اسمبلی خواتین پر مشتمل ہو لیکن Legally یہ Possible، Constitutionally یہ Possible ہے کہ یہ اسمبلی پوری طرح یعنی 100% اس کے اندر Male ہوں۔ جتنی Percentage لوکل باڈیز کے اندر ہے، جتنی Percentage Reserved seats خواتین کے لئے ہے، وہ بڑا کلیئر ہے کہ جو Women empowerment کے لئے جو Steps لیے گئے ہیں اور جو اسمبلی کی پروسیڈنگز میں یہ سارا کچھ، خواتین کا جتنا Role ہے، جتنا کردار

ہے اور ویسے بھی جناب سپیکر! آپ دیکھ رہے ہیں کہ اگر ذرا سی بات بھی ناگوار گزرے تو ہماری اچھی خاصی کلاس لے لیتی ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اچھی خاصی Empowered ہیں، اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی پاور میں کوئی کمی ہے تو بالکل اس کے اوپر رپورٹ تیار کر کے ڈسکس کر سکتے ہیں لیکن اس وقت اس کو سپورٹ کرنا اس لئے کہ فنانسز بھی Involve ہیں اور ایک Abscure سا ہے تو سپورٹ نہیں کر سکتے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میڈم معراج ہمارا یون صاحبہ۔

محترمہ معراج ہمایون خان:- مسئلہ دغہ کبھی راشی چہ دا یو تیکنیکل غوندی سبجیکٹ دے۔ دا چہ دے وروستونی حکومت مخکبھی بہ دا Women development department بہ ئی ورتہ، وروستونی حکومت دا لفظ بدل کرو چہ Empowerment ئی ورکرو چہ د Empower نوعیت بل شان دے۔ دیکبھی بنخو لہ ہغہ اختیار ورکول، د فیصلہ اختیار ورکول، د بنخو ہغہ Status اوچتول، د بنخو آوازہر یو خائی کبھی اوچتول، ما چہ خنگہ اووئیل زونر۔ توله کارکردگی چہ دہ نوہغہ Affect کیری۔ ویمن کمیشن دے دلته کبھی Provincial Commission on the status of women د ہغی کارکردگی دہی وخت کبھی خہ نشته دے، بالکل مخکبھی نہ خی خکہ چہ د ہغی سیکرٹری چہ دے ہغہ د سوشل ویلفیئر سیکرٹری دے، ویمن سائڈ تہ مونر۔ سرہ نشته دے، فنڈنگ ہم مونر۔ سرہ نشته دے، د خبرو مونر۔ سرہ خائی نشته دے، مونر۔ کہ چالہ مسئلہ لہ خو د سرو دفتر تہ، دومرہ خبرہ نہ شو کولہی، مونر۔ خپلہ مسئلہ ہغوی سرہ داسی نہ شو د سکس کولہی نو زونر۔ خپلہ منسیرہ وہ، زونر۔ خپل سیکرٹری وو او زونر۔ خپل ستیاف وو، خپل ڈائریکٹرز وو نو مونر۔ بہ خپلہ اوچتولہی شوہ زیاتہ،۔ نوزہ بنہ پوہیرم چہ بہ دیکبھی Finance involve دے او چہ خہ وخت فنانس د زانؤ د پارہ راشی نو بیا ہغی کبھی تول چہ دے نوہغہ Blocks پکبھی راشی او Hurdles پکبھی Create شی چہ نہ زانہ لہ دا نہ دے پکار۔ دا د 1994 نہ دا خبرہ روانہ دہ او ہغہ وخت کبھی ہم منلہ شوہی وہ چہ آؤ د بنخو د پارہ چہ خنگہ انوائرنمنٹ وی او. Cross pattern team دے او دا ضرورت دے چہ دا ہر خہ یو کروی کہ ہغہ پی سی ون دے، ہغی کبھی ہغہ پی سی ون دہم

او کتلے شی او دیویلیپمنٹ پروگرام چھی جو ریری چھی دا بنخوتہ تکلیف رسوی، کہ د بنخو بہبود دپارہ دے او د بنخو ترقی دپارہ دے، ہغہ شے ہم نہ دے شوے، ہغہ دغہ ہم نہ دے شوے، زمونر کو تہ چھی دہ نو اول درې پرسنٹ وہ پہ سیکرٹیریت کبھی ہریو لیول ستیاف کبھی، بیا پینئہ فیصد کرہ، ہغہ ہم مونر تہ نہ ملاویری، سروسز کبھی زمونر ہغہ نشتہ دے، دا تھلې خبرې، دا تھول بحث چھی دے، دا د Women Empowerment Department responsibility دہ چھی کومہ نہ کیڑی خکھ تھلہ توجہ چھی دہ نو دې وخت سوشل ویلفٹیر دے، سوشل ویلفٹیر ذمہ واری بل شان دلته دہ، ہغہ د معذور و خلقو د پارہ او د Destitute د پارہ ہغہ کار کوی، بنخې Destitute نہ دی، نہ معذورہ دی، ہغوی پچاس فیصد دی او د ہغوی Rights چھی دی نو دیر زیات دی او تر شو پورې چھی ہغہ مونر Empower کرې نہ دہ، ہغہ مونر Develop کرې نہ دہ نو دا صوبہ بیا یقینی طور بہ دغہ شان وروستو پاتې کیڑی، دا مخکبھی کلہ بہ ہم نہ خی۔ نو مہربانی د او کھی، دا ووٹنگ د پارہ د مونر واچوڑ، ووٹنگ د پرې اوشی، او جی۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Acting Speaker: The 'Noes', the resolution is dropped.

(شور)

جناب سکندر حیات خان: Counting او کھی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ووٹنگ، ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے، ووٹنگ کر لیتے ہیں، ٹھیک ہے جی۔ Those

who are in favour of it، وہ اٹھ جائیں ذرا۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب قاسم مقام سپیکر: Noes اور شو۔ Those who are against، وہ اٹھ جائیں، پلیز۔ آپ تو تشریف رکھیں ذرا، آپ بیٹھ جائیں۔ ٹھیک ہے، آپ کی Counting ہو گئی ہے، آپ بیٹھ جائیں، آپ تشریف رکھیں جی۔ اب جو Against ہیں، وہ ذرا اٹھیں پلیز۔

(شور)

Mr. Acting Speaker: Sorry, 'Noes'. The resolution is dropped. (Applause) Ji, Sardar Hussain Babak, please.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! یو خبرہ دہ۔ سپیکر صاحب! د حکومت زور وی، تاسو او گورئی چپی د زنانؤ د حق خبرہ راغله نو د حکومت د غارپی چپی کومپی زنانہ وی نو هغه ئی پہ دپی مجبورہ کیری چپی د زنانؤ د حق خبرہ اونکری او هغه کبنینی، دا خودیر لوئے زیاتے نہ دے سپیکر صاحب؟ دا خودیر زیاتے دے۔

Mr. Acting Speaker: Next, Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move his resolution No. 503, in the House. Sardar Aurangzeb Nalotha.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ محکمہ ماحولیات کی 77 کنال 7 مرلے اراضی جو کہ غیر فعال پڑی ہے، اس میں سے 20 کنال اراضی گریڈ ڈگری کالج حویلیاں کی عمارت کے لئے ہائر ایجوکیشن کو دی جائے اور باقی ماندہ اراضی سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے محکمہ کھیل و ثقافت کو دی جائے تاکہ تحصیل حویلیاں کے عوام کی مشکلات میں کمی لائی جاسکے۔"

جناب سپیکر صاحب! یہ جگہ ایک عرصے سے وہاں پر سال انڈسٹری بنی تھی لیکن وہ غیر فعال پڑی ہے اور اس کے کمروں کے اندر درخت، اور بالکل تباہ حال ہے لیکن بالکل شہر کے اندر یہ جگہ ہے۔ اب حویلیاں میں جو گریڈ ڈگری کالج ہے، وہ سر! ایک پرائمری سکول کی بلڈنگ میں چل رہا ہے اور بالکل اس ڈگری کالج کے ساتھ یہ جگہ ہے۔ تو میں کنال اراضی اگر اس کے لئے مختص ہو گئی تو وہاں پر ڈگری کالج کی بلڈنگ بن جائے گی اور ساتھ ہی شہر کے اندر چونکہ یہ جگہ ہے تو سپورٹس کمپلیکس کو جو باقی چالیس کنال جگہ ہے، وہ سپورٹس کمپلیکس کے حوالے کی جائے۔

جناب قاسم مقام سپیکر: جناب اشتیاق ارمر، پلیز۔

سید محمد اشفاق (مشیر برائے ماحولیات): جناب سپیکر! نلوٹھا صاحب نے جو کونسلین اٹھایا ہے، یہ زمین FDC کی ہے اور یہاں پر Already ایک Wid Processing Unit چل رہا ہے اور اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ بھی ہوئی ہے اور اس نے اس کے لئے ایک فنڈ بھی مختص کیا ہے کیونکہ یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پہ چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس سلسلے میں وہاں پہ گریڈ 19 کا ایک آفیسر بھی تعینات کیا گیا ہے ابھی اور وہاں پہ بجلی کی کمی تھی، ابھی وہاں پہ دو سو کے وی کا ایک ٹرانسفارمر بھی نصب کیا گیا ہے، لہذا اس سلسلے میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے جو مجھے معلومات ملی ہیں تو وہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پہ ہم اپنے اس کو شروع کریں تاکہ وہاں کے عوام کو روزگار مل سکے، لہذا نلوٹھا صاحب، جو میں نے آپ کی بات۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپورٹس کے لئے۔

مشیر برائے ماحولیات: وہاں پہ کوئی سٹیڈیم نہیں بن سکتا کیونکہ Already اس پہ کام شروع ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! اس سلسلے میں عرض یہ ہے، اشتیاق صاحب!۔۔۔۔۔

مشیر برائے ماحولیات: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ پچھلے دس سالوں سے یہ کہہ رہے ہیں، محکمہ کہہ رہا ہے کہ ہم اس کو فعال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اس کو چلا رہے ہیں، اس کو فلاں کر رہے ہیں، یہ تینوں محکمے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں میں پہلے بھی لایا ہوں کہ وہ جو حویلیاں، انہوں نے سمری بھی ان سے مانگی تھی، چونکہ انوائرنمنٹ، ہائر ایجوکیشن اور کھیل ثقافت، یہ تینوں محکمے صوبے سے تعلق رکھتے ہیں تو چونکہ میں نے آپ سے ریکویسٹ کی ہے کہ ادھر جو ڈگری کالج ہے سر! حویلیاں میں، گرلز ڈگری کالج، وہ ایک پرائمری سکول کی بلڈنگ میں چل رہا ہے اور یہ جگہ بالکل اس کے ساتھ ہے، تو بیس کنال اراضی اگر ہائر ایجوکیشن کے حوالے کی جائیگی تو وہ ہائر ایجوکیشن بھی صوبے کا محکمہ ہے اور سپورٹس کمپلیکس ہے، جس طرح تحصیل وائز آپ دے رہے ہیں تو اس کے لئے بھی ہمارے پاس جگہ نہیں ہے تو یہ اشتیاق صاحب کا محکمہ دس سالوں سے یہ بات کہہ رہا ہے کہ ہم نے وہ ٹرانسفارمر لگا دیا، ہم اس کو فعال کرنا چاہتے ہیں، سر! ہائر ایجوکیشن محکمہ جب کالج کے لئے جگہ خریدتا ہے تو وہ Payment کرتا ہے اور اسی طریقے سے کھیل و ثقافت کا محکمہ بھی

Payment کرتا ہے تو یہ انوائرنمنٹ کو اگر Payment ہو جائے تو یہ تینوں محکمے وزیر اعلیٰ صاحب! آپ کے Under ہیں تو مہربانی کر کے عوام کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر! یہ اشتیاق صاحب سے میں کہوں گا کہ آپ مہربانی کریں اور مہربانی کر کے آپ لوگوں کی تکلیف اور مشکلات کو سامنے رکھیں، چونکہ محکمے کے جو Comments آپ کو دیئے گئے ہیں، یہ Comments بالکل اسی طریقے سے، یہ کتنے سالوں سے دے رہے ہیں، تو مہربانی کر کے آپ میری اس قرارداد کو جو ہے، یہ اس طرح نہ کریں تاکہ یہ منظور ہو جائے اور یہ دونوں محکمے اس سے مستفید ہوں گے اور عوام مستفید ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اشتیاق ارمر، پلیز۔

مشیر برائے ماحولیات: جی جناب سپیکر صاحب! اس پہ اس طرح کر لیں گے کہ جو ہمارا محکمہ ہے اور یہ نلوٹھا صاحب اور ہم سارے مل کر بیٹھ جائیں گے، اگر وہاں پہ ایسی کوئی جگہ ہے تو اس پہ سوچا جاسکتا ہے عوام کی بہبود کے لئے اور اس کے لئے، تو اس پہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا، بیٹھ جائیں گے اور بات کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے، نلوٹھا صاحب! میرے خیال میں یہ بہتر ہے۔

سر دار اور نگزیب نلوٹھا: آپ کی مہربانی ہوگی۔ اس سے پہلے سر، انوائرنمنٹ سے Temporary طور پر سولہ کنال اراضی انوائرنمنٹ نے دی تھی ہائر ایجوکیشن کو، وہاں پہ اس کی بلڈنگ بنانے کے لئے اور کام جب شروع ہو گیا تھا، 72 لاکھ روپیہ بھی اس کے لئے منظور ہوا تھا اور جب کام شروع ہو گیا تھا تو ایک مقامی آدمی نے Stay لے لیا کہ سات مرلے جگہ میری ہے جس کی وجہ سے وہ کام رک گیا تھا، تو مہربانی کر کے یہ قرارداد اگر آپ پاس کروادیں گے تو حکومت کی بڑی ترجیح ہے، تعلیم کو آپ اولین ترجیح سمجھتے ہیں تو پھر بچیاں جو پرائمری سکول کی بلڈنگ میں ڈگری کالج کے اندر، ایک کمرے کے اندر جہاں پہ چالیس بچیاں بیٹھتی ہیں، اسی بچیاں بیٹھی ہوئی ہیں تو یہ میرے خیال کے مطابق آپ کا اس علاقے کے اوپر بڑا احسان ہوگا اور اگر آپ کے دور میں یہ ہوگا تو یہ بہت بڑی مہربانی ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کے ساتھ پھر

Agree کریں اور یہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر عنایت، پلیز۔

جناب عنایت اللہ { سینئر وزیر (بلدیات) } : سر! میں یہ جو رول نمبر 123 ہے ریزولوشن کے حوالے سے، اس میں Explanation کے اندر جو لکھا ہوا ہے، نلوٹھا صاحب کی توجہ اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں گا کہ General Public interest means، یعنی اسی کے اوپر Subject matter ہو سکتا ہے ریزولوشن کا، General Public interest means a matter of interest at Provincial or National level and doesn't include developmental project for which resources, feasibility report and other technical requirements are prerequisite، اس لئے میرے خیال میں جو ہمارے ایڈوائزر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری اور ایڈوائزر صاحب نے جواب دیا ہے، اشتیاق امر صاحب نے، تو نلوٹھا صاحب کو اس کے ساتھ Agree کرنا چاہیے اور میرے خیال میں اس پہ بیٹھنا چاہیے۔ یہ دو ڈیپارٹمنٹس کے درمیان مسئلہ ہے اور ایکسچینج کا مسئلہ ہے یا انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں منتقلی کا مسئلہ ہے تو اس پہ ان کو بیٹھنا چاہیے لیکن It should not be a subject matter for the resolution. Thank you, Sir.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار اور نگزیب صاحب۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ اس میں سر! یونیورسٹی کے لئے انوائرنمنٹ نے جگہ دی ہے، اس وقت کی جو صوبائی حکومت تھی انہوں نے یونیورسٹی کے لئے وہ جگہ انوائرنمنٹ سے لی ہے اور بالکل یہ ریکارڈ کے اوپر ہے، تو اگر کالج کے لئے آپ Agree ہو جائیں یہ حکومت، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا بڑا ایک احسن قدم ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب، ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہے کہ زمین نہیں دینی چاہیے لیکن تھرو ریزولوشن یہاں اسمبلی کے اندر ہو، ہم سمجھتے ہیں کہ بیٹھ جائیں، دونوں ڈیپارٹمنٹس بیٹھ جائیں، ساتھ نلوٹھا صاحب اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے، میرے خیال میں سردار صاحب بیٹھ جائیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): اور اس پر Decide کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو ڈیفیر کر دیں، آپ بیٹھ جائیں۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: یہ بات منسٹر صاحب کہہ دیتے ہیں کہ ہم بیٹھ جائیں گے، میرا وہ کال انٹیشن نوٹس تھا، شاہ فرمان صاحب نے کہا، ہم بیٹھ جائیں گے، اس کے اوپر بھی بیٹھ جائیں گے تو کچھ ریزولٹ نکل جائے تو پھر تو ٹھیک ہے، (تہقہہ) مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much, ji.

سردار اور نگزیب نلوٹھا: لیکن یہ بڑا ایک Sensitive مسئلہ ہے تو اس کے لئے سپیکر صاحب! مہربانی کریں آپ ان کو ذرا تاکید کر دیں، بیٹھ جائیں گے۔

Mr. Acting Speaker: Ji, deferred. Madam Anisa Zeb Tahirkheli, MPA, to please move her resolution No. 496, in the House. Anisa Zeb Tahirkheli.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ قرارداد نمبر 496۔ یہ اسمبلی ایمپلائز اولڈ اینڈ بینیفٹ انسٹیٹیوٹ کی طرف سے انڈسٹریل مزدوروں کی تنخواہ سے کاٹی گئی رقم میں کروڑوں روپے کی کرپشن کی مذمت کرتی ہے اور رواں بجٹ میں ان کی پنشن 3600 روپے سے بڑھا کر 5000 روپے کی گئی تھی مگر آٹھ ماہ، ویسے اب دس ماہ ہو گئے ہیں لیکن آٹھ ماہ گزرنے کے باوجود اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے پنشن یافتہ مزدوروں کو بے تحاشہ مسائل و مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کے سفارش کرے کہ EOBİ کی پنشن 3600 روپے سے بڑھا کر 5000 روپے کرنے کے فیصلے پر عمل درآمد کرتے ہوئے فی الفور بقایا جات کی ادائیگی کی جائے اور مزید برآں مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے فوری اقدامات بھی اٹھائے جائیں۔

جناب سپیکر! میں صرف تھوڑا سا یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جس وقت آئین تخلیق ہوا اور اس وقت حکومت میں شہید ذوالفقار علی بھٹو نے جو Main ادارے بنائے تھے، ان میں EOBİ اور ورکرز ویلفیئر بورڈ اور ایمپلائز سوشل سیکورٹی سکیمز جیسے بڑے اہم ادارے بنائے گئے تھے اور یہ جو EOBİ ہے، Basically اس کا کام ہے کہ ریٹائرڈ مزدوروں کو پنشن دینا، جو صنعتی مزدور ہیں، ان سے وہ پانچ فیصد کے حساب سے کٹوتی ہوتی ہے اور جو عام مزدور ہیں جو کہ EOBİ میں رجسٹرڈ ہوں، ان سے ایک پرسنٹ کٹوتی ہوتی ہے۔ ساری عمر وہ دیتے ہیں، کھربوں روپے کے فنڈز ہیں اس ادارے کے پاس، بد قسمتی سے اس میں ہم نے دیکھا کہ طرح طرح Scams سامنے آئے۔ ایک وقت میں ایک ارب چالیس کروڑ روپے کا ایک

Scam سامنے آیا جس میں جو ادارے کے کرپٹ لوگ ہیں، انہوں نے اس ادارے سے یہ پیسہ لے کے باہر ملک فرار ہو گئے۔ پھر بعد میں پچاس ارب روپے کی جو کم قیمت کی زمین ہے، اس کو مہنگے داموں میں لے کے اس کے پچاس ارب روپے لگائے گئے، وہ کیس سپریم کورٹ تک گیا ہے اور اس پہ ہم نے دیکھا کہ بے انتہا جو ہے، وہ ابھی تک اس کا مسئلہ Finally نہیں حل ہوا۔ اس میں جو افسران ہیں، ان کے اللوں تلوں پہ بے انتہا پیسے ہیں، گاڑیاں، جو بلڈنگز کے کرائے، سفر، لیکن جس چیز کے لئے یہ فنڈ بنا ہے جناب سپیکر! ان غریب مزدوروں کو، جبکہ حکومت نے خود بجٹ میں یہ اناؤنس کیا، وہ ان کو اس کے بقایا جات بھی ابھی دس مہینے گزر گئے ہیں یہ نہیں ادا ہو رہے، یہ بہت بڑی وہ ہے، چاہئے تو یہ کہ EOBI کے لئے یہ ہماری اسمبلی خاص طور پر صوبائی حکومت سے سفارش کرے کیونکہ اس میں ہمارے جو مزدور ہیں صوبہ بھر میں، ان کی یہ کٹوتیاں ہو رہی ہیں اور اس سے پورے لوگوں میں بے چینی ہے، ایک تشویش ہے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ اخبارات میں آئے دن، روزانہ اس کے اوپر بیانات آرہے ہیں لوگوں کے، تو مجھے امید ہے کہ حکومت کو یہ سفارش کرے گی اسمبلی، تاکہ حکومت اس کو Take up کرے، وفاقی حکومت سے اور آئندہ کے بجٹ سے پہلے پہلے یہ حل ہو اور اس پر ان کے بقایا جات بھی ادا کئے جائیں اور آئندہ آنے والے بجٹ میں اسے مزید بھی Increase کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔ گورنمنٹ سے شاہ فرمان صاحب، پلیز۔ اس کو Oppose کرتے ہیں؟
جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! ہم انیسہ زیب صاحبہ کے ساتھ متفق ہیں، سپورٹ کرتے ہیں۔ (تہنہ)

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. (Applause)

اجلاس کی کارروائی 12-05-2014 بروز پیر سے پھر تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 12 مئی 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری رکنیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

میں،-----صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ

میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر سرانجام دوں گا: کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے: اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]